

کالاجادو

کالاعرفتم

INDAR JAL-KALAJADU

جادو کے لئے بہترین اور تجرب
کتاب ہے

گرگ اینڈ کمپنی ۱۵۱۵ چوک لاہوری گیٹ دیوبند

قیمت:-

P.H. No. 3969298

3951443

نظام عالم میں

مقناطیسی قوت

ہمارے تمام نظام عالم میں ایک برقی مقناطیسی قوت پھیلی ہوئی ہے جس کے سبب یہ تمام کائنات اپنی جگہ سنبھلی ہوئی ہے اور نہ ایک ایک دوسرے سے ٹکراتی ہے نہ اپنا کام بند کرتی ہے ہر ذرہ ایک کام کر رہا ہے۔

مقناطیس جاذب ہونے کے سبب جس ذی روح یا غیر ذی روح میں داخل ہو، اس کے برے بھلے اثر میں رنگ جاتا ہے پھر برقی سرعت کے آگے بڑھا چلا جاتا ہے، اور یہ سلسلہ آمد و رفت کبھی نہیں ٹوٹتا۔ اگر اس میں ایک ثانیہ کے لئے بھی سکون پیدا ہو تو نظام عالم اس طرح بند ہو جاتے جیسے اسٹیم بند ہونے کے سبب مشین تھم جاتی ہے۔

جانداروں میں تصرف

اس مقناطیس کو جو جانداروں سے تعلق رکھتا ہے مقناطیس

حیوانی کہتے ہیں۔ اسی کے ادراک سے اعضا کو روح کے ارادہ کا احساس ہوتا ہے۔ یہی ذرات خون کی گردش کا باعث ہیں اسی کی قوت سے تمام اعضاء کام کرتے ہیں اگر کسی عضو میں اس کی مناسب رفتار قائم نہ رہے تو زندہ جسم بھی اپنا کام انجام نہیں دے سکتا۔ جس طرح سوکھا ہوا ہاتھ کام انجام نہیں دے سکتا۔ بس سمجھ لیجئے مقناطیسی رفتار میں فتور پیدا ہو گیا ہے۔ اور صحیح سالم ہاتھ کی طرح روح کی فرمانبرداری نہیں کرتا اسی طرح دوسرے اعضا بھی مقناطیسی ذرات میں خلل آجانے سے معذور ہو جاتے ہیں۔ اور جیتے جی روح کے اختیار میں نہیں رہتے۔

لطیف محسوس

رنج، خوشی، غصہ، رحم، درد، تکی وغیرہ وغیرہ کہتے ہی محسوسات ایسے لطیف ہیں جو ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتے اور انسان کے لئے ان کے بیان بھی آسان نہیں ہیں لیکن اگر وہی انسان ان احساسات کو محسوس کرتا ہے۔ اس لئے رنج، خوشی، غصہ وغیرہ کے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ متذکرہ بالا محسوسات لطیفہ دراصل کسی عضو سے مخصوص نہیں؛ صرف روح سے تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی ان کی بنیاد جسم پر اس درجہ قائم نہیں ہے جتنی کہ روح سے پیوستہ کیونکہ اکثر ان کا قوی جسمانی سے شروع ہو کر روح پر نہیں پڑتا بلکہ روح کی طرف سے قوی کی جانب منتقل ہوا کرتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے

کہ سبب کی ابتداء بعض حالتوں میں قوی ظاہر کی وجہ سے ہو۔ ان تمام باتوں پر غور کریں۔

بہر حال اس طرح کی لطیف محسوساتِ عالم ہیں۔ جن کو ایک بچہ سے لے کر سو سال کا بوڑھا تک جانتا ہے۔ ہاں ایک خاص کیفیت پر بالعموم لوگ دھیان نہیں دیتے حالانکہ محسوس سب کرتے ہیں۔ کیونکہ یہی میرے مضمون کا مقصد ہے۔ اس لئے لائے اس کی طرف توجہ دلاؤں۔

احساسِ مقناطیسی

ذرا خیال کیجئے جب ہمیں کوئی بچھڑا ہوا عزیز یاد آجاتا ہے اور ہم اس سے ملنے کے لئے سخت بیقرار ہیں پھر خلافِ امید بغیر کسی ظاہری سبب کے یکایک وہ ہمارے سامنے آجاتے تو فرمائیے کیا کیفیت ہوتی ہے، جیسے کسی نے گلا گھونٹ دیا بہت زور لگانے پر بھی آواز نہیں نکلتی۔ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں جسم قابو میں نہیں رہتا۔ کچھ دیر ہم سے کچھ بھی نہیں بن پڑتا۔ ایسی کیفیت کو حرفِ عالم میں ہاتھ پاؤں کا پھولنا کہتے ہیں۔

بقول اسد اللہ خاں غالب۔

اسد خوشی سے مرے ہاتھ پاؤں پھول گئے
کہا جو اس نے ذرا میرے پاؤں داب تو دے

یہ کیفیت اکثر خوشی، حیرت اور خوف وغیرہ کے فوری اثر سے ہر شخص پر بسا اوقات طاری ہوتی رہتی ہے۔ کون سا فرد و بشر ہے جس کو بار بار اس کا تجربہ نہ ہو۔ اس کیفیت کے زیر اثر صریحاً انسان کو خود محسوس ہوتا ہے کہ کسی خفیہ طاقت نے بے اختیار کمر دیا۔

اس کا سبب یہ ہے کہ جب فوری حوادث سے متاثر ہو کر روح ٹھیک فیصلہ نہ کر سکنے کے باعث کسی خاص عضو کو کام پر لگانے سے قاصر رہتی ہے تو مقتا طیس حیوانی جہاں کا ہتھاں ٹھہر جاتا ہے۔ بس پھر جسم میں قابو نہیں رہتا۔

طریقہ احساس

یہ تو ایک اضطراری کیفیت ہوتی ہے جس میں انسانی ارادے کو دخل نہیں۔ لیکن بغیر کسی لمبی چوڑی مشق کے اگر کوئی صاحب اس قوت کا احساس کرنا چاہیں تو وہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے بہت سے طریقہ ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔
 قلم یا کوئی نوک دار چیز ہاتھ میں لے کر بھنوں کے درمیان ذرا فاصلے پر رکھتے اور بغیر پلک چھپکانے اس کی طرف دیکھتے آنکھوں اور نوک میں اتنا فاصلہ رہے گا کہ نگاہ پر زور نہ پڑے پھر چند سکند بعد اس نوک والی چیز کو آہستہ آہستہ بھنوں کی طرف لائے جب کنیٹی سے لے کر کونے تک لگیں پتے لگیں تو یکایک ہٹا لیجئے۔

بس اس وقت صاف محسوس ہوگا کہ ہاں کبھی ہمارے اندر کوئی طاقت ضرور ہے جس کے اثر سے یہ حالت ہونے لگی تھی جب آپ غور کریں گے تو آسانی سے سمجھ میں آجائے گا یہ طاقت اسی طرح کی ہے جس سے کبھی کبھی آپ کو بے اختیارانہ سابقہ پڑتا رہا ہے۔

حیوانوں میں کار فرمائیاں

ذی جس ہونے کے سبب سے اعلیٰ مرتبت قدر حیوانات بھی اس کیفیت کی زد سے مبرا نہیں چنانچہ اکثر لوگوں نے ہرن کو چوڑھی بھرتے دیکھا ہوگا۔ چوڑھے کے بل سے مرعوب ہو کر سہم جانا کسی کیفیت کا نمونہ نہیں تو آخر کیا ہے؟ انسان ذرا غور سے کام لے پھر ہر جگہ اس قوت کے بے شمار کمرے نظر آئیں گے۔ اسی قوت کے زور سے درندے شکار کرتے ہیں۔ یہی قوت پرندوں کو اڑاتی ہے۔ اسی کی لہر سے مچھلیاں پانی میں تیرتی ہیں۔ اسی کے بل پر چوپائے چھلانگیں بھرتے ہیں۔ یہی شہد کی مکھیوں سے چھتے میں شہد جمع کراتی ہے اور یہی گائے کے بچے کو جگالی سکھاتی ہے۔

الغرض اس قوت کے فیض عظیم سے کوئی محروم نہیں ساری کائنات اس سے متمتع ہو رہی ہے ہاں فطرتوں کے لحاظ سے ہر مخلوق کے افعال مختلف ضرور ہیں۔ ہر مخلوق اپنی قدرتی ساخت کے مطابق اس سے بہرہ اندوز ہوتی ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ قدرتا پھاڑ انسان کی طرح باتیں کرنے لگے۔ پرند درخت چھوڑ کر سمندروں میں

کالا جادو عرف کا علم
 آشیانے بنائیں۔ پھلیدیاں پانی سے نکل کر جھاڑیوں میں رہائش کریں
 ہرن لوموڑی کا شکار کرنے لگیں یا درندے گھاس کھانے لگیں۔
 اور گوشت ترک کر دیں۔

انسانی امتیاز

مدعا یہ کہ کوئی مخلوق اپنی فطری مسافت کے خلاف ارادتاً
 اپنے اعمال و افعال میں کچھ رد و بدل نہیں کر سکتی۔ دودھ
 دینے والے اندھے نہیں دے سکتے۔ ہوائی پرندوں کا پانی
 کے اندر رہنا ممکن نہیں۔ گھوڑا درختوں پر چھلانگیں نہیں مار سکتا
 لیکن انسان جو نہایت ٹھیک انداز میں خلق کیا گیا ہے۔ نسبتاً ایسا
 مجبور نہیں اسے مبدائے فیض تے بڑے بڑے فیض دے رکھے
 ہیں۔ اس لئے یہ اپنے ارادے سے بہت کچھ کر سکتا ہے۔ اس کی
 تعمیر میں کچھ ایسے ظاہری و باطنی علامتیں موجود ہیں کہ جس طرف
 کوشش کرے بڑی حد تک کامیاب ہو جاتے۔ جہاں یہ ہاتھوں
 سے لکھنے ٹھونکنے باہر جانے اور پاؤں سے بھاگنے دوڑنے
 اچھلنے کودنے ناچنے مشین چلانے کے ہزار ہا کام لے سکتا
 ہے۔ وہاں مشق کے ذریعہ سے اس قوت پر بھی قابو پاسکتا
 ہے۔ جس کے اثر سے بعض اوقات بلا ارادہ ہاتھ پاؤں پھول جایا
 کرتے ہیں۔

انگلے بزرگ جو اس قوت پر بڑے قادر تھے اسی کے ذریعہ
 سے فرق عادات کمالات کا اظہار کیا تھا۔ جو کشف و کرامات کلا اور

جادو وغیرہ مختلف ناموں سے موسوم ہیں۔

زمانہ قدیم سے مقناطیسی حیوانی کی آمد و رفت بڑھانے اور اس کو حسب ارادہ کام میں لانے پر قادر ہونے کے بے شمار طریقے چلے آ رہے ہیں۔ اگلے ہزارگوں نے اس فن کی مشقوں میں اسمائے الہی شامل کر کے مذہبی تقدس کا رنگ جمادیا گیا تھا۔ جس سے اس کی قوت، قدرت اور اہمیت و منزلت ہزارگنا ہو گئی تھی۔

فی زمانہ ہی فن ایک نئی صورت میں ظاہر ہوا ہے، جسے آج کے زمانے میں ”مسمریزم“ کہتے ہیں۔ اس میں عقائد سے قطع نظر صرف ارادہ پختہ کرنے کی مشقیں کی جاتی ہیں۔ اس طرح سے بھی انسان روحانیت کے محیر القول مدارج حاصل کر کے لوگوں کو حیرت میں ڈال سکتا ہے اور قوت ارادی کا پختہ کرنا عقلاً و مذہباً کوئی جرم یا گناہ نہیں جس طرح ایک عام شخص اس سے کہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو وہ جسمانی ورزش کر کے پہلوان بن سکتا ہے۔ اور اس کے عقائد میں کسی قسم کا فرق نہیں آسکتا۔ اسی طرح خیال مشق یا ورزش کے ذریعہ سے مقناطیسی حیوانی کو حسب ارادہ کام میں لانے سے مذہب میں کوئی فتور بھی واقع نہیں ہوتا۔ علاوہ انہیں اس امر کا بھی ہر شخص کو اختیار ہے کہ دل چاہے تو اپنے عقیدے کے مطابق اس میں مذہبی جذبہ بھی شامل کر لے ورنہ خیالی مسمریزم کی مشق سے مذہب پر کسی طرح کی آغ نہ آئے گی وہ ویسے کا ویسا ہی اپنی جگہ قائم

ہیجے گا۔
 لہذا جس مرد و عورت کا ہنچا چاہے اس فن میں کمال حاصل کرے
 اور اپنا مستقبل قابل رشک بنائے۔
 صلواتے عام ہے یا بان نکتہ داں کہلے

دلائل قوتِ جاذبہ

۱۔ یہ معلوم کیا گیا ہے بلکہ بارہا دیکھا گیا ہے مختلف اقسام
 کے حیوانی پرندے، رنگنے والے جانور، مچھلیاں اور کٹرے مکوڑے
 وغیرہ آپس میں ایک دوسرے پر سحری طاقت کا اثر کرتے ہیں۔
 جس سے انسانی قوتِ جاذبہ کی علامتیں ثابت ہیں۔

۲۔ ہم کو تاریخوں وغیرہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے
 کہ ایسے راستہ ماجرے بہت سے گذرے ہیں کہ حیوانوں نے اپنی
 سحری طاقت کو عورتوں، لڑکیوں یا کمزور آدمیوں پر آزمایا ہے۔
 ۳۔ گذشتہ کل صحیح ماجرے انسان کی اس طاقت یعنی

قوتِ جاذبہ پر گواہی دیتے ہیں جس سے انسان وحشی حیوانوں
 سانپوں، جنگلی گھوڑوں، پرندوں وغیرہ کو اسی طاقت سے اپنا

مطیع و فرمانبردار بنا سکتے ہیں۔

۴۔ چند وحشی قوموں اور نیر بعض اقسام کے حیوانات میں یہ ایک طبعی اور ذاتی نہایت ہی متاثر عادت ہے کہ جب ان کے ہم قوم کو کسی قسم کا دکھ درد ہو تو وہ اس کو کھونکتے یا ہاتھ پیچھے پھیرتے ہیں جس سے آرام ہو جاتا ہے۔

۵۔ بے شک انسان میں یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جس کو تندرستی کی کشش یا نکاس کہنا اور انسانی جسم کی بھاری اصل کہنا مناسب ہے۔ یہ بہت ہی ماجروں سے ثابت ہے چنانچہ اگر طاقت ور اور کمزور تندرست اور بیمار، بوڑھا اور جوان ایک جگہ اکٹھا سوویں تو کمزور طاقت پکڑتا ہے یعنی کمزور اور ضعیف آدمی کی طاقت بڑھتی ہے۔

۶۔ یہ بات بھی پرانی تاریخوں اور روایتوں خط، طغرا، نقاشی وغیرہ سے ثابت ہے کہ متقدمین حقیقت میں دستکاری کے ذریعہ سے بیماروں کو اچھا کرنا، درد کا دورہ کرنا اور نیر سٹلانا اور بے ہوش کرنا جانتے تھے تھے جو کہ حقیقت میں ہی قوتِ خادہ تھی۔

۷۔ یہ بات بھی ثبوت کو پہنچ چکی ہے بلکہ قابلِ اعتبار ہے کہ پچھلے زمانہ میں بہت انبیاء، دیوتا کاہن، بادشاہ اور بہت سی مستورات معجزہ کرتی تھیں اور بازی گری، جادو گری، لٹونہ وغیرہ کثرت سے ہوتا تھا۔ لیکن اس امر کے کرنے والے خود ناواقف تھے کہ وہ ایسی طاقت پر قابض تھے اور اسی واسطے

وہ مخلوقات پر فوقیت لے گئے۔ اور اشرف المخلوقات کہلاتے۔

۸۔ تمام قدیمی نسخوں میں سے بائبل میں سے اس قوتِ جذبہ کے ثابت ہونے کا ثبوت ہے جس میں بیماریوں کا درد ہونا اور درد کا جانا رہنا بہت جگہ پایا گیا ہے۔

نیز کلیروائس (یہ قوتِ جذبہ کا وہ درجہ ہے کہ جس حالت میں انسان تمام دنیا کا حال معلوم کر سکتا ہے) کا درست کرنا مختلف طریقوں سے ظاہر ہے۔

مثلاً پیشین گوئی کرنا۔ روح کے زور سے بھوتوں دیوؤں کا نکالنا۔ ہاتھوں کا رکھنا وغیرہ اگرچہ بہت مثالوں سے اس کا صحیح ہونا ثابت ہے۔ مگر مندرجہ ذیل مثالوں سے اس کا تجربہ ہو سکتا ہے۔

(۱) نعمان ملول ہوا اور چلا گیا اور بولا مجھے گمان تھا کہ وہ بے شک مجھ پاس نکل آئے گا اور کھڑا ہو کے خداوند کا اپنے خدا کا نام لے گا اور اس جگہ پر ہاتھ پھیرے گا اور کھوڑ کھوڑیگا (سلاطین ۵ باب ۱۱ آیت)

(۲) تب یسوع نے ہاتھ بڑھا کر اس کو چھوا اور کہا میں چاہتا ہوں کہ تو پاک و صاف ہو اور وہیں اس کا کوڑھ جاتا رہا۔ (ملتی۔ باب ۳۔ آیت)

(۳) جب وہ ان سے وہ باتیں کہہ رہا تھا۔ دیکھو وہ سردار نے آکر سجدہ کیا اور کہا میری بیٹی اب تمام ہوئی تو چل اور اپنا ہاتھ رکھو وہ جی اٹھے گی۔

(مسنی۔ نواں باب ۱۸۔ آیت)

(۴) اگرچہ یہ امر یعنی قوتِ جذبہ کا ہونا۔ پہلے پوشیدہ تھا مگر مسمریزم ڈے (یعنی اسی روز جس روز قوتِ جذبہ کا ثابت ہونا اول ہی اول ثابت ہوا تھا) سے لے کر آج تک جو لاکھوں راست راست ماجرے یورپ اور امریکہ میں گزرے جن سے انسانی قوتِ جذبہ کا صحیح اور کافی ہوتا۔ جسم پر اس کے اثر کا حکم ہونا اور نزع علاج کے لئے ہونا کافی پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ حال میں بے شک ہر شخص پر اس کے علم اور تجربہ کا خواہ کم یا زیادہ غصہ ظاہر ہو گیا ہے۔

(۵) بہت سے داناؤں اور تجربہ کار حکماء سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ بیماریوں کے بے شمار ایسے ایسے نتائج ظاہر ہوتے ہیں جو کہ بہ نسبت اس قوتِ جذبہ کے صحیح و راست نتائج کے جو کہ ظہور میں آتے ہیں کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہوتے۔ یعنی اسی قوتِ جذبہ کے نتائج پر اس قدر حیرت نہیں ہوتی جس قدر کہ ان بے شمار نتائج سے ہوتی ہے۔ جو کہ مختلف بیماریوں سے ہوتی ہے جس قدر کہ اس واسطے اس قوتِ جذبہ کے عمدہ نتائج پر اس قدر حیرت ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔

(۶) مگناٹزم :- قوتِ جذبہ اور کلیروائس (یہ وہ طاقت ہے کہ جس حالت میں انسان کل دنیا کا حال معلوم کر سکتا ہے خواہ ماضی حال یا مستقبل ہو۔ یعنی اس حالت میں گذشتہ ماجرے اور حال اور آئندہ کا حال جو نہ واقع بیان ہونے والا ہو کر بیان کر سکتا

کالا جادو عرف کا لاعلم
 ہے) کے نتائج بے ثبوت نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک
 قسم کا اثر جو کہ قوتِ جاذبہ کے نتائج ہونے کا دعویٰ ہے۔ اس
 کے سبب سے چھوٹے درجہ سے لے کر بڑے درجہ تک
 مختلف حالتوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ تیز ذاتی۔
 سوئیئم بیولنزیم۔ کمیٹیا یا سنکوپٹ۔ مختلف اقسام کا ٹریٹمنٹ؛
 سوئیئم فرم۔ وغیرہ کی حالتوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔

۱۲: سوئیئم بیولنزیم :- اس کے معنی خوابی رفتاری حالت
 کہنا چاہئے۔ یعنی جب انسان سو جاتا ہے تو یہ خیال کرتا ہے کہ وہ
 سفر میں گھوم رہا ہے۔

۱۳: کمیٹیا یا :- اس کے معنی یہ ہیں کہ جسم کے ایک عضو کا
 بے حرکت ہو جانا یعنی اس حالت میں انسان کا ایک عضو خواہ کوئی
 ہو بے حرکت ہو جاتا ہے کہ اس طاقت کو وہ حاصل کر لیتا یعنی اس
 سے چھوٹے درجہ سے لے کر بڑے درجہ تک مختلف حالتوں
 سے ظاہر کیا گیا ہے۔ تیز ذاتی کے اختیار میں نہیں ہوتا کہ وہ اس
 عضو کو ہلا دے یہاں تک کہ ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہیں
 رکھ سکتا۔

۱۴: سنکوپ :- اسکے معنی پوری تھکاوٹ کے لئے جاتے ہیں
 یعنی اس میں انسان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے سو میل کے قریب
 سفر کیا ہے۔

۱۵: ٹریٹمنٹ :- اس کے معنی وہ حالت ہے کہ جس میں انسان

(۷) یہ بھی سب پر ظاہر کیا گیا ہے کہ پچھلے زمانہ میں ایسے مشہور منار و مصنف و بجمعی وغیرہ گذرے ہیں جو ایسی طاقت رکھتے تھے کہ دوسروں پر اپنی آواز یا بولنے سے تاثیر کرتے تھے گویا ان کے ایسی پُر تاثیر آواز یا بولنا تھا کہ وہ دوسرے کے دل کو ملامت کر لیتے تھے اور جس بات پر دوسروں کو راغب کرنا چاہتے تھے صرف اپنے بولنے سے کر لیتے تھے۔ لیکن یہ بات بھی ظاہر ہوئی مناسب ہے کہ ان کی طاقت زیادہ تھی بہ نسبت ان کے کہ جن کو وہ جدمر چاہتے ہیں راغب کر لیتے تھے یعنی ان کا اثر انھیں پر جلد ہوتا تھا جو ان سے کمزور ہوتے تھے۔

(۸) یہ بھی سب پر ظاہر ہے کہ سب زبانوں میں پیشینگوئیوں کا ہونا اور خواب میں مختلف حالات کا معلوم کرنا ہم کو یونانی نیز نیز پرانی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے بے شک ان باتوں سے صحیح ہونے میں شک نہیں لاسکتے بلکہ پورا پورا یقین رکھتے ہیں۔ کیونکہ اب ہم وہی حالتیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں جبکہ ایک شخص کلیروائس کی حالت میں ہوتا ہے یعنی اس حالت میں جس سے کل کے زمانے کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اقلاطون

بقیہ ص ۱۳ کا
بالکل بے جان ہو جاتا ہے یعنی اس کو معلوم ہوتا ہے کہ گویا
صرف قالب ہے اور روح پرواز کر گئی ہے۔
۵۔ سوم نیفرم :- اس کے معنی صرف بھاری نیند
کے لئے جاتے ہیں۔

سقراط۔ سینٹ اور کٹائن گیلین اور دوسرے عالموں کے حالات دیکھنے سے اس امر کی تصدیق ہو سکتی ہے کہ وہ کس قدر اس طاقت کے اوپر قابض تھے اور کیا کیا ماجرے ان سے اس طاقت میں وقوع میں آئے۔

(۹) سوائے اس بات کے یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ جیسے انسان میں یہ کلیروائن (وہ حالت جس سے انسان کل کے زمانے کا حال معلوم کر سکتا ہے) طاقت پائی جاتی ہے ویسے ہی حیوان میں بھی یقیناً اس قسم کی ایک ذاتی طاقت خدا نے دی ہے جس قوت سے وہ کچھ آئندہ کا حال معلوم کر سکتا ہے۔

(۱۰) ایسا کوئی شخص مشکل سے ہو گا جو اس وقت قوتِ جاذبہ کا پُرتاثر ہونے سے متکبر ہو اور ان نتائج سے جو اس وقت تک جو طاقت سے ظاہر ہوتے ہیں۔ انکار کرے۔ خواہ اس تاثر کے ہونے کا وہ دوسرا سبب خیال کرتا ہو۔ اور خود اس امر کا کبھی بھی تجربہ نہ بھی کیا ہو۔

(۱۱) یہ بات بھی قابلِ اعتبار ہے اور یقیناً یاد رکھنے کے لائق ہے کہ انسان کے جسم میں دو قسم کی نسین ہوتی ہیں۔ ایک وہ جن کو انگریزی میں موشن وین کہتے ہیں اور دوسری سین سیشن وین یعنی آثار والی جن سے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ جن میں ایک قسم کا عرق شامل ہوتا ہے یا کہ ایک نس یا رگ میں جس کو انگریزی میں وین کہتے ہیں۔ ایک خاص قسم کا عرق ہوتا ہے اور اسی واسطے یہ بات قابلِ یقین ہے۔

اندرونی طاقت جو کہ بہ نسبت باہر کے اس قدر مضبوط ہے۔
بے شک بہت عمدہ تاثیر کو شامل رکھتی ہوگی۔

(۱۲) قوتِ خاذبہ کا اثر جسم کے مختلف اور بہت سے حصوں
کے دونوں اقسام کی نسوں میں سے زندگی کے اصل کو کھینچنا
نکالنا اور اثر کرنا ہے کہ تمام نتائج مگناٹزم، (قوتِ خاذبہ) اور کلیر
وائس (وہ طاقت جس سے کل زمانے کا حال معلوم کر سکتا ہے)،
کے ظاہر ہوتے ہیں۔ ذاتی نیند سے لے کر تمام درجوں میں ہو کر
پوری جہانگی تک کو موت کہتے ہیں۔

معمول کی شناخت

(۱) یہ بات کافی اور قابل اعتبار ہے کہ ہر ایک بشر پر قوتِ جذبہ سے کیا اثر کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ یہ بھی ظاہر ہے کہ مختلف سبب سے ہر بشر پر برابر اثر نہیں ہوتا ہے اور نہ ہر بشر اس علم کی قابلیت حاصل کر سکتا ہے اب جو شخص اس کے بھید کو دریافت کرنا چاہے۔ اس کو دو باتیں معلوم کرنی مفید ہیں۔ اول تو یہ کہ کن اشخاص پر اس کا اثر جلد ہو سکتا ہے۔ اور کون علم مقناطیسی کے بڑے مرتبہ کے حاصل کرنے کے قابل ہے۔

(۲)

اول کے جواب میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک نشان جلد تاثیر پذیر شخص کا یہ ہے کہ اس کے بال نہایت ملائم اور عمدہ قسم کے ہونے چاہئیں اور نازک مزاج ہو اور معمول پر مطلب آنکھیں ہوں اور خوبصورت وضع رکھتا ہو۔ جو اشخاص

ہوں اور خوبصورت وضع رکھتا ہو۔ جو اشخاص ان باتوں کو جانچ سکتے ہیں وہ جلد تاثیر پذیر شخص کو معلوم کر سکتے ہیں۔

(۳)

اپنے معمول کے لئے عموماً ایسے شخص کو جو تم سے عمر میں چھوٹا اور طبیعتاً تم سے کمزور ہو۔ جتنا چاہیے۔ اور حتی المقدور ایسے شخص کا انتخاب مناسب ہے جو اپنی طبیعت سے اختلاف رکھتا ہو۔ یعنی مختلف مزاج کا ہو۔ کیونکہ معلم علم مقناطیسی کو ایک ایسے شخص کو اثر کرنا ہو جو اپنا سا مزاج رکھتا ہو۔ بہت ہی مشکل ہوگا

(۴)

اکثر اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروریات سے ہے کہ اپنی نسبت اس کی آنکھیں ہلکی ہوں اور نازک مزاج ہو کیونکہ اپنے سے گہری آنکھوں والے پر اس کا اثر ہونا مشکل ہے۔

(۵)

لیکن ان سب باتوں کے سوا یہ بھی ذکر کرنا مناسب ہے کہ ایسا ٹھیک ٹھیک قاعدہ کوئی اب تک ظاہر نہیں ہوا جس سے اس کا مفصل حال بیان کیا جاتے کہ فلاں فلاں قسم کے شخص پر اس کا اثر جلد ہو سکتا ہے اور فلاں قسم کے شخص پر اس کا اثر دیر میں ہوتا ہے۔

(۶)

ناتوانی اور نیرکئی قسم کے مریضوں پر قوتِ جاذبہ جلد تاثیر کرتی ہے۔

بعض بعض معلم علم مقناطیسی ایک موقع پر بہت محنت کے بعد عاجز آتے اور چنداں اثر نہ ہو سکا۔ جبکہ دوسروں نے اپنی پہلی کوشش میں کامیابی حاصل کی اور اول ہی دن اپنے معمول کو سلا دیا یا بے ہوش کر دیا۔ بعض موقعوں پر ایسا ہوا کہ ایک نازک شخص پر صرف اثر کرنا ہی مشکل ہو گیا۔ جبکہ جوان اور جسم شخص جلد قابو میں آگیا۔ اور بیشتر اس کے کہ معلم علم مقناطیس نے اپنی آدھی طاقت صرف کی ہو بے ہوش ہو گیا۔ ان باتوں اگر ہم اس میں شک کریں تو بھی کوشش کرنا ہر حال میں واجب اور درست ہے۔

(۷)

لیکن ایک عمدہ معمول کی تلاش کرنا ایک امر ضروری ہے ہم یقیناً کہہ نہیں سکتے کہ سب سے عمدہ معمول انہی میں آتا ہے جو کہ جاذبی حالت کے پانے میں بہت سست ہیں اور یہ کہ بعض اوقات اور دوسروں پر اس کا اثر بہت مشکل سے چالاک آدمیوں کے نہیں ہوتی۔ لیکن بے شک اگر آپ کے معمول کے لئے ایسے شخص میں تو آپ کی محنت کا اجر بہت بہتر ظاہر ہوگا اور آپ کی محنت ضائع نہیں ہوگی اور یہ بھی یاد رہے کہ اگر طبعاً ہمارے قاعدوں کے مطابق ایک شخص پر جلد اثر نہ بھی ہوا اور یاد رکھو کہ صبر اور ہمت سے ہر بشر مگنا تاثر کیا جاسکتا ہے۔ یعنی قوتِ جذبہ سے اثر کیا جاسکتا ہے۔

(۸)

معمول میں خیر خواہی یا سخاوت کا ہونا ایسا ہی عمدہ ہے جیسا کہ عمدہ عقل اور ذہن کا ہونا اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جیسا کہ زیادہ گو شخص پر جلد اثر ہونا مشکل ہے یعنی کم سخن شخص جلد قابو میں آسکتا ہے۔ زیادہ گو شخص بہت مشکل سے۔

(۹)

اگر آپ کبھی کسی اچھے کلیروائٹ (وہ شخص جو کلیروائٹس کی حالت میں ہوں یعنی اس حالت میں جس سے کہ انسان کل زبانہ کا حال معلوم کر سکتا ہے) سے دریافت کریں تو وہ ٹھیک ٹھیک بیان کر سکتا ہے کہ آپ کس قسم کے شخص پر جلد قابو پاسکتے ہیں۔ یعنی کس قسم کا شخص جلد آپ کے قبضہ میں آسکتا ہے۔

مسمریزم کی مشق

چند نکات

اگرچہ سب آدمی گناٹا نتر کر سکتے ہیں یعنی اپنی قوتِ جاذبہ کا اثر دوسرے پر کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ بعض آدمی زیادہ طاقتور ہوتے ہیں یعنی اس قوتِ جاذبہ سے اثر کرنے کی ان میں زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ سوائے اس کے جو شخص طاقتور اور بلد حوصلہ ہوتے ہیں اور خوش مزاج اور عمدہ طبیعت رکھتے ہیں وہ زیادہ تر خوبی کے ساتھ جلد ہی کامیاب ہوتے ہیں؛ اول تندرستی کا ہونا ان میں بہت ہی ضروری ہے۔ دوسرے ایک مضبوط اور موثر کی خاصیت کا ہونا اور توجہ کی کشش میں (یعنی اپنی طرف متوجہ کرنے میں) ہوشیاری صبر اور دلیری رکھنا بھی لازم ہے یعنی سب سے اول تندرستی ہو پھر ان باتوں کی ضرورت ہے۔

یہ مقناطیسی طاقت ایک نا دیدنی زور یا اثر ہے جو کہ انسان کی دوسری طاقت سے اختلاف رکھتا ہے یعنی اس طاقت سے جس سے انسان بوجھ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے یہ وہ طاقت ہے جس کی ہستی کو ہم جانتے ہیں اور اپنے آپ میں بڑی کوشش سے اس کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ یہ طاقت مذکورہ نوشت میں برابر درجہ کی پائی جاتی ہے غرض یہ کہ ہر زن و مرد میں یکساں طاقت کا ہونا ثابت ہے لیکن مختلف وجوہات سے یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ عورتوں کی مگناٹائزر یعنی قوتِ جذبہ کرنے والی عورت ہی ہونی چاہیے تاہم مرد دونوں قسم سے یعنی مرد اور عورت سے برابر یکساں مگناٹائزر یعنی قوتِ جذبہ سے اثر کر سکتا ہے۔

حقیقت میں ایک عورت کے لئے سب سے بہتر مگناٹائزر (یعنی قوتِ جذبہ کا کرنے والا) اس کا خاوند ہے۔ بشرطیکہ وہ سب باتیں جو معمول میں ہونا چاہئیں پائی جاتی ہیں۔ ایک مرد کے لئے اس کی بیوی جو ان لڑکی کے لئے اس کی ماں یا بہن، اور جو ان کے لئے اس کے قبیلے میں سے یا خاندان میں سے کوئی بہتر ہے کیونکہ خونی سلسلہ اس قوتِ جذبہ کے کرنے میں ذاتی طور سے مفید ہے علم و لیاقت تو خاص کر کے قوتِ جذبہ کے کرنے والے کے لئے مفید ہے وہ کاسہ سرد علم موجودات سے واقفیت رکھنا بہت ہی مفید تصور کیا جاتا ہے اور جو شخص اس علم سے ناواقف ہے وہ بھی بشرطِ قوت و توانائی مذکورہ بالا کے اس علم کو کافی طور سے کر سکتے ہیں۔

معمول کیلئے چند ضروری ہدایات

۱۔ معمول کو مناسب ہے کہ تابعدار اپنا مگنا ٹائزر (قوتِ جاذبہ کرنے والا) ایک ہی رکھے یعنی دوسرے سے مگنا ٹائزر نہ کرائے تا وقتیکہ چند دن کا عرصہ اسکا مگنا ٹائزر ہوتے اپنے مگنا ٹائزر سے نہ گذرا ہو۔

۲۔ یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے کہ ایسے شخص کو مگنا ٹائزر نہ بنایا جائے جس کو تم اپنا دوست خیال نہیں کرتے، اگر تم بیمار ہو اور اس بیماری کے لئے مگنا ٹائزر کرنا چاہتے ہو نیز تمہارا مگنا ٹائزر تم سے فیس یا اجرت لے کر تم کو مگنا ٹائزر کرے گا۔ تو بھی اس بات کا خیال رکھو کہ اس مگنا ٹائزر پر تم اعتماد رکھتے ہو اور یہ کہ وہ شخص تم کو درست معلوم ہوتا ہے۔

۳۔ کبھی کسی ایسے شخص کو مگنا ٹائزر کرنے کی اجازت نہ دو جس سے تمہاری کسی قسم کی چھٹر چھاڑ رہتی ہو اور تمہارا گمان غالب ہو کہ اس سے مگنا ٹائزر ان میں تم کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی۔

۴۔ اگر تم تندرست نہ ہو اور بیمار مگنا ٹائزر سے اثر کئے جاؤ گے تو یقیناً تم کو اپنی بیماری لگا دے گا اور تمہاری بھی وہی شکایت ہوگی جو

ہمہارے مگناٹائزر کی تھی بیشک اس میں تمہاری اور مگناٹائزر کی جان کو نقصان پہنچے گا۔ اس لئے اپنے مگناٹائزر کی تندرستی کا خیال رکھنا بھی واجبات سے ہے۔

۵۔ ہرگز کسی ایسے شخص سے مگناٹائزر نہ کراؤ جس سے کسی

ضد یاد شمنی کا گمان ہو۔

۶۔ معمول کو واجب ہے کہ بیشتر اس کے کہ وہ اپنے تئیں بھی

ایسے مگناٹائزر کے حوالے کرے اس کی طبیعت کی خاصیتوں سے واقف ہو جائے کیونکہ مگناٹائزر ضرور ایک ایسے ذاتی اثر کو اس پر ڈالے گا جو کہ اس کی طبیعت اور اوسانوں کو ایک بڑے درجہ تک بدل ڈالے گا۔

مقناطیسی عمل

۱۔ اول اپنے اسکول کے ایک طرف یا سامنے آرام سے بیٹھ جانا چاہیے۔

۲۔ اس بات کی اپنے معمول کو تاکید کر دینی واجب ہے کہ وہ آرام و سکون سے رہے کسی طرف متوجہ نہ ہو اور صرف اپنے تئیں تمہارے اثر کے لئے آرام سے ڈھیلا چھوڑ دے اور اپنا خیال اس بات پر باندھ لے کہ اب اس کو ضرور بالضرور سونا ہے اور اپنی آنکھیں صرف آپ کی آنکھوں میں لگاتے رہے یعنی آنکھ سے آنکھ ملنے رہے یا یوں کہے کہ قوتِ جذبہ سے کیا اثر ہوا چاندی کا سکہ یا کوئی اور شے کو آپ کی گود میں یا چھاتی پر ہو ایک نگاہ سے دیکھتا رہے کسی اور شے کی طرف ہرگز توجہ نہ دے۔

۳۔ اپنے معمول (یعنی وہ شخص جس پر عمل کیا جاتا ہے) کے ہاتھوں کو اس طرح پکڑو کہ اس کا انگوٹھا تمہارے انگوٹھے سے ملتا رہے اور تمہارے بائیں ہاتھ اس کے بائیں ہاتھ میں اور دایاں ہاتھ دائیں ہاتھ میں رکھو۔

۴۔ یہ ایک بہت ہی ضروری بات ہے کہ اپنے نئے معمول کو یقین دلایا جائے کہ آپ اپنی طاقت سے تھوڑے وقت میں اس پر اثر کر کے اس کو سلا دو گے یعنی مقناطیسی نیند اس پر غالب ہو جائے گی کیونکہ معمول پر قوتِ جذبہ سے اثر کرنے کا ایک بڑا حصہ اس کو اپنی طاقت کا یقین دلانا ہے۔

۵۔ اب آپ کو مناسب ہے کہ اپنی قوت اپنی مرضی اور طبیعت کو اس بات پر مستعد ہو کر لگاؤ کہ تمہیں اپنے معمول جس پر عمل کیا جائے اس کو سلا نا یعنی مقناطیسی نیند میں لانا ہے اور اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں میں لگا دو اور اپنے پاؤں اس کی کرسی کے گرد لگائے رہو تاکہ وہ اپنے بازو تمہارے گھٹنوں پر پھیلا سکے۔

۶۔ ان انگلیوں کو برابر بکپڑے رہو جب تک کہ تم کو معلوم ہو کہ گرمی مابین تمہارے اور اس کے ہاتھوں میں برابر ہے یہ حرکت ایک منٹ سے لے کر دس منٹ تک ظاہر ہو جائے گی جب اس حرکت سے باز آنا مناسب ہے۔

۷۔ اب آپ کو مقناطیسی عمل شروع کرنا مناسب ہوگا اپنے ہاتھ آہستہ سے اس کے سر پر اس طریقے سے رکھو کہ انگلیوں کے کانوں کے اوپر رہیں اور ہتھیلیوں سے دونوں کپٹیاں ڈھکی رہیں یا اس طرح رکھو کہ انگلیوں کے سرے پیشانی پر رہیں اور آنکھیں ہتھیلی سے ڈھک جائیں اور اپنی پیشانی کو ایک دوسرے کی طرف جھکاؤ تصادم سے بچنے کے لئے تم اپنی ابروؤں کو گھٹنوں پر رکھ سکتے ہو۔

۸۔ آپ اپنے کام پر مستعد رہو تا وقتیکہ اس کی پلکیں بھاری

نہ ہو جائیں اور تھک کر بند نہ ہو جائیں اس بات کو یاد رکھیں کہ خواہ معمول کیسا ہی سخت ہوگا اور آپ کی مرضی کے خلاف کوئی حرکت نہ کیے گا اور اپنے کام پر صبر اور استقلال سے مستعد رہیں گے تو یقیناً کامیاب رہیں گے خواہ اس میں پانچ منٹ صرف ہوں یا پانچ نشستیں جس میں فی نشست آدھ گھنٹہ یا زیادہ صرف ہو۔ لیکن بہر حال یہ یاد رکھنا مناسب ہے تا وقتیکہ اس کی پلکیں بند نہ ہو جائیں آگے بڑھنا بے فائدہ ہے کیونکہ اس سے زیادہ اور کوئی سہل طریقہ نہیں ہے۔

(۹)۔ جب آپ اس کی آنکھیں بند کرنے میں یعنی مقناطیسی نیند دینے میں کامیابی حاصل کر لیں تب اس کی کنپٹیوں سے ہاتھ اٹھا کر انھیں انگلیوں سے جو کھلی ہوئی ہوں سُست باندھنا کچھ وقت کے لئے متواتر آنکھوں پر پیشانی پر سر کے کچھلی طرف چہرے کے آگے چھاتی پر اور پھر معدہ پر عین مناسب ہے۔

۱۰۔ جب آپ ان باتوں کو پورا پورا کر چلیں یعنی صبر سے کامیاب ہوں تو قوتِ جذبہ سے اثر ٹھیک ٹھیک ظاہر ہو جائے گا لیکن اب آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ کامل طور پر اس کا اثر پہنچانا ایک دو گنا عمل ہے اور یہ کہ اب مختلف طریقے سیکھے جائیں جن کی کہ اب ضرورت ہوگی۔

۱۱۔ اب آپ کو مقناطیسی اثر جو اس پر آپ نے ڈالا ہے واپس کھینچنا ہوگا اور جب آپ اس کو واپس اتاریں گے تو ایک حصہ اس کی طاقت کا آپ کھینچیں گے۔

۱۲۔ اس کا طریقہ یوں عمل میں لانا چاہیے کہ آپ اپنے ہاتھ اس

کے سر سے لے کر انگلیوں تک پھیرتے جائیں۔ اپنے معمول کے سر کی چوٹی اور پیچھے کی طرف سے شروع کرتے ہوئے بازوؤں پر ہوتے ہوئے انگلیوں تک اور پیشانی سے چہرے پر اور معدہ سے گھٹنوں تک لے کر ۱۳۔ پھر اپنی طرف سے یقین کر لیں کہ اس کی آنکھیں کھلتی معلوم ہوں یعنی نیند اس پر غالب نہ ہوئی ہو تو اپنی نشست کی حد اور آدھ گھنٹہ باندھنی چاہیے۔

یعنی پھر آدھ گھنٹے تک اپنی معمولی کارروائی میں مصروف ہونا مناسب ہے ایسی صورت میں اگر آپ اپنی کوششوں کو دھرائیں گے خواہ جلدی یا دیر میں اپنے معمول کو پورا پورا قوتِ خاذبہ سے قابو میں لے آئیں گے اور مقناطیسی نیند غالب آجائے گی جو کہ پہلے پہل کچھ ذاتی نیند سے مشابہت رکھتی ہوگی اور جوں جوں آپ باقاعدہ اس کا آپ تعاقب کریں گے اتنا ہی اس پر اثر ہوتا جائے گا۔

۱۴۔ لیکن جب آپ کو اس کا پورا پورا تجربہ ہو جائیگا اور معمول پر مقناطیسی نیند غالب آئے تو مناسب ہے کہ آپ اپنے معمول کو آرام سے سونے دیں اور بعد اس کے سوجانے کے اپنے کوشش عمل یعنی قوتِ جاذبہ کے اثر کو اتارنے کا طریقہ عمل میں لایا جائے۔

۱۵۔ جب تم اس سے بونے کے لئے تیار ہو تو اس سے پوچھو کہ اس کو اپنی حالت کیسی معلوم ہوتی ہے۔ اس وقت ان باتوں میں ایک بات ضرور ظہور میں آئے گی۔ اول یا تو وہ بالکل اس حالت کو بھول کر جاگ اٹھے گا اور بغیر جواب دیئے سوجائے گا۔ یا وہ اگر تم کو سونے کی حالت میں جواب دے گا تو اس کو سوم نیم بیولک سٹیٹ یعنی

خوابی حالت میں تصور کرنا چاہیے جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۱۴۔ اگر وہ جواب دے تو اس وقت یہ پوچھنا مناسب ہوگا۔ اول یہ کہ آپ کی حرکتیں اس کی طبیعت کے مطابق ہیں۔ اور یہ کہ وہ اس سے بہتر کوئی طریقہ حرکت کا بیان کر سکتا ہے یا نہیں دوسرے یہ کہ وہ کسی بات کا خیال کر سکتا ہے یا سوچ سکتا ہے۔ یا بطور صلاح کہہ سکتا ہے جو مفید ہو۔

تیسرے یہ کہ اس کے مغز میں یا عقل میں روشنی معلوم ہوتی ہے تو کس درجہ تک معلوم ہوتی ہے۔

چوتھے یہ کہ اگر وہ اپنے مسمرسٹ قوت جاذبہ کے کرنے والے کو معلوم کر سکتا ہے اور یہ کہ اس کا مسمرسٹ کس طرح اسکی طبیعت کو صاف کر سکتا ہے۔

پانچویں یہ کہ وہ اپنے مسمرسٹ اور اپنی حالت دیکھنے کے قابل ہے یا نہیں اور کچھ ان کی بابت بیان کر سکتا ہے یا نہیں۔

چھٹے یہ کہ وہ کہاں تک دیکھ سکتا ہے اور وہ سفر کر سکتا ہے یا نہیں نیز یہ کہ وہ کسی امر کو جو واقع ہونے والا ہے معلوم کر سکتا ہے یا نہیں۔

ساتویں یہ کہ وہ کب تمہارے خیالات کو تمیز کر کے گا اور کب تک اس قابل ہو جائے گا کہ تمہارے دلی خیالات کو معلوم کر سکے۔ اس کا ان سوالات کا جواب دینا تم کو اپنے معمول کی آزمائش کرنا سکھا دے گا۔

۱۵۔ اپنے معمول کو جب تک وہ چاہے آرام سے سونے دو

اور اس وقت جگاؤ جب وہ جاگنا چاہے یا تم کو تھکا ہوا معلوم ہو لیکن پہلے اس کو ذہن نشین کر دینا مناسب ہے کہ مقناطیسی نیند میں جو کچھ وہ تجربہ کرتا ہے اس کے لئے بالکل تیار ہے۔

۱۸۔ اپنے معمول کو اس طرح جگاؤ کہ اس کی کرسی کے چھے کھڑے ہو جاؤ اور اپنے ہاتھوں کو اوپر کی طرف اس طور سے گھٹنوں سے بازوؤں پر پھر بازوؤں سے

سوم نیم بیولنز

خوابی رفتار

۱۔ یہ سوم نیم بیولنز یعنی خوابی رفتاری حالت جس کو حقیقت میں بیداری نیند کہنا چاہیے بہت ہی پر امن اور ناکلیف دہ بلکہ صحت بخش ہے اس حالت میں سلپیر یعنی مقناطیسی نیند والا بہت ہی ہوشیاری سے جواب دیتا ہے اگر عامل اس سے کسی قسم کا سوال کرے جس سے وہ ناواقف ہو تو اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جس امر کے ہونے یا نہ ہونے میں اس کو شک ہوتا ہے تو وہ

بھی جواب دیتا ہے کہ میں بھی نہیں جانتا اگر ایسی حالت میں اس سے کہا جائے کہ وہ اٹھ کر چلے تو وہ بہت ہی آہستگی سے چلتا ہے کیونکہ اس کی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ غرض کہ پوری خوابی رفتاری حالت میں ہوتا ہے۔ جس کی خاص صفت یہ ہے کہ وہ ایسی طاقت پر قابض ہوتا ہے کہ وہ ان موجودہ چیزوں کو جو وہاں حاضر ہوتی ہیں معلوم کر سکتا ہے پر وہ عام میں قابض نہیں ہوتا۔

۲۔ اگرچہ ہمیشہ اس مقناطیسی نیند میں اس کے ہر درجہ میں ایسا واقع نہیں ہوتا کہ سلینڈر ہر بات کو جو کی جائے سن سکے۔ لیکن بعض کو وہ بہت ہی ہوشیاری سے سنتا ہے۔ گویا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح اندھے کی آنکھیں بند ہوتی ہیں اور وہ کسی چیز کو نہیں دیکھ سکتا چھوئے، چکھئے، سونگھئے سے تمیز کر سکتا ہے۔ جبکہ کوئی چیز اس کے ہاتھ میں دی جائے اسی طرح مقناطیسی نیند والے کی کل توجہ اس سننے کی عقل و تمیز پر منحصر ہے۔

اس خوابی رفتاری حالت کے بہت سے ماہرے ایسے گذرے ہیں کہ سووم نیم بیولسٹ یعنی خوابی رفتاری حالت والے نے بالکل کسی کی آواز نہ سنی ہو خواہ کتنی ہی زور سے بلایا گیا ہو اور بعض ایسے بھی واقع ہوئے ہیں کہ بہت زور کی آواز سے سلینڈر کو فوراً جگا دیا حالانکہ آہستہ آوازیں اس کو بالکل سنائی نہیں دیں اس مقناطیسی نیند کے بعض درجوں میں کامل پھرے پن کی حالت کا ہونا اثر دیکھا گیا ہے یہاں تک کہ بندوق کی آواز سلینڈر کے

کان کے پاس گھنٹے کے بجائے جانے نے بھی کچھ اثر نہ کیا۔ یعنی سیلیم کو کچھ بھی سنائی نہ دیا۔ لیکن اس مقناطیسی نیند کے ہر درجہ میں ایسا بہاؤ ہونا یہ عامل کی مرضی پر موقوف ہے۔

۳۔ جبکہ مقناطیسی نیند والا پورا سو جائے یہاں تک کہ وہ بغیر گنے فوراً جواب دینے کے قابل ہو جائے تو اکثر دیکھا گیا ہے کہ اس کی صورت طور طریقہ میں ایک بہت بڑی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے اگرچہ اوّل جس وقت نیند آتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ محفل میں بیٹھے بیٹھے تھک گیا ہے اور نیند کا اس پر غلبہ ہے۔ یا یہ کہ شراب کے نشہ میں بے ہوش ہو کر اس کی ایسی حالت ہو گئی ہے لیکن جب مقناطیسی نیند والا بلایا جائے تو وہ ایسی خوبی سے جواب دیتا ہے کہ گویا اس نے خود دیکھا تھا۔ اگرچہ اس کی آنکھیں بند ہوتی ہیں تو بھی اس کے خیالات بہت بلند ہوتے ہیں۔ اس کے تمام طریقوں سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اس نے ہنذیب کا بہت بڑا درجہ حاصل کیا ہے جس کے عالی درجہ میں ہونے سے ہم کو معلوم ہوتا ہے گویا وہ شخص جو اس وقت ہمارے سامنے ہے ایک بہت ہی بلند مرتبہ اور عہدہ اوصاف کا ہے بہ نسبت اس کے کہ وہی بلند مقناطیسی نیند والا جبکہ وہ جاگتا معلوم ہوتا ہے۔

آواز کی تبدیلی میں بارہا تجربہ کیا گیا ہے کہ اگر ایک شخص پوری پوری مقناطیسی نیند میں ہو تو اس کی آواز بدل جاتی ہے۔ بہ نسبت اس کی آواز کے جو عام نیند میں ہو بلکہ اکثر ملائم اور زیادہ پیاری آواز معلوم ہوتی ہے اور اگر یہ مقناطیسی نیند والا کسی جدا شدہ دست

یاریشتہ دار کا ذکر کرتے ہوئے اس کی آواز نہایت ہی دل سوڑا اور پُر اثر ہوتی ہے۔

اس مقناطیسی نیند کے سبب سے عالیٰ درجہ میں مقناطیسی نیند والے کے اوصاف بالکل نئے ہو جاتے ہیں اور اس کا چہرہ بالکل نکلتا ہوا اور خوش نما معلوم ہوتا ہے اور مسکراتی ہوئی سی صورت دکھائی دیتی ہے جو کہ باوجود آنکھوں کے بند ہونے کے مثل سورج کی کرنوں کے اس عامل کے چہرہ پر جھلکتی ہے اس جگہ اکثر باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اکثر تجربہ کی گئی ہیں یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ عام قاعدہ کے بموجب سلپیر یعنی مقناطیسی نیند والا جب اپنی عام حالت میں ہوتا تو وہ ایک ہی شخص معلوم نہیں دیتا کہ یہ وہی شخص ہے بلکہ دو مختلف وجود معلوم دیتے ہیں۔

۴۔ اس بات کا صحیح ہونا کچھ عجوبہ نہیں ہے کیونکہ سلپیر یعنی اثر شدہ مقناطیسی نیند والا جب مقناطیسی نیند میں ہوتا ہے تو اپنی عام خود آگاہی سے ایک مختلف خود آگاہی رکھتا ہے اپنی مرضی سے اس کو ایک ایسی حالت میں لاسکتے ہیں کہ وہ شور و غل اس کو بالکل سنانی نہ دے اور یقیناً ایسا ہونا مقناطیسی نیند کے جلد غالب آنے کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ لیکن یہ صرف اس حالت میں ہو سکتا ہے کہ عامل اپنے معمول کے آثار پر اختیار عامل کو اپنے معمول کی مقناطیسی نیند کے پہلے درجوں میں حاصل کرنا چاہیے۔

۵۔ سلپیر یعنی مقناطیسی نیند والا اکثر کمر کے درد اور تکلیف سے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے یعنی جیسا کہ بیشتر ذکر کیا گیا ہے کہ وہ

کسی آواز کو نہیں سنتا۔ اسی طرح اگر اس کو چھوا جائے تو اس کو بالکل معلوم نہیں ہوتا غرضکہ وہ اپنی قوت سے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے بہت حالتوں میں اگر یہ امر واقع نہ ہو تو یہ اس کے عامل کی مرضی سے واقع ہوا ہوگا۔ بہت آدمی جو کہ اس قوتِ جاذبہ کو کرتے ہیں خود اس امر سے ناواقف ہیں اور اس طرح ان کا خیال ہے کہ سلیپر مقناطیسی نیند والا درد اور تکلیف سے بے خبر کرنے کے ہیں۔ ان سب سے یہ بہتر ہے کہ جہاں تک تجربہ کیا گیا ہے اس مقناطیسی بے خبری سے اور کوئی بے ہوش یا بے خبر کرنے کا عمدہ طریقہ نہیں اور نہ آج تک کوئی برا نتیجہ دیکھنے میں آیا ہے بلکہ اس کے برعکس سلیپر یعنی مقناطیسی نیند ہے۔

ہوشیاری سے ان باتوں کو جو اس کی عام حالت میں واقع آئی تھیں بیان کرتا ہے لیکن یہ بات عجیب ہے کہ اس حالت میں اکثر کر کے کسی شخص یا چیز کا نام لینا اس کے واسطے بہت ہی مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے اور ان کا بیان پورا پورا کر دے گا مگر اکثر کر کے وہ ان کا نام نہیں لے سکتا۔ یہاں تک کہ اگر تم ان کا نام لو گے تو وہ قبول کرے گا لیکن خود کا نام لے سکے گا۔

اس مقناطیسی نیند میں وہ آپ ہی عقل کی مطابقت کو یہاں تک کھودیتا ہے کہ وہ اپنا نام نہیں بتا سکتا یا اپنا کوئی دوسرا نام بتا دیتا ہے اور اکثر کر کے ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے عامل یعنی قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کا نام اپنا نام بتا دیتا ہے باوجودیکہ اور سب باتوں میں وہ نہایت عقل اور دانائی سے گفتگو کرتا ہے اکثر

کر کے ایسا بھی واقع ہوتا ہے کہ وہ اپنی قوتِ جاذبہ کے کرنے والے
کانیز اور لوگوں کا نام غلط بتا دیتا ہے۔

۵۔ اگرچہ سیلیپر یعنی مقناطیسی نیند والے کی آنکھیں بند ہوتی
ہیں تو بھی اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ بعض چیزوں کی بابت اس طرح بولتا
ہے کہ گویا وہ خود ان کو دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس حالت میں جب اس
کو ان اشیاء کی طرف متوجہ کیا جائے یہ امر بھی اکثر کہے واقع ہوتا
ہے کہ وہ ظاہری طور پر ان چیزوں کو آنکھیں کھول کر دیکھنا چاہتا
ہے جبکہ اس کی آنکھیں اور بھی زیادہ تر بند ہو جاتی ہیں۔ لیکن یہ
بہت دفعہ دیکھنے میں آیا تھا کہ وہ ان اشیاء کو اپنے ہاتھوں سے
چھونے کے بعد اس طرح سے بیان کرتا ہے کہ گویا خود اس نے
ان کو دیکھا تھا لیکن یہ معلوم نہیں کہ فقط اس کے چھونے یا کسی اور
سبب سے یہ سب حال معلوم ہوتا ہے۔

بعض اوقات سیلیپر یعنی مقناطیسی نیند والا ان اشیاء کو اپنی
پیشانی پر یا سر کی چوٹی پر رکھ لیتا ہے اور تب ان کی بابت بیان کرتا ہے
جو کہ شاید وہ پیشتر بیان نہیں کر سکتا تھا جبکہ وہ چیزیں اس کے عامل
یعنی قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کے ہاتھ میں تھیں غرضکہ سیلیپر یعنی
مقناطیسی نیند والا اس امر کے کرنے میں اکثر ہی کامیاب ہوتا ہے
لیکن اکثر اس مقناطیسی نیند کے اول درجوں میں اس امر کا ہونا بہت
مشکل ہے۔

فی الحقیقت اس حالت میں ہم کو کلیروائیس (یہ مقناطیسی
نیند کا وہ درجہ ہے مقناطیسی نیند کا ہے جس میں کل دنیا کا حال

معلوم ہو سکتا ہے) کی کر نیں دکھائی دیتی ہیں جو کہ مقناطیسی نیند کا سب سے بڑا اعلیٰ درجہ کر سکتا ہے۔ اس درجہ کے باب میں جس کا ہم ذکر کرتے رہے ہیں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ چیز مقناطیسی نیند والے کے میل میں ہونی چاہیے۔ یا بہت ہی نزدیک ہونا مناسب ہے۔ ورنہ اس کے بیان کرنے میں ناقابل ہوگا۔ کلیروائس اس کی گونا گوں صورتوں میں اس قدر مفید ہے کہ اس کو اور درجوں یا حالتوں سے برا خیال کرنا چاہیے حقیقت میں جو کہ مقناطیسی نیند کا ایک مختلف درجوں کے ایک محدود حصے کو کھینچ دیں سوائے اس کہ مابین کلیروائس یعنی جس حالت میں کل دنیا کا حال معلوم ہو سکتا ہے یا سمپا کھائی ہمدردی کی حالت اور مقناطیسی نیند کے دوسرے درجوں کو ہم اتنا تفاوت کر سکتے ہیں کہ جب معمول کلیروائس یا سمپا کھائی کی حالت میں ہو تو اس کو بڑا درجہ کہنا چاہیے۔ اور مقناطیسی نیند کے دوسرے درجوں کو جن میں یہ حالتیں نہ پائی جائیں ان کو ادنیٰ درجہ خیال کرنا چاہیے۔

کال ٹرینس کی حالت کو تیسرا یا سب سے بڑا درجہ کہنا چاہیے جس کا ذکر یہاں کرنا مناسب نہیں ہے۔

بہت حالتوں میں ایسا واقع ہوتا ہے کہ سلیپر فوراً بڑے درجہ میں ہو جاتا ہے یعنی بغیر چھوٹے درجہ میں ہونے کے وہ کلیروائس کی حالت میں ہو جاتا ہے جس کا بیان بعد میں کیا جائے گا۔ لیکن اس جگہ ہم اور ذکر کریں گے جو کہ بغیر کلیروائس کی حالت میں ہونے پر ظاہر ہوتا ہے۔

سیلیپر یعنی مقناطیسی نیند والا سوائے اپنے اوپر یعنی عامل کے اور کسی دوسرے کی آواز نہیں سنتا یہ یاد رہے کہ ہمیشہ ایسا واقع نہیں ہوتا کیونکہ یہ بھی کئی بار دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض معمول نے فوراً جواب دیا ہر ایک کا جو اس سے پوچھی گئی اور بعض حالتوں میں یہ بھی تحریر کیا گیا ہے کہ معمول ایک ایسی حالت میں ہو جاتا ہے کہ کسی کی آواز نہیں سنتا۔ یہاں تک کہ بے خبر ہو جاتا ہے مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آیا یہ اس اٹریٹور کی مرضی سے ہو جاتا ہے یا کہ وہ خود ایسی اختیاری حالت کو پہنچ جاتا ہے کہ وہ سوائے اس کے اور کسی کی آواز نہیں سنتا۔ بلکہ ہم نے یہاں تک تجربہ کیا ہے کہ ایک بار ایک سیلیپر مقناطیسی نیند والا جب وہ اس درجہ کو پہنچا تو وہ اپنے اٹریٹور یعنی عامل کی آواز نہیں سن سکتا تھا تا وقتیکہ عامل نے اس کا منہ بولتے وقت اپنی انگلیوں کے سرے پر اٹھایا۔ جب یہ حرکت کی گئی تو سیلیپر ایک لحظہ بھر کے لئے رک کر پھر پیشتر کی مانند بولنے لگا۔

یہ بھی یاد رہے کہ بہت حالتوں میں اگر عامل کی مرضی ہو نیز جس وقت سیلیپر ہر شخص کی بات سننے اور جواب دینے کے قابل ہو فوراً اس حالت کو چھین سکتا ہے کہ ہم اگر کسی نئے معمول کو اس مقناطیسی نیند میں لانا چاہیں تو اس مقام پر بہت شور ہو گا جو کہ دو حقیقت معمول کی ایک بڑی تکلیف دہ کا باعث ہے۔ تو ہم اپنے معمول کو حکم کر سکتے ہیں کہ وہ اس شور و غل کی طرف متوجہ نہ ہو یعنی اگرچہ خود ظاہر ہے کہ حقیقت میں کوئی دوسرا وجود نہیں ہوتا تو بھی وہی شخص ایک مختلف وجود اور صاف صورت میں ہوتا ہے جس کو

ایک مرتبہ کا وجود کہنا مناسب ہے اگرچہ ہمیشہ ایسا واقع نہیں ہوتا مگر اکثر کر کے دیکھا گیا ہے کہ سلیپر مقناطیسی نیند والا جاگ اٹھنے کے بعد جو کچھ اس نے اس مقناطیسی نیند میں دیکھا یا معلوم کیا چکھا یا سونگھا سنا تھا۔ اور جو کچھ اس نے اس حالت میں کہا تھا بالکل ہی بھول جاتا ہے لیکن جب دوبارہ مقناطیسی نیند میں لایا گیا تو اس کو پورے طور پر جو کچھ اس پہلی نیند میں گذرا تھا تمام ہی حالات اس کی عام حالت کے یاد آگئے بلکہ جہاں تک بیشتر مقناطیسی نیندوں میں جو کچھ اس گذرا تھا سب یاد آجاتا ہے غرضکہ وہ اس مقناطیسی نیند میں ایک مختلف زندگی بھوگتا ہے اور دو گنی خود آگہی اس حالت میں رکھتا ہے۔

بے شک یہ بات ٹھیک ہے کہ سب سلیپر یعنی مقناطیسی نیند والے مقناطیسی حالت میں ایک جیسی طاقت یادداشت کی نہیں رکھتے۔ لیکن سلیپر مقناطیسی حالت میں ہوتا ہے تو وہ اپنی عام حالت سے بالکل الگ نہیں ہوتا۔ نیز ان حالتوں میں بھی جبکہ سلیپر مقناطیسی نیند والا جاگ اٹھنے کے بعد بالکل اپنی نیند کے واقعہ اور آثار کو بھول جاتا ہے بلکہ برعکس اس کے مقناطیسی نیند میں بہت سونے والے سوا اٹھنے کے بعد بیشتر سے بہتر معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض حالتوں میں اس مقناطیسی نیند کے برے نتائج دکھائی دیتے ہیں اور یہ اس وقت بہت مشکل معلوم دیتا ہے کہ مقناطیسی نیند والے کو کسی طرح جگایا جائے۔ لیکن یہ صرف اس کے آپریٹر یعنی عامل کی نا تجربہ کاری سے واقع ہوتا ہے جس نے کہ معمول کو ایسی حالت

میں پہنچا دیا جس سے کہ وہ حاکم نہ تھا یعنی جس کی تدابیر سر وہ قابض نہ تھا۔ ایسے ایسے برے سجانے نتا کج تب ہی ظاہر ہوتے ہیں جبکہ نا تجربہ کاری اس مقناطیسی نیند کے کرنے کا باعث ہوں جو کہ صرف اس کی آزمائش کرتے ہیں یا اس کو ایک تماشہ سمجھ کر دل بہلانے کے لئے کرتے ہیں تو تعجب میں ضرور آجاتے ہیں۔ لیکن جب اس کے جگانے کی کوشش کرتے ہیں تو دس کو بہرہ پاتے ہیں لیکن چونکہ وہ اس وقت بہت قراہ ہوتے ہیں اور ایک قسم کی گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک مقناطیسی نیند والے کی ایک بڑی تکلیف کا باعث ہوتے ہیں کیونکہ آپرٹر یعنی عامل اور معمول کی طبیعت اس حالت میں ہوتی ہے جب عامل اپنے معمول کو اس تکلیف میں دیکھتا ہے تو وہ اور زیادہ گھبراتا ہے جس سے معمول اور بھی زیادہ خراب حالت میں ہونے لگتا ہے کہ ایک ڈاکٹر کو بلایا جاتا ہے۔ جو کہ خود اس کے اثر سے ناواقف ہو کر اس عزیز مقناطیسی نیند والے کو جگانے کے لئے مختلف قسم کی کوششیں کرتا ہے جس سے معمول کو اور کئی قسم کے نقصان پہنچتے ہیں۔ اگرچہ سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ مسمریزم کی آزمائش ہرگز نہ کی جائے تا وقتیکہ ایک تجربہ کار مسمرسٹ یعنی قوتِ جاذبہ کا کرنے والا پاس نہ ہو۔

لیکن یہ یاد رہے کہ اگر ایسا حادثہ واقع ہو ان دونوں قاعدوں میں سے جو مناسب ہو کر نا چاہیے اول یہ کہ آپرٹر کو اپنی طبیعت کو بالکل صاف کر دینا چاہیے۔ یہاں تک کہ کسی قسم کی گھبراہٹ اپنی طبیعت میں بالکل نہ رکھے اور پھر اتارنے والا عمل جس کا ذکر پہلے کر چکا ہوں

۴
کالا جادو عرف کا لاعلم
کمرے اور کوئی دوسرا شخص ہرگز مقناطیسی نیند والے کے ساتھ دست
اندازی نہ کرے۔

دوسرے اگر عامل اپنے مزاج پر قائم نہیں رہ سکتا اور اتارنے
والا عمل کو آہستگی سے نہیں کر سکتا تو مناسب ہے کہ معمول کو جب
تک وہ چاہے سونے دے کیونکہ یہ مقناطیسی نیند ہی اس کی صحت
کا باعث ہے مگر کوئی اور اس میں دست اندازی نہ کرے اور ممکن ہے
کہ یہ نیند غالباً آٹھ گھنٹے یا ۲، ۳، ۴ یا ۱۲ یا ۲۴ یا ۴۸ گھنٹے تک
غالب رہتی ہے لیکن اگر اس پر کوئی دست اندازی نہ کرے تو
یقیناً بے گھنٹہ دو گھنٹے میں معمول کی طبیعت صاف ہو جائے گی
اور اگر زیادہ دیر تک رہے تو اس کا خاص ہی سبب ہوتا ہے کہ
نادرست اندازی پشنت (اثر شدہ بیمار) کے ساتھ کی جائے۔
اگر کسی قسم کی دست اندازی نہ کی گئی ہو تو ہم کو معمول اور
اس کی نبض دم زندگی یا سانس لینے سے ثابت ہو جائے گا۔ اور
بماری تسلی ہو جائے گی کہ یہ مقناطیسی نیند خطرناک نہیں ہے اور
یقیناً اس نیند کی پائیداری اور قیام ہماری روزمرہ کی نیند سے ہرگز
زیادہ نہ ہوگی۔

۸ - یہ بھی یاد رکھئے کہ سیلپر مقناطیسی نیند والا نیند کی پائیداری
کے باب میں عموماً اپنے معمول کے اختیار میں ہوتا ہے۔ عامل ایک
خاص وقت تک اس کی نیند کو مقرر کر سکتا ہے۔ تھوڑے یا بہت
وقت کے لئے ہو۔ اور اگر سیلپر اس وقت تک سونے کا اقرار
کرے تو وہ برابر سویا رہے گا۔ یہاں تک کہ لمحہ بھر کا فرق نہ ہوگا۔

اور اس مقررہ وقت کے گزر جانے کے بعد فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گا باوجود کہ کوئی اتارنے والا عمل کیا جائے۔ خاص کر یہ طاقت جراحی عملوں میں بہت مفید ہے۔

لیکن یہ بھی یاد رہے کہ مقررہ نیند کا عامل سے مقرر نہ کیا جائے تو سلیپر خود بخود وقت کے بعد جاگ اٹھتا ہے جو کہ اکثر کمر کے آدھے گھنٹے سے لے کر دو گھنٹے تک واقع ہوتا ہے بعض وقت یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ اپنے تئیں تھکا ہوا ظاہر کرتا ہے اور جاگ اٹھنے کی درخواست کرتا ہے۔ ایسی حالت میں مناسب یہ ہے کہ اپنے معمول کو ٹھکن سے بچائے اور اس کی مرضی کے مطابق اس کو جگا دیا جائے کیونکہ معمول کو ایسی حالت میں رکھنے سے ممکن ہے کہ برے نتائج ظاہر ہوں۔

۹۔ بہت حالتوں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ خواہ عامل ایک مقررہ وقت نیند کا مقرر کرے یا نہ کرے سلیپر یعنی مقناطیسی نیند والا اکثر کمر کے بتلا سکتا ہے کہ کتنے وقت کے لئے اس کو سونے والا ہے اور پھر بتلا سکتا ہے کہ کتنے وقت کے بعد اس وقت سے دوبارہ سوال کیا جائے تو وہ فوراً جواب دے گا اور اس وقت سے جو نے پہلے بیان کیا تھا مقابلہ کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ ایک لحظہ بھر کا فرق اس کے بتانے میں نہیں ہوا۔ یہ عجیب اور صحیح معاملہ ہے جو بارہا تجربہ کیا گیا ہے۔ مختلف معمول مختلف بیان اس آگاہی کا کرنے میں جس سے ان کو اپنی نیند کا مقررہ وقت معلوم ہو جاتا ہے لیکن اکثر یہ بہت بیان کرتے ہیں کہ ان کو ہندسہ دکھا دیتے ہیں منٹ

کے یا وقت کے حصے کو جن کو وہ گن سکتے ہیں اور جس سے گنتی سے ان کو وقت معلوم ہو جاتا ہے کہ کس قدر ان کی نیند کا وقت گزر چکا ہے اور اس قدر باقی ہے۔

۱۰۔ سیلیپر اکثر کر کے جب اول مقناطیسی نیند میں پھینکا جاتا ہے تو مختلف اقسام کے سوالات کا جواب دے سکتا ہے۔ اول سب سے عمدہ طریقہ اس کو مسمرائز (قوت جاذبہ سے اثر کرنا) کرنے کا وہ خوب بیان کر سکتا ہے اور ان طاقتوں کا جب وہ ان پر قابض ہو جائے گا پورا پورا ذکر کرنے کا جن پر وہ کچھ وقت کے بعد قابض ہونے سوتا ہے تو یہ بیان کہنے کے قابل ہوتا ہے۔ سوائے اس کے کہ سیلیپر بہت ہی صحت سے بیان کرتا ہے کہ اتنی یاد کو مسمرائز کرنے سے وہ فلاں حالت کو پہنچے گا جو کہ ہم کو بعد تجربہ کرنے کے صحیح اور راست معلوم ہوتا ہے۔

۱۱۔ اگرچہ سیلیپر اکثر کر کے جو کچھ اس مقناطیسی نیند میں واقع ہوتا ہے بھول جاتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا کیونکہ سب اور بعض اوقات اس کا ایک حصہ جو کچھ نیند میں واقع ہوا تھا یاد رکھتے ہیں بلکہ ہم یہاں تک کہہ سکتے ہیں نیز ان حالتوں میں سے بہت ہیں جن میں معمول کو اصلیتا کچھ یاد نہیں رہتا اگر عامل چاہے تو اس مقناطیسی نیند میں اپنے سیلیپر کو حکم کر سکتا ہے کہ سب کچھ جو واقع ہو یا واقعات کے ایک حصہ کو یاد رکھے جو سو اٹھنے کے بعد بے شک معمول کو یاد رہتا ہے۔

ہم اس مقام پر مسمرسٹ (قوت جاذبہ کا کرنے والا) کا سیلیپر

پورا پورا اثر ہونا زیادہ ثابت کریں گے۔ ان آزمائشوں میں جن کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں صرف یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ عامل اس قدر اپنے سلیپر پر قابض ہوتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اس کو اس قابل کر دیتا ہے کہ وہ چند باتوں کو جاگ اٹھنے کے بعد یاد رکھے۔

لیکن یہ بھی یاد رہے کہ مسمرسٹ یعنی قوتِ جاذبہ کا کرنے والا اگر کوشش کرے تو اپنے تئیں اپنے سلیپر اس قدر قابض پائے گا کہ ان حالتوں میں اس کو سب کچھ یاد رہتا ہے اس کے دل سے سب جو کچھ اس نیند میں واقع ہوا ہے بالکل بھلا دے۔ ہم پیشتر اس کا ذکر کر چکے ہیں کہ معمول کو جب مقناطیسی نیند میں ہوتا ہے تو اسے اپنی ذاتی یادداشت کی طاقت کے مطابق جو کچھ پہلے کی مقناطیسی نیند میں گذر ہوتا ہے۔

۱۲۔ یہ بات اب پورے طور پر ظاہر ہو گئی ہے کہ معمول جب مقناطیسی نیند میں ہو تو اس کا عامل اگر چاہے تو ایک امر کا جو معمول کو جاگ اٹھنے کے بعد یاد رہے بالکل بھلا سکتا ہے یہاں تک کہ معمولی صرف انہیں واقعات کو نہیں بھول جاتا جو کہ پیشتر کی مقناطیسی نیند میں واقع ہوا تھا بلکہ ساری عمر میں اگر وہ کبھی مسمرسٹ یعنی قوتِ جاذبہ سے اثر کیا گیا تھا اور جو کچھ اس حالت میں دیکھا تھا بالکل بھول جاتا ہے وہ اکثر اس حالت میں خود بخود اپنے نام کو بھی بھول جاتا ہے نیز عامل ایسی طاقت پر قابض ہوتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اس کو اس کے نام سے بے خبر کر دے یہ مسمرسٹ یعنی قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کی طاقت کا اظہار اپنے معمول کے اوپر کامل اعتبار رکھنے کا ایک

بڑا بھاری ثبوت ہے۔

۱۳۔ عامل کو اختیار اپنے معمول پر زیادہ تر یوں ظاہر ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنی طاقت سے اس قدر کمر سکتا ہے کہ سیلیپر کے کسی عضو کو ایسا بے حس کر دے کہ وہ اس کو ایک مقام سے اٹھا کر دوسری جگہ نہیں دیکھ سکتا اور نیز اپنے معمول کی زبان کو بالکل بند کر سکتا ہے اور اپنی مرضی کے مطابق اس کو کھڑا کر سکتا اور نیز بٹھا سکتا ہے۔

۱۴۔ عامل کی طاقت کا اور زیادہ ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے طاقت یا مرضی سے اس قابل کر سکتا ہے کہ ہر امر میں کامل اور صحیح طور پر اس کی نقل کر لے۔ یہاں تک کہ سیلیپر اپنے عامل کی حرکت کی نیز آواز کی پوری پوری نقل اتار سکتا ہے یہ ایک نہایت ہی عجیب بات ہے کہ مسمرسٹ کی نئی زبان کو معمول بالکل جس سے ناواقف ہے یعنی جس زبان کو معمول بالکل نہیں جانتا تو وہ اس زبان کو اس کے بولنے کے بعد ٹھیک ایسی صاف بولے گا کہ ایک بڑا عامل اور تمیز کرنے والا شخص عامل اور معمول کے بولنے میں کسی قسم کا فرق نہ پاسکے گا۔ یعنی وہ اس درجہ تک صاف بولے گا کہ ان دونوں کی آوازوں میں کسی طرح کی تمیز نہ ہو سکے گی۔

اگر مسمرسٹ یعنی قوتِ جاذبہ کا کرنے والا کسی بات پر ہنسے تو معمول بھی فوراً ہنستا ہے اور اگر وہ کسی قسم کی حرکت کرے خواہ بے ہودہ ہی حرکت کیونکہ نہ ہو تو سیلیپر کبھی ٹھیک ویسی ہی حرکت کرتا ہے اور یہ سب باتیں اسی مقناطیسی نیند میں ہوتی ہیں۔

جبکہ معمول کی آنکھیں بالکل بند ہو جاتی ہیں۔ اور وہ ان حرکتوں کو کرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتا اور غیر معمول یہ سب حرکتیں اس حالت میں بھی کرتا ہے جبکہ اس کا عامل اس کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہو اور جہاں بھی اس کی نظر نہ پہنچی ہو۔ اگر وہی معمول جاگتے میں کسی امر کے نقل اتارنے کی کوشش کرے تو یقیناً ناکامیاب ہوگا اور اور اس خوبی کے ساتھ ہرگز نہ اتار سکے گا خواہ وہ ایک ہی نقل اتارنے میں کتنا ہی وقت کیوں نہ صرف کرے۔

۱۵۔ یہ بھی یاد رہے اگر سلیپر سوائے اپنے مسمرسٹ یعنی کہ قوتِ خاذبہ کے کرنے والے کے اور کسی شخص کی آواز یا حرکتوں سے اصلتاً بے خبر ہووے تو اس کا اور ایک دوسرے شخص کے ساتھ میل کر دینا چاہیئے۔ جس کا بہت حالتوں میں فقط یہی طریقہ ہے کہ سلیپر کے ہاتھ میں کسی دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑا دینا چاہیئے۔ کئی حالتوں میں صرف مقناطیسی نیند والے کو اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ فلاں شخص سے وہ اس حالت میں میل کر سکتا ہے۔ یعنی اس شخص کو اپنی مقناطیسی نیند میں شریک کرے اور جب یہ امر واقع ہو تو مقناطیسی نیند والا ایسا کامل طور پر اس سے تعلق رکھتا ہے جیسا کہ پیشتر وہ اپنے قوتِ خاذبہ کے کرنے والے کے ساتھ رکھتا تھا۔

۱۶۔ یہ معلوم ہو کہ مسمرسٹ مختلف طریقوں سے اپنے سلیپر کے خیالات کو تبدیل کر سکتا ہے اور نیز جس قسم کی حرکت چاہے اس سے کر سکتا ہے۔

بہت حالتوں میں مسمرسٹ اپنی مقناطیسی نیند والے کو

صرف اپنے حکم سے ہی اس قدر کر سکتا ہے کہ وہ خوش و خرم یا غم
 ورنجیدہ، غصہ، خوشی، فیاض یا بخیل بہادر یا بزدل امیدوار یا
 ناامید، عزت دار یا بے عزت وغیرہ ہو جائے۔ عامل اگر چاہے تو یہ
 اس کے اختیار میں ہوتا ہے بلکہ صرف حکم ہونا کافی ہے کہ اس کا
 سیلپر گیت گائے یا ہنسے یا زورے یا ناچے، چھے، دعا مانگے یا کسی قسم
 کا وعظ کہے یا اور کوئی حرکت کرے یہ امر جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے
 کیا گیا کہ حاصل کے حکم کے مطابق اس نے ان حرکات کو کیا بلکہ ہم
 یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ ایسے شخص کے منہ سے ہم نے اشعار
 اور عمدہ عمدہ دعائیں اس مقناطیسی حالت میں سنی ہیں جو کہ بالکل ان
 سے ناواقف تھے سوائے اس کے سیلپر کو اپنی مسمریزم یعنی قوت
 جاذبہ یا حکم مقناطیسی پر ایک نہایت عمدہ لیکچر دیتے دیکھا ہے
 ۱۷۔ ہم اس مقام پر ایک ضروری اور عمدہ امر کا ذکر کریں گے
 جو کہ بارہا تجربہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مقناطیسی نیند والے پر بلجے
 کی خوش آواز بہت ہی اثر کرتی ہے بہ نسبت اس کے کہ اگر وہ اپنی
 عام حالت میں اس باجے کو سنے اور وہ آواز اس پر کچھ اثر دکھائے
 اس باجے کی آواز کا مقناطیسی نیند والے پر اس قدر اثر ہوتا ہے
 کہ اگر وہ خوشی اور نلج کا یا بلجا بجا دیا جائے تو معمول ناچنے لگتا ہے
 اور اگر سجدہ قسم کا کسی طرح کا راگ گایا جائے تو مقناطیسی نیند
 والا اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ یاد دعا مانگنے وغیرہ جیسی حرکتیں اس
 سے ظاہر ہوتی ہیں۔
 اور اگر اس قسم کا باجا بجا یا جائے جیسا کہ جنگ کے وقت

تکے بڑھنے کے لئے بجایا جاتا ہے تو سیلیپر اسی رفتار کی چال سے وہاں سے چلے گا۔ یہ صرف انہی آدمیوں پر ظاہر نہیں ہوتا جو کہ اس بابے سے شوق رکھتے ہیں۔ یا جن کو شوق ہوتا ہے بلکہ ان اشخاص پر بھی جو اس کا اپنی عام حالت میں بالکل شوق نہیں رکھتے خواہ کم یا زیادہ ضرور ہوتا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ بلجے کی دھیمی اور مٹھی آواز نیز معمول کو مقناطیسی نیند میں لانے کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ یہ وہی امر تصور کرنا چاہیے جو کہ ہم کو تواریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جادو گروں کے انتظام کا ایک خاص حصہ باجہ تھا۔ جب کبھی کسی جادو گرو نے کسی شخص کو خوابی رفتار میں بنانا چاہا تو اس نے ضرور بالضرور میٹھا باجا بجایا۔

۱۸۔ ہم اس بات کو پورے طور پر قابل اعتبار نہیں سمجھتے کہ قوتِ جاذبہ کا کرنے والا اول بار نیندِ مقناطیسی پر غالب لانے میں زیادہ تر تکلیف اٹھاتا ہے۔ یہ نسبت اس کے کہ جب وہ چند بار پیشتر اس کو مسمرائز کر چکا ہو۔

یہ بارہا تجربہ کیا گیا ہے کہ بعض وقت ایک شخص کو مسمرائز کرنے یعنی قوتِ جاذبہ سے اثر کرنے میں شاید ایک دن یا دو دن، ہفتہ یا مہینہ بھر ہو جائے خواہ اس کو پہلے بارہا مسمرائز کرنے میں آدھ گھنٹے سے لے کر دو گھنٹہ تک وقت صرف ہوا ہو اور نیز کہ یہ نسبت پہلی بار کے غلو بھی اس قدر ہو سکتا ہے کہ شاید صرف پانچ یا ایک منٹ بلکہ ایک منٹ کا چوکھائی حصہ صرف ہو سوائے

اس کے کہ ہم یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ بعض معمول صرف ایک ہی کھڑی بلکہ ایک نظر پہ ہی اثر کئے جاتے ہیں۔ لیکن بہت معمول ایسے عمدہ درجہ کو کبھی نہیں پہنچتے۔

علاوہ بریں بے شک سچ ہے کہ بعد مشق کچھ کرنے بہ نسبت پہلے کے قوتِ جاذبہ سے اثر کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

۱۹۔ یہ بھی یاد رہے کہ اگر عامل مقناطیسی نیند کے لانے میں تجربہ کار ہو جائے گا تو وہ بہت حالتوں میں صرف اپنی مرضی کی طاقت سے اس مقناطیسی نیند کو غالب کر سکتا ہے۔ چنانچہ اگر پورا پورا تجربہ حاصل ہو تو ایک شخص آدھے منٹ میں مقناطیسی نیند میں پھینکا جا سکتا ہے۔ ایک مسمرسٹ فرماتے ہیں کہ انھوں نے ایک بار ایک شخص کو جو دوسرے سے باتوں میں مشغول تھا صرف ۲۵ سکند میں مسمرائز کیا تھا جو کہ صرف ان کی مرضی کی طاقت سے واقع ہوا اور تقریباً دو گز کے فاصلے پر بیٹھے تھے۔

اب اس امر میں ایک بات کا ظاہر کرنا ضروریات سے ہے کہ آیا معمول کو اپنے مسمرائز کئے جانے کی خبر تھی یا نہیں۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ مسمرسٹ کے فقط ایک گھنٹہ اس مقناطیسی نیند میں رہنے کے لئے اجازت دی تھی جس کے حکم کے مطابق سیلپر فوراً اپنے مقررہ وقت پر اٹھ کھڑا ہوا جب اس سے پوچھا گیا کہ آیا وہ میڈیٹی نیند میں تھا یا نہیں تو اس نے اول یہی جواب دیا کہ وہ بے شک ایک نہایت میڈیٹی نیند میں تھا۔ لیکن اسے یہ بالکل خبر نہ تھی کہ وہ قوتِ جاذبہ سے اثر کیا جائے گا۔ یہ یاد رہے کہ یہ مقناطیسی اثر بغیر معمول کے اطلاع کرنے کے کیا

جاسکتا ہے۔

۲۔ اس معاملہ میں جو ذکر اوپر کیا گیا ہے اس میں معمول کا مقناطیسی اثر میں اپنے عامل سے لایا جانا ثابت ہے لیکن اس حالت میں جبکہ وہ دونوں ایک ہی کمرے میں تھے۔ ایک دوسرے کے نزدیک تھے لیکن یہ بارہ یا تجربہ کیا گیا ہے کہ فاصلہ کا ہونا کچھ اس مقناطیسی اثر کے لئے پہنچانے میں مضر نہیں ہوتا کیونکہ یہ اثر مثل دوستی کے سفر کرنا معلوم ہوتا ہے چنانچہ ایسے امر تو انہیوں سے بہت ثابت ہیں۔ ایک مسمرسٹ نے ایک معمول کو جو پانچ یا چھ سو گز کے فاصلے پر تھا مقررہ وقت پر مسمرائز کیا حالانکہ معمول کو معلوم نہ تھا کہ وہ مسمرائز کیا جائے گا۔ چنانچہ اس سے ثابت ہو گیا کہ عمدہ معمول فاصلے پر بھی مسمرائز کئے جا سکتے ہیں۔

۲۱۔ مضمون، مندرجہ بالا میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ عامل بغیر کسی عمل کے صرف اپنی قوت و مرضی سے اپنے معمول کو مقناطیسی نیند میں لاسکتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ مسمرسٹ خود اپنی قوت و مرضی سے نیز اپنے معمول سے مختلف قسم کی حرکتیں کر سکتا ہے مثلاً معمول اس کی مرضی کے مطابق ہو جن کا ذکر بارہ بار کرنا مناسب ہے۔ لیکن اتنا کہنا کافی ہو گا کہ بہت حالتوں میں جو کام حاصل اپنی ظاہری قوت و مرضی سے کرتا ہے وہ اپنی خاموشی قوت سے بھی کر سکتا ہے۔

۲۲۔ ایک اور عجیب امر اس حالت کا یہ ہے کہ معمول کو ایک ایک ایک قسم کی کشش اپنے عامل کی طرف سے ہو جاتی ہے جس میں وہ صرف وہی چاہتا ہے کہ اپنے عامل کے پاس جائے اور اگر

اس حالت میں وہ روکا جائے تو وہ بہت جلد ہی طاقت روک کو ہٹا دینے میں صرف کرتا ہے اور یہ حالت پاس پہنچتے اپنے عامل کے اور کچھ بیان نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ کسی نہ کسی طرح وہ وہاں لایا گیا ہے یعنی کسی قسم کی کشش اس کو کھینچ لاتی ہے۔

یہ عجیب کشش کچھ فاصلے پر کی جاتی ہے چنانچہ ایک مقام پر یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ ایک معمول جو کہ اپنے عامل سے سو گز کے فاصلے پر تھا اس کشش سے فوراً اٹھ کر اپنے عامل کی طرف چل پڑا۔ راستے میں ایک دیوار حائل تھی مجبوراً روکا گیا۔

۲۳۔ بعض حالتوں میں معمول جبکہ اپنی عام حالت میں ہوتا ہے تو وہ مسمرسٹ یعنی قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کو بہت اور ہمیشہ پسند کرتا ہے۔ اگرچہ اس کا تجربہ پورا پورا حاصل نہیں ہوا لیکن ہم کو یقین ہے کہ یہ بھی صحیح اور راست ماجرا ہے۔

۲۴۔ اب ہم اس مقام پر ایک اور عجیب بات اس مقناطیسی نیند کی ظاہر کرتے ہیں کہ اگر سیلیپر کو اس نیند میں کہا جائے کہ جاگنے کے بعد فلاں وقت میں فلاں کام سمرنا ہے اگر وہ اس نیند میں اس کام کے کرنے کا اقرار کرے گا تو یقیناً کیسی ہی بیہودہ حرکت کیوں نہ ہو اس سے ضرور عمل میں آئے گی۔

اب فرض کرو کہ اس کو نیند میں کہا جائے کہ فلاں وقت فلاں شخص کے مکان پر جانا اور اس سے یہ بیہودہ سوالات کرنا تو یقیناً اگر اس نے اس نیند میں اقرار کیا ہو گا تو جب وہ وقت قریب آئے گا تو وہ بے آرام دکھائی دے گا تا وقتیکہ وہ اپنے ٹھکانے یا منزل پر نہ چل

دے اور راستہ میں کوئی شخص خواہ اپنے عزیزوں یا دوستوں ہی میں سے کیوں نہ ہو اس کو ملے تو ہرگز متوجہ نہ ہوگا۔ اور اگر زبردستی اس کو نہ روکیں تو سیدھا اپنا راستہ لے گا اور وہ ہی سوالات جن کے پوچھنے کا اس نے مقناطیسی نیند میں اقرار کیا تھا خواہ یہ ہو وہ ہی کیوں نہ ہوں ضرور پوچھے گا۔ اور سوائے اس کے کچھ نہ بیان کر سکے گا کہ اس کو معلوم ہوتا تھا کہ اس حرکت کو ضرور کرنا چاہیے۔

لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ کسی قسم کی بیہودہ حرکت کا کرنا بالکل نامناسب ہے۔ کیونکہ اس میں معمول کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اور اگر اس سے بیہودہ حرکت کرائی گئی تو آئندہ وہ کسی حکم کے ماننے یا کسی امر کے اقرار کرنے سے بالکل انکار کر دے گا۔

یہ پُر تاثیر طاقت جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ معمول جس بات کا اس مقناطیسی نیند میں اقرار کرتا ہے اپنی عام سی حالت میں اس کو پورا کرتا ہے۔ چنانچہ مسمرسٹ مسٹی مسٹر لوسن نے ایک شخص سے اس مقناطیسی نیند میں جو کہ بڑا بھاری شراب خورد تھا۔ شراب خوردی سے توبہ کرائی اور چونکہ اس نیند میں اس نے اقرار کیا تھا پھر اس کو شراب پیتے نہیں دیکھا گیا۔ حالانکہ شراب خوردی کا چھوڑنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ لیکن ہم کہہ نہیں سکتے کہ اس کو یہ یاد تھا یا نہیں کہ آیا اس نے اس امر کا اقرار کیا تھا جس کا ہونا کچھ ضروری امر نہیں ہے۔ چونکہ خواہش موقوف ہو جاتی ہیں۔ نیز اس حالت میں اس کو اپنے اقرار سے آگاہ نہیں کیا جائے۔

ایک مسمرسٹ فرماتے ہیں کہ انھوں نے بہت اثنیٰ خاص کو

بری عادت سے دور کر دیا جس وقت وہ مقناطیسی نیند میں تھے ان سے ایک امر چھوڑنے کا اقرار کرایا جو کہ انہوں نے خود بخود چھوڑ دیا حاصل کلام کو اس میں کوئی شک نہیں جو نصیحت اس مقناطیسی نیند میں کی جائے گی یقیناً زیادہ پُرتاثر ہوگی بہ نسبت اس کے کہ عام حالت میں کی جائے۔

اب ہم اس جگہ قوتِ جذبہ کے چھوٹے درجوں کا بیان ختم کرتے ہیں اور پیشتر اس کے کہ ہم بڑے درجوں سپہا تھائی اور کلیر والس کا بیان کریں چند ضروری اصلاحیں نیز سلسلہ سے مگناٹائز کرنا وغیرہ بیان کریں گے لیکن یہ یاد رہے کہ اس قوتِ جذبہ کے ہرے درجہ اگرچہ بہت ہی عجیب معلوم ہوں گے لیکن درحقیقت ان کا ٹھیک ہونا ثابت ہو جائیگا۔ جبکہ اس کا اور تجربہ کیا جائے گا اور یہ بھی معلوم ہو کہ ان کا زیادہ تر وقت حیرت انگیز ہونا یعنی ان پر زیادہ تر حیرت انگیز کرنا نامناسب ہے کیونکہ ان کی بنیاد ایک ہی ہے جس کو مقناطیسی نیند کہنا چاہیے۔

چونکہ یہ مسمریزم ایک عجیب سہنر ہے اور اکثر کر کے عوام الناس پر ظاہر کیا گیا ہے اس لئے اس کے قدر دان امتحان کرنے والوں کو مناسب ہے تا بمقدور اس کے زمانے میں کوشش کریں اور اس کے فوائد سے واقف ہو کر اس کو دور تک پھیلائیں اگرچہ ایسے بہت شخص ہیں جو علم اور بیاقت کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ اور بالکل اس سے انکار کرتے ہیں یعنی اس طاقت سے منکر ہیں۔

لیکن ہم یقین دلاتے ہیں جو صاحب اس کو صبر اور استقلال

سے کریں گے یقیناً بے شمار فائدہ اس سے اٹھائیں گے۔

عامل کیلئے چند ضروری ہدایتیں

۱۔ اپنے سوم نیم بیولسٹ (وہ شخص جو لسٹ خوابی رفتاری کی حالت میں ہووے) کو اس قدر حفاظت میں رکھنا چاہیے کہ کوئی دوسرا شخص اس کو چھو نہ سکے یعنی سوائے اس شخص کا چھونا مناسب ہے جو اس حالت میں اس سے میل رکھتا ہے دوسرے شخص کا چھونا بالکل بھی مناسب نہیں اور اگر ان میں سے کوئی شخص جو اس حالت میں اس کے شریک ہوں اس کو چھوئے تو نہایت آہستگی سے چھوئے۔ کیونکہ زور سے اور سختی سے پکڑنا نہایت مضر ہے بلکہ اپنے معمول کے اثر کے کھو دینے کا یہ سب سے جلد طریقہ ہے اور نیز اس حرکت سے معمول کے ہاتھ پاؤں میں اینٹھن یا اکڑ کا پیدا ہونا ممکن ہے۔

۲۔ بہت سے اشخاص کو مگناٹا تڑکڑنا غیر مناسب ہے۔ کیونکہ کلیر والس کا درجہ جس کا آگے ذکر کیا جائے گا۔ ایسا عجیب ہے کہ ان تمام اشخاص کی طبیعت کا جو اس کے اردگرد بیٹھے ہوں اس پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

اگرچہ ناظرین کو یہ بات نہایت ہی حیرت انگیز بلکہ غیر ممکن معلوم ہوگی مگر حقیقت میں یہ بالکل راست بیان ہے کہ جو شخص کلیر و ایلیمنٹ ہوتا ہے اس کی طبیعت پر ان تمام اشخاص کے مزاج وغیرہ کا ایک بڑا اثر ظاہر ہوتا ہے۔

۳۔ اپنے معمول پر بیہودہ آزمائش کرنا بالکل نامناسب ہیں کیونکہ معمول کے تھکنے سے کئی قسم کے ضرر متصور ہیں۔

۴۔ یہ بات بہت ضروری ہے کہ کھانا کھانے کے بعد ہرگز لگنا ٹائز نہیں کرنا چاہیے نیز اپنے معمول کے کھانا کھانے کے بعد لگنا ٹائز کرنا غیر مناسب ہے۔ تاکہ وقتیکہ مسمرسٹ اور معمول دونوں کا کھانا تحلیل نہ ہو جائے یا کم سے کم ایک گھنٹہ کھانا کھائے نہ گزر رہو۔

۵۔ اگر آپ اپنے آپ کو ایک عمدہ مسمرسٹ بنانا چاہتے ہیں تو اس کو کرتے وقت کسی قسم کی سخت محنت یا طاقت اور زور کا کرنا ہرگز ممکن نہیں ہے کیونکہ سب سے عمدہ معمول اور عامل قوتِ جاذبہ کے کرنے والے وہ ہیں جو اس عمل کے کرنے میں بہت ہی ملامت اور آہستگی اختیار کرتے ہیں کیونکہ حرکت کرتے وقت طاقت کرنا صحیح نہیں ہے۔

۶۔ جب عامل اور معمول دونوں سخت گرم ہو جائیں اور پسینہ آنے لگے تو لگنا ٹائز نہ کریں۔ لیکن ٹھنڈے اور صاف موسم میں لگنا ٹائز کرنا بہتر ہے کیونکہ ایسا موسم قوتِ جاذبہ کی کاروائی کے لئے مفید ہے۔

تاہم یہ یاد رہے کہ تر ہو اور ٹھنڈے موسم میں لگنا ٹائز کرنا

بالکل بے فائدہ ہے۔

۷۔ بہت ہی عمدہ اور تندرست حالت میں دن میں تین یا چار بار سے زیادہ مگناٹائز کرنا نامناسب ہے کیونکہ اس سے زیادہ مگناٹائز کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اس سے زیادہ مرتبہ کرنے سے نقصان متصور ہیں۔ اور یقیناً کم یا زیادہ کمزوری ضرور پیدا کرتا ہے۔

۸۔ اس بات کا یاد رکھنا بھی واجبات سے ہے کہ اگر کسی وقت جاذبہ کی مشق کی جائے تو اپنے معمول کو ضرور ایک وقت پر مگناٹائز یا سمرائز کیا جائے۔

۹۔ اگر اس عمل کے کرتے وقت معمول کے جسم کے کسی حصہ میں درد ہو تو اس کو ایک ہی مقام پر جمع کر لینا مناسب ہے تاکہ بعد ازاں وہاں سے کھینچ لینا مناسب ہے اور اگر کسی قدر سردی یا گرمی معلوم ہو تو اس کو وہاں سے کھینچ لیا جائے۔

۱۰۔ اپنے معمول پر زیادہ تر عمل کرنے کا یہ بہت عمدہ فائدہ ہے کہ کچھ وقت کے لئے کھڑے ہو کر اپنے معمول کو اس طرح مگناٹائز کرے کہ چہرے کے سامنے سے نیز سر کے پھلی طرف سے لیکر پاؤں تک گذشتہ قاعدوں کو عمل میں لائے۔ لیکن شروع میں کچھ وقت کے لئے اپنی ہتھیلیوں کو اپنے معمول کی کنپٹیوں پر رکھنا عین مناسب ہے۔

۱۱۔ جب یہ آمدورفت یا ربط پورا ہو چکے یعنی جو الفاظ اس کے منہ سے نکلیں ان میں مقناطیسی طاقت ہوتی ہے جس سے عامل اپنے معمول سے جو کچھ چاہے کر سکتا ہے۔ مثلاً مسرٹ

اپنے معمول سے کسی کام کے کرنے یا معلوم کرنے دیکھنے، سننے
 دیکھنے، کہنے، سونگھنے وغیرہ پر آمادہ کرے تو اس کا اثر بہت جلد
 ہو سکتا ہے۔ مگر اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی کام ان میں سے
 اپنے معمول سے کرانا منظور ہو تو اس کی تاکید کی جائے کہ جس وقت
 فلاں حرکت کو کرے اور یقیناً چونکہ اس وقت کے کہنے میں ایک
 مقناطیسی طاقت ہے وہ اپنے مسمرسٹ کے حکم کے بموجب اسی
 امر کو کرے گا۔

۱۲۔ یہ بھی یاد رہے کہ جب اپنے معمول کو مقناطیسی نیند
 میں لانا چاہیں اور آپ کی پہلی نشستوں میں پوری پوری مقناطیسی
 نیند حاصل نہ ہو تو اپنے کئے ہوئے اثر کا واپس لینا اللہ طریقوں
 سے بالکل نامناسب ہے تا وقتیکہ معمول خود اس بات کی آرزو نہ
 رکھے اور التماس نہ کرے۔

۱۳۔ کسی دوسرے شخص کو اپنے معمول کے شامل حال کرنے
 میں فقط اتنا ہی کافی ہے کہ وہ آپس میں ہاتھ ہلاتیں یعنی اگر دوسرے
 شخص کو فوراً اسی حالت میں کرنا چاہیے جس میں کہ معمول ہے تو
 سب سے عمدہ سہل طریقہ ہے کہ اس شخص کا ہاتھ معمول کے ہاتھ
 میں دے دیا جائے۔

۱۴۔ پانی ادویات رومال اور زیورات وغیرہ کو گناٹا تازہ کرنا
 بہت ہی آسان اور جلدی کا کام ہے۔ کیونکہ ان اشیاء کو صرف
 چھونایا ہاتھ لگانا ہی کافی ہے۔

بیماریوں کے واسطے

میگنا ٹائزر کرنا

۱۔ بیماری کے لئے میگنا ٹائزر کرنے کا خاص عمدہ طریقہ یہ تصور کیا گیا ہے کہ اگر جسم میں درد ہو تو ایک خاص جگہ پر جمع کر لینا چاہیے جس کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے کہ اگر سب انگلیوں کے سرے سے کست کرنا چاہیے۔ تو اثر اس خاص مقام پر جمع ہو جاتا ہے اور پھر وہاں سے اور طرف کھینچ لینا مناسب ہے۔

اگرچہ بعض اوقات اس طریقہ سے درد پہلے بڑھتا ہوا معلوم ہوگا لیکن بعد ازاں جوں جوں کھینچا جائے گا۔ اتنی ہی درد میں تخفیف ہوتی جائے گی اور آہستہ آہستہ رفع ہو جائے گی۔

۲۔ جسم کے کسی خاص حصہ میں اثر جمع کرنے کا ایک عمدہ طریقہ یہ ہے کہ قوتِ جاذبہ سے اثر کی ہوئی شیشہ یا کا پتھر اور فولاد کی قلمیں جس کے کسی خاص حصے میں یا مقام پر اثر کو کھینچ لیتی ہے۔

لیکن یہ یاد رہے کہ ایسی قومیں یا نہیں کو اٹھانا واجب ہیں جو اس میں پوری پوری قابلیت رکھتے ہوں۔

۳۔ بیمار کے واسطے مختلف ادنیٰ چیزوں کو قوتِ جاذبہ سے اثر کرنے کا طریقہ سیکھنا واجب ہے جس سے کسی قسم کے فوائد ظاہر ہوتے ہیں مثلاً اگر مختلف قسم کی خوراک قوتِ جاذبہ سے اثر کی جائے تو بیمار کے لئے بہت مفید ہے اور خاص کر پانی کو میگناٹائز کرنا بہت مفید مناسب ہے۔

۴۔ سوائے سخت بیماریوں مثلاً چوٹ وغیرہ کے نیز سخت آوازوں کے اپنے پہلے طریقہ سے میگناٹائز کرنا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور مقناطیسی نیند کو غالب کرنا بہت ہی مناسب ہے کیونکہ مقناطیسی نیند بہت ہی آرام دینے والی اور صحت بخش اور تازہ دم کرنے والی ہوتی ہے نیز اس نیند میں اگر بیمار اس درجہ کو سنیے جس کو کلیروائس کہتے ہیں اور جس کا مفصل بیان آگے آئے گا تو وہ خود اپنے بارے میں نایاب صلاح دے سکتا ہے جو یقیناً بہت مفید اور لاجواب تصور کی جاتی ہے۔

۵۔ سوائے اس کے اگر بہت ہی سخت آدمی کو میگناٹائز اور مقناطیسی نیند میں لانا مناسب سمجھا جائے تو اس کو آدمیوں کے سلسلے سے میگناٹائز کر سکتے ہیں۔

یعنی چند آدمی مل کر ایک سلسلے میں ہو جائیں اس کو عمدہ طور سے میگناٹائز کرتا ہے بشرطیکہ ٹھیک ٹھیک باقاعدہ

سلسلہ بنا دیا جائے۔

اگرچہ بہت سے اعتراض اس سلسلہ میں مگنا ٹائز کرنے پر کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان کا ٹھیک ہونا قابل اعتبار تصور نہیں کیا جاتا۔

کیونکہ بارہا یہ تجربہ ہو چکا ہے کہ ایک مضبوط اور تندرست شخص کو قوتِ جاذبہ سے اثر کرنے کا یہی عمدہ طریقہ ہے بشرطیکہ یہ سلسلہ باقاعدہ باندھا جائے۔ اور سب عمل طریقہ وار عمدہ طور سے کیا جانا چاہیے۔

کسی جماعت کو مگنا ٹائز کرنا

۱۔ ایک جماعت چند تندرست آدمیوں کی ہونی چاہیے لیکن یہ یاد رہے کہ وہ جماعت نہ تو چھ آدمیوں سے زیادہ ہو اور نہ کم۔ اگر ممکن ہو تو ہم طبیعت ہوں اور مرد اور عورت دونوں ملے ہوتے ہوں۔ عمر میں فرق ضرور ہونا چاہیے۔ ان سب آدمیوں کے ایک دائرے میں ہونے سے وہ سخت آدمی جو ان کے درمیان ہے مگنا ٹائز کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ اس جماعت یا سب صاحبان کو اکٹھا ہو کر ایک دائرہ میں اس طور پر ہو کر ایک شخص دوسرے کا ہاتھ انگوٹھے سے پکڑے رہے اور ان کو خاموشی بے حرکت آرام سے بیٹھا چاہیے اور آنکھیں یا تو بند کر لینی چاہئیں یا اس فرش کے عین درمیان میں ایک نگاہ سے دیکھتے رہنا چاہئے اور ان کو دل میں یہ پختہ ارادہ باندھ لینا چاہیے کہ تقریباً تیس منٹ یعنی آدھ گھنٹے تک

اسی طرح اس کے نتیجے کے دیکھنے کے لئے خاموش بیٹھے رہیں اور ہرگز اور امر کی طرف متوجہ نہ ہوں یا کوئی اور بے جا حرکت نہ کریں۔
۳۔ اگر سلسلہ اسی خوبی سے باندھا جائے گا تو یقیناً کچھ وقت کے بعد خواہ جلد یادیر میں اس سلسلہ میں سے ایک شخص اپنی خوابی حالت ظاہر کرے گا۔ اور بے اختیار ہو کر اس قوتِ جذبہ کے اثر سے اپنے سر کو جھکا دے گا۔

جیسا کہ ایک شخص عام حالت میں کرتا ہے جبکہ نیند سے عاجز آئے جب یہ ٹھیک طور پر تجربہ ہو جائے تو اس وقت سب اشخاص کو جو اس دائرے میں ہیں اس اثر شدہ شخص کی طرف متوجہ ہونا چاہیے اور ایک نظر کے برابر اس کی طرف دیکھنا مناسب ہے اور تب اس دائرے میں سے ایک شخص کو اس اثر شدہ شخص کو پورا پورا میگناٹا کرنا چاہیے لیکن یہ بھی یاد رہے کہ ان دونوں کے طرف کے اشخاص کو اپنے ہاتھ اس کے موندھوں پر رکھنا چاہیے۔ جو کہ اس اثر شدہ شخص کو میگناٹا کر کرنے لگا ہوتا کہ وہ اپنے ہاتھوں وغیرہ سے جیسا کہ چاہیے اس کو میگناٹا کر کے۔

اگر یہ عمل ٹھیک طور پر کیا جائے گا تو اس وقت تم کو کلیئر انس کی آزمائش خوب ہو جائے گی۔ کیونکہ تمہارا معمول مرضوں کا امتحان کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ جو کہ کلیئر انس کی ایک بڑی بھاری اور عمدہ صفت ہے۔

۴۔ تمام محفل کی دلی توجہ اسی طرف رہنی چاہئے جو شروع ہی سے معمول ہو جائے یعنی جس پر اول ہی اول اثر ہوتا وقتیکہ نتیجہ ظاہر ہو

جاتے۔ یعنی جس پر اول ہی اول اثر ہوتا وقتیکہ متوجہ رہنا چاہیے اور سب سے عمدہ میگناٹائزر کو خاص کمر کے الگ چین لینا چاہیے جس کو اسپیشل کہنا مناسب ہوگا اور دائرے کو اس سلسلہ سے اس طور پر باندھنا چاہیے کہ اسپیشل اور معمول یعنی سب سے عمدہ میگناٹائزر اور معمول دونوں درمیان میں رہیں۔

مگر یہ یاد رہے کہ اس سلسلہ سے ہرگز الگ نہ ہوں بلکہ ملے رہیں۔

اگرچہ کئی ایک راہیں اس سلسلہ سے میگناٹائزر کرنے کے برخلاف ہیں جیسا کہ ہم پیشتر بیان کر چکے ہیں۔ لیکن خاص کر کے یہ مضبوط اور سخت شخص کے میگناٹائزر کرنے کا بہت عمدہ ہی طریقہ ہے اور نیز اس کو ایک بار کرنے سے قوت جاذبہ کی مشق کے کئی مختلف اور عمدہ طریقہ ظاہر ہوتے چلے ہی جائیں گے۔

چند ضروری نکات

۱۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہت ہی تہذیب اور مضبوط اشخاص پر ایک معقول کوشش میں ان کو سیلپہ کرنے کے لئے کم سے کم تین گھنٹے کی نشست سے کچھ کم وقت صرف ہوگا نہیں لیکن ہر ایک بشر مقناطیسی حالت میں کہا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ ایک صاحب ہنر شخص صبر سے صحیح طور سے قاعدہ وار تین نشستوں کو عمل میں لائے۔

۲۔ لیکن اوسط درجہ کے حساب سے ایک سے دس نشستوں تک سونے کی کارروائی ختم ہو سکتی یعنی مقناطیسی تیز ایک شخص پر غالب ہو سکتی ہے لیکن بعض تجربہ کار صرف ایک ہی نشست بلکہ ایک ہی نظر میں قوتِ جذبہ سے اثر کر سکتے ہیں جیسا کہ پیشتر بھی ذکر ہو چکا ہے۔

۳۔ قوتِ جذبہ مقناطیسی جو ہر ہے جسکی خوبی اس کی مشق سے ظاہر ہوتی ہے اور ہر ایک شخص بہت ہی آسانی سے اس

پیر کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے کرنے میں پوری پوری ہی لیاقت حاصل کرنے دے۔

۴۔ اول بار مقناطیسی نیند میں اپنے معمول کو لانے میں خواہ کتنا ہی دقت کیوں نہ صرف ہو اور خواہ کتنی ہی تکلیف اٹھانی پڑے لیکن رفتہ رفتہ صرف ایک ہی نشست میں وہ مسمرائز ہو سکتا ہے۔

۵۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ قوتِ جاذبہ کا اثر دونوں پر جو علم مقناطیسی پر اعتقاد رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے برابر ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ معمول اپنے تئیں بردباری سے اور بلا عذر مطیع کرے اور کسی حرکت کو عمل میں نہ لائے۔ کیونکہ اگر ایک شخص نے جو معمول بنایا گیا ہے طبعاً اثر کو روکنے کا زور کرے تو وہ اس قدر مسمرائز نہیں کیا جاسکتا کہ مقناطیسی نیند پورے طور پر غالب آئے اور وہ اس کے اثر سے بالکل سو جائے۔ کیونکہ معمول اپنی مرضی کے مطابق نیند میں آسکتے ہیں برخلاف مرضی مقناطیسی نیند میں نہیں آسکتے وہ خود اس اثر کے قبول کرنے کے لئے دو چند طاقتِ مقابلہ کی رکھتے ہیں۔

۶۔ ایسی علامات آج تک کوئی ظاہر نہیں ہوئیں جو

قابل بیان ہوں اور جن سے یہ ثابت ہو کہ آیا یہ شخص یقیناً قوتِ جاذبہ سے اثر شدہ اور مقناطیسی نیند میں ہے یا یہ کہ حیلہ اور قریب کرتا ہے۔ یہ بات فقط تم اس کے بولنے اور حرکتوں وغیرہ سے معلوم کر سکتے ہو گویا کہ تم کو خود اپنی عقل اور اس

کی حرکات سے اس کی دیانتداری کا امتحان کر لینا مناسب ہے اس کے علاوہ ہم اس کا کچھ بیان آگے کلیروائس کے درجہ میں کریں گے۔ یہ بات یاد رہے کہ لٹریوں میں مسمرائز کرنے کی طاقت بہت ہی عمدہ ہوتی ہے لیکن جبکہ وہ سات برس کی عمر کو پہنچتے ہیں بشرطیکہ وہ اس قوتِ جاذبہ کی کارروائی کو خوب تجربہ کر لیں۔

۷۔ یہ بات نکھنی ضروریات سے ہے کہ کلیروائس کا درجہ اس مقناطیسی کی حالت سے کہیں دور ہے (اس کا مفصل بیان آگے کیا جائے گا) اور اس کی امید ہرگز نہیں کرنی چاہیے کہ ایک نیا معمول، خاص کر کے تندرست فوراً کلیروائنٹ ہو جائے گا کیونکہ بعض وقت سوشستوں میں بھی کلیروائنٹ کرنا بہت ہی مشکل ہے۔

۸۔ ذاتی نیند اور موت کے مابین چھ درجہ مقناطیسی حالت کے خیال کر لئے گئے ہیں یعنی موت اور نیند کے درمیان چھ مقناطیسی حالت کے درجوں کا تفاوت تصور کیا جاتا ہے اب خیال کرنے کا مقام ہے کہ موت کی حالت میں یہ چھ کے چھ درجہ ایک چند لحظے میں گزر جاتے ہیں۔ اور اگر ایک دیر یا بیماری کے ساتھ مقابلہ کیا جائے گا تو ظاہر ہو جائے گا کہ انھیں چھ درجوں کے گزرنے میں کتنے مہینے گزر جاتے ہیں۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ جب بہت حالتوں میں یہ سلسلہ آہستہ آہستہ اور درجہ بدرجہ پہنچا ہے۔

تو چند حالتوں میں یہ کسی طرح فوراً کلیروائس کی حالت کو پہنچ سکتا ہے۔

۹۔ وہ جو اندرونی اثر سے اختیاراً اپنی اپنی خوشی سے کلیر

وائینٹ ہو جاتے ہیں بیرونی اثر سے بالکل بری نہیں ہوتے جیسا کہ جن کے جسم ایک مسمرسٹ نے درست کر چھوڑے ہیں۔

۱۰۔ یہ ایک شک کی بات ہے کہ آیا مسمرسٹ مقناطیسی اثر کو محمول کو دیتے ہیں یا کہ محمول سے کھینچتے نکالتے ہیں۔ مقناطیسی اثر کا دینا یا لگا دینا اکثر کمر کے بہت قبول کیا جاتا ہے اور بائیس کی مندرجہ ذیل آیتیں اسی کو ثابت کرتی ہیں۔

تب یسوع نے فی الفور اپنے میں جانا کہ جھ میں سے قوت نکلی اس بھڑکی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ میرے کپڑے کو کس نے چھوا۔
(لوکا ۵ باب ۳۰ آیت)

اور سب اسے چاہتے تھے کہ اسے چھوئیں کیونکہ قوت اس سے نکلتی ہے اور سب کو چنگا کرتی ہے۔

(لوکا ۶ باب ۱۹ آیت)

اور نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ ہم پانی شیشہ وغیرہ کو جب مسمرسٹ کرتے ہیں تو اس میں سے کچھ نکال نہیں لیتے بے شک ہم یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اتارنے والے عمل میں جس کو مسمرسٹ تمام کرتے ہیں۔

یقیناً کچھ اثر کا لگاؤ کچھ کھینچ لینا دونوں ثابت ہیں لیکن اثر کا دینا اول ہو تو بیماری کی حالت میں خاص کمر کے اثر کا کھینچنا ہوتا ہے لیکن اول اثر کا دینا ہی ثابت ہے غرض کہ ہر حالت میں شروع میں اثر کا دینا ثابت ہے اثر کا کھینچنا بعد میں پایا جاتا ہے۔

۱۔ اب اس مقام پر اس کا ذکر کرنا بھی مناسب ہے
جاننا کہ بعض اشخاص ایسے ہیں جو مسمریزم کے تو قابل ہیں لیکن کلیئر و اینس
کو سراسر جھوٹ اور افسوس گری ٹھہراتے ہیں۔

اب فرض کیا جائے کہ ایک شخص کہے کہ وہ علم ریاضی و علم
ہندسہ و تحریر اقلیدس وغیرہ کا قائل ہے مگر علم مثلث کو سراسر
بیہودہ اور باطل ٹھہراتے اور یہی کہے کہ علم ہندسہ تو بیشک صحیح
اور درست ہے۔ لیکن علم ہندسہ سراسر جھوٹ ہے تو آپ ایسی
منطق کو کیا تصور کریں گے۔

کیا ٹھیک یہ معاملہ ایسا ہی نہیں کہ ایک شخص مسمریزم کا قائل
ہو مگر کلیئر و اینس پر یقین نہ لائے بلکہ جھوٹ اور افسوس گری ٹھہرائے
تو کیا یہ درست ہے۔

لیکن اس کا خاص سبب یہی ہے کہ انھوں نے اس کام کا تجربہ
نہیں کیا اور اس واسطے نہیں سمجھتے کہ ایک ہی علم یا ہنر کے
درجہ میں ہونے کے بڑے نتیجہ میں کوئی زیادہ تر اثر پیدا ہو
سکتا ہے یا نہیں۔

کیونکہ وہ اس کی تاثیر سے نہ تو واقف ہوئے اور نہ اس کا
تجربہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔

۱۲۔ بہت سے میڈیکل آدمی جو کہ انسانی قوتِ جذبہ یا
مقناطیسی طاقت سے واقف ہو گئے ہیں۔
مختلف طریقوں اور خیالی خوف سے لوگوں کو بہت
ڈراتے ہیں۔

اور اس امر کی کوشش کرتے ہیں کہ لوگ اس کے فوائد سے محروم رہیں اور اس کی مشق نہ کریں کیونکہ ان کا خیال یہ ہے کہ عام علم اس قوتِ جاذبہ کا مختلف قسم سے ان کے پیشہ میں خلل انداز ہوگا مگر ایسی باتوں کے سننے اور پڑھنے سے ایسے بہتر کے آزمانے سے باز رہنا چاہیے۔

بلکہ دل میں پوری کوشش کرنا چاہیے تب یقیناً اس کی مشق سے کئی طرح کے فوائد حاصل ہوں گے۔ اور جن خطروں کا بیان سننے میں آیا ہے وہ یقیناً بارہواں حصہ بھی نہیں ہے بہ نسبت اس کے کہ جو عام حکیمانہ شے پر واداشت کرنے پڑیں اس سے قوتِ جاذبہ کا پورا پورا تجزیہ بہت ہی مفید ہے۔

سمپاٹھائی اول کلیروائٹس

اول ہم سمپاٹھائی کا بیان کریں گے۔ یہ وہ حالت ہے کہ جس سے انسان دوسرے کے دل کا حال معلوم کر سکتا ہے یہ طاقت جہاں تک ہمیں معلوم ہے پہلے درجوں میں ظاہر ہوتی ہے یعنی شروع ہونے لگتی ہے اور اپنے جاذبہ کے کرنے والے کی طرف ایک کشش کی شکل میں معلوم ہوتی ہے۔

یاں یوں کہنا مناسب ہوگا کہ اس کی مرضی کی تابعداری کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔

لیکن جب ہم زیادہ اس امر کو دریافت کریں تو ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقناطیسی نیند کے ایک خاص درجہ کی ایک خاص صفت ہے۔

اس حالت میں مقناطیسی نیند والے کو ایسی طاقت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کی ہر ایک جسمانی

اور دلی آثار کو معلوم کر سکتا ہے۔ بلکہ ہم یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس سے بھی بڑی طاقت پر قابض ہوتا ہے کہ وہ ان تمام اشخاص کے دل کے خیالات معلوم کر سکتا ہے جو کہ اس کے ساتھ میل رکھتے ہیں۔

یعنی ایسی حالت میں جس سے کئی متعلقین معمول کے خود ہی شریک ہوں یہ اشارے اور حرکتیں مقناطیسی نیند والے کو ایسی ایسی صاف صاف معلوم ہوتی ہیں کہ گویا وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔

یہ یاد رہے کہ ان ظاہری آنکھوں سے دیکھنے اور مقناطیسی نیند میں دیکھنے سے بالکل فرق نہیں اور سب حالات جیسا کہ انسان بچشم خود دیکھے یا یہی مقناطیسی نیند میں برابر دکھائی دیتے ہیں اثناء اگر کسی شخص کے جسم پر جو اس کا اس حالت میں شریک ہے کوئی حادثہ واقع ہو تو مقناطیسی نیند والے کو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے جسم پر جو اس کا اس حالت میں شریک ہے کوئی اس کے جسم پر واقع ہوا ہے غرضیکہ غرض یہ ہے کہ مقناطیسی نیند والا کچھ وقت کے لئے اس شخص کے جسم کا شریک ہو جاتا ہے۔ اور جیسا کہ ایک انسان کے ایک عضو میں درد ہوتا ہے تو سارا جسم بے قرار ہوتا ہے اسی طرح جو ہر ایک پر واقع ہو دونوں کو برابر معلوم ہوتا ہے یعنی دونوں کو وہ حرکت ایک جیسی معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہ ایک دوسرے کے شریک ہوتے ہیں۔ غرض کہ مقناطیسی نیند والا کچھ وقت کے لئے اس کی جان و تن کا

شریک بلکہ ایک حصہ ہوتا ہے۔ اس سمپا تھانی کے درجہ کی ہم خاص خاص صفتیں ذیل میں درج کرتے ہیں جو کہ بارہا تجربہ ہو چکی ہیں اور درحقیقت ان کے صحیح ہونے میں کچھ شک باقی نہیں ہے۔

۱۔ ذائقہ کی شرکت اس درجہ میں ضرور بالضرور ہو جاتی ہے یعنی اگر قوتِ جاذبہ کا کرنے والا یا کوئی اور شخص جو مقناطیسی نیند والے کا شریک ہو کسی قسم کی کوئی کھانے پانے کی چیز منہ میں لیوے یعنی اگر کچھ کھائے پیئے تو اثر شدہ مقناطیسی نیند والا بہت سی حالتوں میں نقلی طور پر کھانا پینا شروع کر دیتا ہے اور اگر اس حالت میں اس سے سوال کیا جائے کہ اس نے کیا حرکت کی ہے تو اس کا یہی بیان ہو گا کہ وہ روٹی، نازنگی، مٹھائی یا کوئی اور چیز کھا رہا ہے یا پانی، شربت یا دودھ یا شراب وغیرہ پی رہا ہے غرض کہ جو چیز ان اشیاء میں سے قوتِ جاذبہ کرنے والے تو وہ اپنے لئے اسی حالت میں بیان کرتا ہے کہ وہ شخص فلاں چیز کھاپی رہا ہے۔

اس کا زیادہ تر ثبوت یہ ہے کہ مسمرسٹ اگر کسی کٹروئی یا ناموافق چیز کو منہ میں تو مقناطیسی نیند والے کی صورت سے فوراً ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ چیز اس کے ناپسند ہے یعنی جس چیز کی کٹرواہٹ جیسے اس کے عامل کو معلوم ہوتی تھی ویسا ہی مقناطیسی نیند والے کو معلوم ہوتی اور اگر قوتِ جاذبہ کا کرنے والا اس کی پیٹھ کے پیچھے یا آڑ میں ہو کر یا اور کسی جگہ جہاں مقناطیسی نیند والے

کی نظر نہ پڑے کسی چیز کو اٹھائے سیلیپر کو فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں چیز یہاں سے اٹھائی گئی ہے۔

باوجودیکہ عموماً اس کی آنکھیں بھی بند ہوتی ہیں۔ جیسا کہ نیند میں ہوتی ہیں۔ زیادہ اس امر کی تصدیق میں بیان کرنا بھی ضروریات سے نہیں ہے۔ مگر اتنا کافی ہوگا کہ یہ صفت سمپاٹھائی کی بارہا تجربہ کی گئی ہے اور بہت حالتوں میں صحیح پائی گئی ہے۔ علاوہ اس کے کہ ایک بار اس عمل کو اور ایک عمدہ امر کو دیکھا ہو۔ ایسا کوئی شخص مشکل سے ہوگا۔

اور پھر اس کے صحیح ہونے میں شک لائے خواہ اس نے مقناطیسی نیند والے کی زبانی بھی نہ سنا ہو کیونکہ یہ سیلیپر کو شکل و صورت سے پورے طور پر ظاہر ہو جاتا ہے۔

۲۔ جیسا کہ ذائقہ کی شرکت اس درجہ میں پائی جاتی ہے اسی طرح خوشبو یا بدبو کے سونگھنے میں بھی ایسا ہی واقع ہوتا ہے۔ اگر قوتِ جذبہ کا کرنے والا یا اگر کوئی اور شخص جو مقناطیسی نیند والے سے میل رکھتا ہو ایک گلاب کا پھول سونگھے تو معمول فوراً اس خوشنما خوشبو کا سونگھنا شروع کر دے گا۔ گویا کہ خود اس کے ہاتھ میں وہ پھول ہے اور اس کی میٹھی خوشبو کو وہ سونگھ رہا ہے۔ اور اگر کوئی بدبو دار چیز سونگھے تو مقناطیسی نیند والے کی صورت سے بھی یہی ظاہر ہوگا کہ گویا اس نے بدبو سونگھی ہے۔

اور اگر کوئی تیز چیز اس کا عامل سونگھے جو کہ تیزی کی شکایت کرے گا۔

غرض کہ سونگھنے میں بھی شریک ایسی ہی کامل طور پر پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ ذائقہ میں۔ یہ بہت حالتوں میں تجربہ کیا گیا ہے۔ جہاں ایک امر واقع ہو سکتا ہے وہاں دوسرا بھی ضرور ہوگا۔
یعنی جہاں ذائقہ میں شرکت پائی جائے گی وہاں سونگھنے میں بھی ضرور پائی جائے گی۔

مگر غالباً ایسا ہونا ناممکن ہے لیکن یہ یاد رہے کہ بہت حالتوں میں اگر قوتِ جذبہ کرنے والا چاہے تو مقناطیسی نیند والا ان دونوں باتوں سے محروم رہے گا۔

یعنی یہ عامل کی مرضی پر منحصر ہے اگر عامل چاہے تو یہ دونوں شرکتیں معمول میں نہیں پائی جاسکتیں۔

جس طرح ذائقہ اور سونگھنے کی شرکت معمول میں پائی جاتی ہے اسی طرح چھونے میں بھی شرکت پائی جاتی ہے۔

اگر ایک شخص جو معمول سے میل رکھتا ہے کوئی چیز کسی مقام پر چھو جائے تو معمول کو خاص اسی مقام پر جہاں اس کو وہ چیز چھوئی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس حالت میں اس سے یہ سوال کیا جائے کہ اس کو کیا معلوم ہوا تو وہ یہی ظاہر کرے گا کہ فلاں چیز نے اس کے فلاں مقام کو چھوا۔

اور اگر وہی شخص کسی دوسرے شخص سے ہاتھ ملاتے جیسا کہ ملاقات کے وقت معلوم کرتے ہیں ہاتھ ملاتے ہیں تو مقناطیسی نیند والا فوراً ایک خیالی ہاتھ کو پکڑتا ہے۔

اس کا زیادہ تر ثبوت یہ ہے کہ قوتِ جذبہ کے کرنے والے

کے ہاتھ میں یا اور کسی مقام پر سوئی چبھوئی جائے تو مقناطیسی نیند والا فوراً اپنے ہاتھ کو کھینچ لے گا اور اپنے ہاتھ کے اس مقام کو جہاں مسمرٹ نے سوئی چبھوئی تھی ملے گا اور زور سے اس تکلیف کی جو اس کو ہوتی تھی اس کی شکایت کرے گا۔

یہ امر بھی بارہا آزمایا گیا ہے۔ اور یہاں تک ہمارا تجربہ کہہ سکتا ہے یہ بالکل صحیح اور راست ماجرہ ہے علاوہ اس کے بہت معمولوں پر مختلف قسم کی آزمائش کی گئی ہے جو کہ تجربہ پر درست پائی گئی ہیں۔

۴۔ اب ہم یقیناً اس امر کو نہیں لکھ سکتے کہ آیا ایسی شرکت نظر میں بھی پائی جاتی ہے یا نہیں۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مقناطیس والے کی آنکھیں بند ہوتی ہیں اور تیز روشنی کو بالکل نہیں دیکھ سکتا جو کہ عام نیند کی خاص خاصیت ہے تو پھر یہ کیوں نہیں آزمایا۔

اس بات کا تجربہ کیا گیا ہے اگر اس حالت میں اس کے اندر دل کی بینائی قائم ہوتی ہے لیکن شاید مقناطیسی نیند میں سونے والے کی آنکھیں بیرونی آثار دیکھنے سے بالکل مردہ ہوتی ہیں لیکن تمام آثار جو اوپر بیان کئے گئے ہیں جو کہ اس درجہ یعنی سمجھائی کے سبب سے مقناطیسی نیند والے میں پائی جاتی ہے۔

یعنی سب حرکتیں جو مقناطیسی نیند والے ہیں اس حالت میں پائی جاتی ہے۔ ان سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ گو یا وہ ان امور

کالا جادو عرف کا علم
کو اپنی ظاہری بینائی سے دیکھا جاسکتا ہے اب یہی سوال کیا جاتا ہے
کہ کیا مقناطیسی نیند والا اندرونی بینائی سے ان امور کو جو اس
کا قوتِ جاذبہ کا کرنے والا ظاہری آنکھوں سے دیکھتا ہے یا نہیں
دیکھ سکتا۔ جیسا کہ وہ ذائقہ سونگھنے اور دوسری باتوں میں اپنے
عقل کے شریک ہوتی ہے۔

اس کے جواب میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ اگر معمول ٹھیک
کلیروائٹس کی حالت میں ہوگا تو بے شک ہر امر ہر شے کو جس کو
عقل ظاہری بینائی سے دیکھتا ہے کامل طور سے دیکھ سکتا ہے
کیونکہ کلیروائٹس کی خاص صفت یہی ہے کہ وہ باوجود آنکھوں کے
بند ہونے کے تمام ارد گرد کی چیزوں کو دیکھ سکتا ہے۔ لیکن یہ
یاد رہے کہ اس کلیروائٹس کے درجہ میں مندرجہ بالا شکرکوں کا
پایا جانا ضروری نہیں ہے۔

اسی واسطے ہم کو راست کلیروائٹس کے درجہ کو اس سمپاٹھائی
کے درجہ سے بالکل علیحدہ کر دینا واجب ہے۔

۵۔ جس طرح اوپر کی شرکتیں بیان کی گئی ہیں اسی طرح ہم
چاہتے ہیں کہ یہ بھی ظاہر ہو جائے کہ آیا سننے میں بھی معمول کی
شرکت پائی جاتی ہے یا نہیں۔

ہم پہلے اس امر کا بیان کر چکے ہیں کہ مقناطیسی نیند والا
سوائے اپنی قوتِ جاذبہ کے کرنے والے اور اس شخص کی آواز
کے جو اس حالت میں اس کا شریک ہو کسی دوسرے کی آواز
بالکل نہیں سُن سکتا۔ لیکن اب یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ جب مقناطیسی

نیند والا اس سمپا تھائی کے درجہ میں ہوتا ہے تو اپنی قوتِ جاذبہ کے کرنے والے دوسرے شخص کا جو اس کا شریک ہو ہر بات میں شریک ہوتا ہے تو پھر اگر کوئی نیند والا اس بات کو سن سکتا ہے یا نہیں ہم اس بات کو دلاوری سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہر بات کو جو اس سے پوشیدہ رکھنا چاہیں وہ بخوبی معلوم کر لیتا ہے یہ یاد رہے کہ اگر اس امر کی آزمائش کی جائے تو بڑی احتیاط رکھنی چاہیے۔

۴۔ مندرجہ بالا بیان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ معمول جب سمپا تھائی کے درجہ میں ہوتا ہے تو وہ اپنے عامل اور دوسرے شخص کا جو اس کے ساتھ میل رکھتا ہے۔ ان سب میں جن کا اوپر مفصل بیان ہو چکا ہے شریک ہوتا ہے۔

اب ہم اس سے زیادہ باریک بات کا بیان کرتے ہیں کہ معمول دل کے اضطراب میں بھی شریک ہوتا ہے۔

اگر قوتِ جاذبہ کا کرنے والا یا کوئی دوسرا شخص جو معمول سے میل رکھتا ہے کسی قسم کا ایسا خیال دل میں کر لے کہ ان کو رنج ہو تو مقناطیسی نیند والے کو بھی ویسا ہی رنج ہوتا ہے ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ اگر عامل ہنسے تو مقناطیسی نیند والا مسکراتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور اگر عامل نے ایسا کچھ خیال دل میں کیا جس سے اس کو رنج ہو تو مقناطیسی نیند والا بہت ہی تنگ ہوتا ہے۔

اس بات کا ذکر کرنا مناسب ہے کہ اگر خدا نخواستہ کسی

نا تجربہ کار سے یہ مقناطیسی نیند غالب آئے اور اس کا عامل اپنا اثر اس پر سے اتارنے کے یعنی وہ طریقہ جس سے اپنے دینے اثر کو کھینچ سکے۔ اس کو یاد نہ ہو تو مقناطیسی نیند والے کو اپنی نیند میں سونے دے۔ کیونکہ اس سے بہتر طریقہ اور کوئی معمول کے آرام کے لئے نہیں ہے اگر قوتِ جذبہ کا کرنے والا اپنے اثر کو واپس کھینچ سکتا ہے اور اس آسودگی کو جو اس نے اپنے معمول کو دی تھی جس میں کہ وہ ہے واپس کر سکتا ہے تو اس کو اتارنے والے عمل میں اس بات کو یاد رکھنا چاہیے یا آہستہ سے کرنا اور باقاعدہ جگانا چاہیے۔ لیکن ہر حال میں کیا بلکہ گرہ باندھنی مناسب ہے کہ تا وقتیکہ ایک تجربہ کار قوتِ جذبہ کا کرنے والا پاس نہ ہو۔ ہرگز ایسی آزمائش نہ کرنی چاہیے۔

یعنی مقناطیسی طاقت ہرگز عمل میں نہیں لانا چاہیے جب تک ایک تجربہ کار عامل پاس نہ ہو۔

کیونکہ خدا نخواستہ اگر کسی قسم کا حرج یا نقصان واقع ہو تو وہ مقناطیسی نیند والے کی خوش قسمتی کا باعث ہوگا اور جلد جو تندرست و مناسب ہے اس کے لئے عمل میں لے آئے گا۔

چونکہ ہم پیشتر اس سمپا تھائی کے درجہ میں مقناطیسی نیند والے کی شرکت دلی اضطراب میں اپنے مسمرسٹ اور اسپر غالب تھی وہ جواب نہ دے سکی تب وہ تمام اشخاص اور نیز اس مقناطیسی نیند والے رشتہ دار بہت گھبرائے کیونکہ انھوں نے ایسی حالت کبھی نہ دیکھی تھی اور ان کو اس بات کی خبر نہ تھی کہ یہ مقناطیسی نیند

ہے جس کی خاص صفت یہ ہے کہ انسان بہرا ہو جاتا ہے اور اس بات سے تو بالکل ہی ناواقف تھے کہ برعکسی کسی قسم کے نقصان ہونے کے کئی فائدہ اس نیند میں ظاہر ہوتے ہیں۔ پس جب کہ انھوں نے مقناطیسی نیند والے کو بلا یا اور جواب نہ پایا تو اس کے عامل پر نہایت ہی غضبناک ہو کر یہی درخواست کی کہ فوراً اس آفت سے جو کہ اس لڑکے یا لڑکی پر ڈالی ہے آزاد کرے جس سے وہ بد نصیب قوتِ جاذبہ کا کرنے والا بہت گھبرایا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کرے۔ کیونکہ وہ خود جاہل مطلق اور اپنی تاثیر کو واپس لینا یا کوئی اور تدبیر کرنا بالکل نہیں جانتا اور نیز پھہ جانتا بھی تو اس کے رشتہ داروں کی حیرت نے اس کے حواس قائم نہ رہنے دیئے اس کو اور بھی ڈرا دیا اس وقت قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کا گھبرانا مقناطیسی نیند والے کی بد قسمتی کا زیادہ تر ہی باعث ہوا جب اس مقناطیسی نیند والے کا رشتہ داروں نے اس کے عامل کو ترکیب کرتے نہ دیکھا تو دوڑ کر معمول کے ہاتھ پکڑ لئے اور زور سے آوازیں دے کر جگانا چاہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مقناطیسی نیند والا زیادہ تر خراب ہو گیا کیونکہ ایسی حالت میں کسی کو برگز اس کو چھونا نہ چاہیے۔ یہاں تک کہ مقناطیسی نیند والا لاچار ہو کر خود اپنی زبان سے شکایت کرنے لگا اس درد کی تکلیف کی جو اس کو ان حرکات سے ہوا تھا جس سے اس غریب معمول کے رشتہ دار زیادہ تر گھبرائے اور رونا پیٹنا شروع کیا اور اس بد بخت تدریبِ جاذبہ کے کرنے والے کو لعنتِ ملامت

کہتے ہیں اس وقت بے شک نا تجربہ کار عامل اپنی جہالت پر
 پشیمان ہوا جو کہ اس کی طاقت کا عمدہ نتیجہ تھا۔ اب ہم اس درد
 ناک واردات کا زیادہ ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتے مگر اتنی
 بات پر ختم کرتے ہیں کہ اس حالت میں ڈاکٹر یا حکیم کو بلایا جانا
 مناسب سمجھا گیا جو کہ خود اس مقناطیسی طاقت سے ناواقف تھا
 اور جس کا آنا مفید ثابت نہ ہوا۔ سوائے اس کے کہ اس نے فرمایا
 کہ مسمریزم بڑی خوفناک چیز ہے بیشک یہ سچ ہے کہ مسمریزم ایک
 خوفناک یا خوف کا باعث ہے لیکن یاد رہے کہ اس کا مطالعہ کرنا
 اور اس کا تجربہ کرنا اور اس علم کے بھید کی واقفیت کرنا خوف کا
 باعث نہیں بلکہ اس کی جہالت خوف کا باعث ہے اور ان جاہل
 عالموں کی واہیات آزمائش جو اس سے بالکل ناواقف ہیں بیشک
 خوفناک ہیں۔

یقیناً ان عالموں کے ہاتھ سے جو کہ قوت جاذبہ کا پورا علم
 رکھتے ہیں جن کو اس کا تجربہ اچھی طرح ہے آج تک کوئی برا
 نتیجہ ظاہر نہیں ہوا کیونکہ آج تک کوئی ایسا حادثہ دیکھنے یا سننے
 میں نہیں آیا کہ یہ مقناطیسی طاقت باقاعدہ عمل میں لائی گئی ہو اور
 پھر کسی طرح کی تکلیف مقناطیسی نیند والے کی زبانی سنا کہ اس
 نے کسی قسم کی تکلیف نہیں اٹھائی بلکہ یہی ظاہر کیا کہ سواٹھنے کے
 بعد اس نے اپنے تئیں پیشتر سے بہتر پایا۔

نیز زیادہ قوی معلوم ہوتا ہے غرض کہ ہر حال میں اپنے تئیں
 پیشتر سے بہتر پاتا ہے اور بہت سی حالتوں میں اگر عام تندرستی

میں کچھ فرق بھی پایا جاتا ہے تو یقیناً قوتِ فاذبہ سے اثر کئے جانے سے بے شمار فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اگرچہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ قوتِ فاذبہ کبھی کسی کے نقصان کا باعث نہیں ہوا یعنی اس سے کبھی کسی کو ضرر نہیں پہنچا لیکن بے شک ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک ہم نے پڑھا اور جس قدر ہم کو اس کا تجربہ حاصل ہے مقناطیسی طاقت کی تاثیریں خاص کر کے اس نیند کی ہمیشہ مفید اور صحت بخش ظاہر ہوئی ہیں اور کبھی ایک بار بھی مقناطیسی نیند دے کو نقصان نہیں پہنچا۔ بلکہ اکثر فائدہ اٹھایا ہے نیز کسی بیمار کے واسطے یہ مقناطیسی طاقت علم میں لائی گئی ہے تو بیمار کو کسی قسم سے تکلیف نہیں بلکہ تندرستی کا باعث ہوتی ہے اگرچہ ہم کو اس قسم کا پورا تجربہ حاصل نہیں ہے۔

لیکن اتنا ہم بخوبی کہہ سکتے ہیں کہ جیسا کہ یہ نیند عام انسان کے آرام اور تندرستی کا بڑا باعث ہے۔ اسی طرح اس سے بڑھ کر یہ مقناطیسی نیند زیادہ تر صحت بخش اور مفید تصور کی جاتی ہے۔

غرض اس مقناطیسی عمل یعنی قوتِ فاذبہ کا تماشا کے طور پر یا کھیل سمجھ کر کہا جانا ہمارے عقل میں بالکل نامناسب ہے جیسا کہ ہم پیشتر بھی اس کے برخلاف اپنی رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ اور پھر اس مقام پر دوبارہ لکھنا مناسب سمجھتے ہیں کہ اس عجیب طاقت اور ایسے عمدہ امر کو صرف خوش طبعی دل بہلانے اور حیرت کے واسطے کرنا سراسر مناسب ہے بلکہ نہایت برا ہے ہم یہاں تک

کہنا مناسب ہے کہ اس طرح اس طاقت کو استعمال میں لانا ہماری لعنت اور ملامت کا باعث ہے اور ہماری طاقتوں کی بد استعمالی کا سب سے بڑا یہی طریقہ ہے یاد رہے کہ مسمریزم ایک تماشائیں ہے اور نہ اس کا کرنا ہی کوئی کھیل ہے۔ یہ ایک نہایت ہی سنجیدہ ہنر ہے بلکہ ہم یہاں تک کہیں گے کہ ایک پاکیزہ چیز ہے جس کا مطالعہ بھی عزت سے کرنا چاہیے اور نہ ایسے کہ استعمال میں ہونی چاہئے جو کہ اس کی کم قدری کریں اور اس کو مثل اور تماشوں کے کھیل سمجھیں جس کے ہو جانے سے ایک گھنٹہ بعد ہر شخص اس کو بھول جاتا ہے جو کہ نکتہ ان کی خوش طبعی اور ہنسی کے واسطے کیا گیا تھا۔

جو کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ سمپا تھائی کے درجے میں اگر قوت جاذبہ کے عمل میں کسی نا تجربہ کار عامل سے کیا جائے تو بعض وقت برے نتائج ظاہر ہوتے ہیں تو اس جگہ اس کا ایسی حرکت کرنا معمول کے حق میں بہت ہی برا ہے۔

کیونکہ ایسی حرکت کئی قسم کی تکلیف کا باعث ہے اور تمام برے نتائج کا خاص سبب جو اس قوت جاذبہ کے سبب سے ہوتی ہے۔ یہی ہے کہ لوگ مسمریزم کے علم اور تجربہ اور اس کی حقیقت سے ناواقف ہوتے، باوجودیکہ ان کو اس میں کچھ دخل نہیں ہوتا وہ نکتہ اپنی طبیعت کے بہلانے اور خوش طبعی کے باعث سے آزمانا چاہتے ہیں کہ یہ حقیقتاً مقناطیسی طاقت انسان میں ہے یا نہیں اور ان ترکیبوں کے بموجب جو انھوں نے

کبھی کسی قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کو دیکھا تھا عمل میں لاتے تھے حالانکہ وہ اس کی باریکی سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اگر اس کا یہ نتیجہ ہو تو کیا کیا جائے گا چونکہ وہ اس کے ظاہری طریقہ کو دیکھ چکے ہیں عمل میں لاتے ہیں اور نیز جس قدر ان کو امید تھی اس سے بڑھ کر اثر دیکھتے ہیں یعنی جو صفت کہ قوتِ جاذبہ کی ہے کہ مقناطیسی نیند آئے ظاہر ہوتی ہے

اب فرض کیجئے معمول ایک جوان لڑکا یا لڑکی ہے جس پر یہ مقناطیسی طاقت آزمائی گئی ہے اور مقناطیسی نیند جیسا کہ چاہئے اس پر غالب آئی یہاں تک کہ بے ہوش ہونے کا عالم ظاہر ہوا اور اس حالت میں انھوں نے اس کو بلایا اور جگانا چاہا۔ لیکن چونکہ وہ مقناطیسی طاقت سے اثر کی گئی تھی اور بے ہوشی دوسرے شخص سے جو اسی کے اس حالت میں شریک ہونا ثابت کر چکے ہیں اس واسطے اس جگہ دوبارہ اس کے ذکر کو نامناسب سمجھا کہ اکثر کر کے ایسی حالت میں کسی دوسرے شخص کو اپنے معمول کے شامل حال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس میں تکلیف کا پہنچانا ممکن ہے اگر ہمیشہ ایسا واقع نہیں ہوتا لیکن ممکن ہے کہ مقناطیسی نیند والے کو یہ سب ان کے دلی اضطراب و رنج کے تکلیف پہنچے اس واسطے اس کی ممانعت مناسب سمجھی گئی ہے۔

۸۔ یہ وہ درجہ سمپا تھا یعنی حالتِ ہمدردی کا ہے کہ

جس سے مقناطیسی نیند والادوسروں کے لئے حال معلوم کر سکتا ہے خاص کر کے ان شخصوں کا جو مقناطیسی نیند والے کے شامل حال ہوتے ہیں چونکہ دوسرے کے دل کے خیال سے واقف ہونا دلی جوش یا اضطراب کے معلوم کرنے سے بالکل الگ بات ہے اس واسطے یہ ایک قسم کا کلیروائٹس کہلاتا ہے جس کو انگریزی میں سمپا کھانی تک کلیروائٹس کہتے ہیں یہ ایک نہایت ہی عجیب اور دلچسپ ماجرا ہے۔ لیکن پیشتر اس کے کہ ہم اس کا مفصل حال بیان کریں اور آدمیوں کا جو کہ کلیروائٹس کی ہستی کے قائل نہیں ہیں ذکر مناسب ہے کہ وہ کیوں اس کلیروائٹس کے قائل نہیں ہیں۔ جس وقت وہ تھوٹ ریڈنگ زبہ وہی حالت ہے کہ مقناطیسی نیند والے کو کسی کے دل کے حال معلوم کرنے کی طاقت ہوتی ہے کہ جس کی خاص صفت دوسرے کے دلی خیالات سے واقف ہونا ہے۔ تو کلیروائٹس کو جس کی صفت یہ ہے کہ دوسرے کے مقام کے حال سے مقناطیسی نیند والا واقف ہو کیوں نہیں مانتے؟ سوائے اس کے اس بات سے کچھ اور ثابت نہیں ہوتا کہ وہ تھوٹ ریڈنگ کو بہ نسبت کلیروائٹس کے کم عجیب طاقتور تصور کرتے ہیں یعنی وہ کسی دوسرے کے دل کا حال معلوم کرنا بہ نسبت کسی دوسرے مقام کا حال معلوم کرنے کے زیادہ آسان سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمارے خیال میں تھوٹ ریڈنگ جس کو اوپر کی طرف سمپا کھانک کلیروائٹس کے نام سے لکھا ہے زیادہ تر

عجیب اور سمجھ سے باہر بات معلوم ہوتی ہے۔ بہ نسبت کلیر و اینس کے درجہ میں ہم یہ خیال کر سکتے ہیں کہ کوئی عجیب یا فطرتی وسیلہ مثل روشنی یا آواز کے ہوگا جس سے مقناطیسی نیند والا دوسرے مقام کے حالات سے واقف ہو سکتا ہے۔ لیکن کسی دوسرے کے دل کے خیال سے واقف ہونا جو کہ اسی کے دل میں ہے اور حال کسی پر ظاہر نہیں ہوا۔ بیشک بہت ہی عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ سو یہ یاد رہے کہ ان دونوں کی بنیاد ایک ہے اول ہم تھوٹ ریڈنگ کا بیان کریں گے اور بعد ازاں صحیح کلیر و اینس کا بیان کیا جائے گا۔

تھوٹ ریڈنگ اپنے تئیں رنگ رنگ اور مختلف اقسام میں ظاہر کرتا ہے اس حالت میں مقناطیسی نیند والا اکثر کر کے اس شخص کے دلی خیالات کا مدعا بیان کر سکتا ہے جو کہ اس کا اس ہی حالت میں شریک ہو۔ یعنی یہ مقناطیس نیند والے کو یہاں تک معلوم ہو جاتا ہے کہ اس شخص کے یہ خیالات کسی امیر سے ہیں۔ غرض کہ اس کو اس کے خیالات کی جڑ معلوم ہو جاتی ہے۔ خواہ اس کے خیالات کسی غیر حاضر دوست کی بابت ہوں یا اپنے گھر یا مطالعہ کرنے یا کسی اور کی بابت ہوں یا اپنے گھر یا مطالعہ کرنے یا کسی اور کی بابت ہوں حقیقت میں اس کا بھید یہ ہے کہ یہ سب باتیں جو مقناطیسی نیند والے کو معلوم ہوتی ہیں وہ اس کے قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کے دل میں گزرتی ہے اور چونکہ مقناطیسی نیند والا اپنے عامل کا ہر حال میں شریک ہوتا ہے۔ وہ ان کو معلوم کر کے

بہت ہی ہوشیاری اور درستی سے بیان کرتا ہے جو کہ زیادہ تر ہماری حیرت کا باعث ہوتا ہے یہ بھی یاد رہے کہ مقناطیسی نیند والا اس سے بھی بڑے درجہ تک کی مختلف باتیں بیان کر سکتا ہے۔

وہ صرف حال ہی کی باتیں بیان نہیں کرتا بلکہ اس شخص کے جو اس حال میں اس کا شریک ہو۔ گزشتہ حالات بھی بیان کر سکتا ہے کہ وہ اس کی یادداشت کا شریک ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں وہ صرف ایسے ماجرے بیان کر سکتا ہے جو کہ صرف اس کے قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کو یاد ہوں۔

یعنی عامل کو صرف اتنا ہی یاد ہو کہ فلاں وقت اس قسم کا کوئی ماہر لگا لاکھا جس کو مقناطیسی نیند والا مفصل طور سے بیان کر دیتا ہے۔ اب ہم کو ایسی بات پر اور بھی زیادہ زور دینا چاہیے۔ کیونکہ مقناطیسی نیند والا اس سے بھی بڑھ کر کچھ اور بیان کر سکتا ہے وہ یہ کہ ایک امر کو جو کبھی واقع ہوا تھا قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کو بالکل یاد نہیں تھا یعنی بھول گیا ہے تو مقناطیسی نیند والا نیر اس کا بھی مفصل بیان کر سکتا ہے۔

چنانچہ کئی بار ایسا واقعہ ہوا ہے کہ عامل اور مقناطیسی نیند والے کے درمیان ایک امر ہونے میں بے حد چند ہوئی اور دیر تک بحث نہ ہی تا وقتیکہ زیادہ تر اس امر کی تصدیق ہوئی اور ظاہر ہوا کہ یہ مقناطیسی نیند والا زبردستی پر تھا اور میں خود اس امر کو بالکل صحیح بھول گیا تھا جن کا صحیح ہونا اب مجھ پر ثابت ہو گیا۔ ہر بات سب پر ظاہر ہے کہ ایک وقت ایسا ہوتا ہے کہ انسان ایک بات کو جو

حقیقت میں صحیح ہو بالکل بھول جاتا ہے تا وقتیکہ اس بات کی تصدیق ہو اور پھر وہ بات سوچنے کے بعد یاد آجاتی ہے چنانچہ ایسا کئی بار واقع ہو چکا ہے کہ مقناطیسی نیند والے کے اظہار ہی درست پائے گئے۔ اب ہم آگے اس کا مفصل حال بیان کریں گے۔

یہاں تک کہ ہم یہ بات ثابت کر چکے کہ مقناطیسی نیند والا ہمارے گذشتہ خیالات کے ساتھ ایسی ہمدردی کرتا ہے کہ وہ تمام امور ات کو جن کو ہم بھول گئے ہیں معلوم کر لیتا ہے لیکن یہ خاص کر سمپاٹھائی کے ساتھ تمام کلیروائینس ان کو منسوب کرتے ہیں ان کو قبول کرنا ہی چاہیے یعنی کلیروائینس ہنسی کے قائل نہیں ہیں لیکن اگر ہم صحیح کلیروائینس کے درجہ کے قائل نہیں اور اسکی طاقت کو قبول کرتے ہیں۔ تو بہت حالتوں میں سمپاٹھیک کلیروائینس اور ڈائریکٹ کلیروائینس میں پہچان کرنا بہت مشکل ہے۔ یعنی یہ ہے یا ہمدردی کی پہچان کرنے کی یہ ہوتی ہے کہ مقناطیسی نیند والا صحیح کلیروائینس کی صحیح حالت میں ہے یا یہ کہ کلیروائینس میں ہے جو سمپاٹھائی سے تعلق رکھتا ہے۔ مثلاً مقناطیسی نیند والے سے اس کے عامل نے سوال کیا فلاں کمرے کے حدود اربعہ اور جو چیزیں اس میں ہیں پوری پوری بیان کر دو چنانچہ مقناطیسی نیند والے نے یوں بیان کرنا شروع کیا کہ اس کمرے کی شکل یہ ہے اور اس قدر دروازے ہیں اور اتنی کھڑکیاں اس کمرے میں ہیں اور رفتہ رفتہ بیان کیا۔ یہاں تک کہ جو چیزیں اس کمرے میں رکھیں تھیں پوری پوری بیان کیں جو وہ بیان کرتا گیا وہ مالک مکان سوچتا گیا کہ آیا اس کے اظہار ٹھیک

ہیں نہیں؟

اور وہ چیزیں جو اس نے بیان کی ہیں اس کے بیان کے مطابق ٹھیک مقام پر ہیں یا نہیں کیونکہ مالک مکان کو خوب یاد تھا کہ وہاں چیز فلاں جگہ پر رکھی ہوئی تھی جس وقت اس نے مکان چھوڑا تھا چنانچہ اس کے اظہار کے مطابق مالک مکان سے اشیاء کو اپنی جگہ پر ٹھیک رکھا ہوا پایا۔ اور ہرگز اس کے صحیح بیان سے انکار نہیں کیا۔ لیکن جس وقت مقناطیسی نیند والے نے اور چیزوں کے بیان کرنے کے بعد دیکھا کہ کچھ چیزیں اور پرشکی ہوئی تھیں تو ایک قسم کا تنازعہ مابین عامل اور مقناطیسی ان اشیاء کو بیان کرنا شروع کیا جو کہ اس کے سے میں مختلف مقام پر مقناطیسی نیند والے کے واقع ہوا چنانچہ مقناطیسی نیند والے نے بیان کیا کہ فلاں تصویر خواہ کسی گھوڑے آدمی یا کسی اور شے کی ہو فلاں مقام پرشکی ہوئی ہے جس سے اس کے معمول نے صاف انکار کیا کہ فلاں تصویر ہرگز اس مقام پر نہیں ہے کیونکہ اس کو بخوبی یاد تھا کہ اس جگہ پر وہ تصویر نہیں تھی۔ جس وقت اس نے مکان چھوڑا تھا۔

لیکن چونکہ مقناطیسی نیند والا درست پر تھا کیونکہ وہ خود اس وقت خود بھول گیا تھا کہ تصویر کچھ وقت کے لئے اس مقام پر جہاں مقناطیسی نیند والے نے بیان کیا تھا ملکی ہوئی تھی اور بعد ازاں کسی اور شخص نے یا اس نے خود اس تصویر کو وہاں سے لگا کر دوسری جگہ پر جہاں اب ملکی ہوئی تھی جب وہ مکان چھوڑا

کالا جادو عرف کالاعلم
کہ گیا تھا لشکادی تھی۔

لیکن اس وقت وہ خود بھول گیا تھا اور اس وقت جب اس کو یہ بات یاد آئی تو مقناطیسی نیند والے کی بات کا پتہ یا جھوٹ ثابت ہو گیا۔ چنانچہ اس بات سے پورا پورا ثابت ہو گیا کہ مقناطیسی نیند والا گزشتہ حالات کو کس خوبی سے معلوم کر سکتا ہے لیکن ہمارا اصل نشتا اس بیان سے یہ تھا کہ سمپا کھالی ٹرک کلیروائٹس اور ڈائریکٹ کلیروائٹس کی پہچان کرنا بہت ہی مشکل ہے چنانچہ اس بیان سے ناظرین پر ثابت ہو گیا ہو گا کہ اس میں دونوں حالتوں کا ہونا ثابت ہے یعنی جس درجہ میں ہم اس کو چاہیں شامل کر سکتے ہیں۔ سمپا کھیک کلیروائٹس میں اس طریقہ سے کہ مقناطیسی نیند والا اس کا شامل یا ٹریک ہو گا جو کہ کمرے کے بھید سے واقف تھا۔ اور اس نے ہمدردی کی طاقت سے ہر ایک چیز کا مفصل حال بیان کیا۔ ڈائریکٹ کلیروائٹس میں جو کہ یہ کلیروائٹس کی حاض صفت ہے کہ دوسری جگہ یا مقام کا حال معلوم کرے لیکن ہم یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ ایسے واقعات بار بار دیکھنے میں آتے ہیں اور پورا پورا تجربہ حاصل ہو چکا ہے۔

اب ہم علاوہ اس بیان کے ایک اور خاص صفت تھوٹ ریڈنگ کی بیان کرتے ہیں۔ یعنی اس درجہ کی جس سے انسان اس حالت میں دوسرے کے دل کے خیال سے واقف ہو جاتا ہے ایک اور خاص صفت یہ ہے کہ مقناطیسی نیند والا ایک پارسل یا بند صندوق کے بھید سے واقف ہو سکتا ہے یعنی اگر ایک

بند پارسل مقناطیسی نیند والے کے آگے رکھا جائے اور اس سے سوال کیا جائے کہ اس پارسل میں کیا کیا چیزیں ہیں تو وہ ان کو مفصل بیان کر سکتا ہے لیکن اس کی بڑی شرط یہ ہے کہ وہ شخص جو معمول سے میل رکھتا ہے یعنی اس کا شریک اس حالت میں ہے اس پارسل یا صندوق کی چیزوں سے واقف ہو کیونکہ اس کی واقفیت رکھنی گویا ایسی ہے کہ مقناطیسی نیند والا خود واقف ہے کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے شریک ہوتے ہیں اور جو بات ایک کو معلوم ہے اس کو دوسرا بھی ویسے ہی معلوم کر لیتا ہے۔

لیکن اس کا ذکر کرنا بھی یہاں ضروریات سے ہے کہ بعض حالتوں میں اس میل والے کا ہونا بھی کچھ ضروری نہیں ہے کیونکہ مقناطیسی نیند والا بغیر کسی کے ساتھ شریک ہونے کے ان سب اشیاء کو معلوم کر سکتا ہے اور نیز ان کے مفصل بیان کر سکتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی یاد رہے گا کہ اگر مقناطیسی نیند والا پورے طور پر اس حالت میں ہوگا یعنی تھوٹ ریڈنگ کے درجہ میں ہوگا تو وہ بے شک ایک بند خط یا چٹھی کے بھی مفصل بیان کر سکتا ہے۔

روشن

جہاں تک ہو کے خوب مشق کرنے سے پہلے ہر کسی پر عمل کرنا تو کجا یہ بھی ظاہر نہ کرنا چاہیے کہ آج تک ہم اس شغل میں رہتے ہیں جب تمام کمزوریاں دور ہو کر جسم مثل آبلینہ بالکل صاف ہو جائے یا اچھی طرح نگاہ پختہ ہو چکے۔ مقناطیسی کی آمد و رفت محسوس ہونے لگے اور قطعی اطمینان ہو جائے کہ اب مقناطیسی حیوانی اور ارادہ قابو میں آگیا اس وقت کسی کو معمول بنانے کی طرف متوجہ ہوں اور مندرجہ ذیل اصولوں کے مطابق یہ جانچنے کے بعد نہایت استقلال سے اتر ڈالیں۔

شناخت معمول

اس عمل میں پہلے معمول کی شناخت ضروری ہے اچھے معمول میاں بیوی، کوئی عزیز رفیق، اولاد، نازک اندام، ملایم جلد والا، فرما بردار، رحم دل، رفیق القلب، بھولا بھالا، پاک طینت، بھورا، خوش گلو، شریں سخن، کم سخن، کم سن، نرم بالوں کا، نیک مزاج، ذکی الحس وغیرہ ہوتے ہیں۔

احتیاطیں

دشمن، بداعتقاد، کمرہیہ المنظر، اختلاج قلب کے مریض، حاملہ عورت نشہ باز بے تکے، بد طینت، ڈر پوک، مجرم، قاتل، جلد باز اور مسخرے وغیرہ ہرگز ہاتھ نہ ڈالیں بلکہ سخت پرہیز کریں۔
 گیارہ بارہ بجے دن کے درمیان ناپاک مقام، حالت غسل پریشان خیالی اپنی علالت یا نسے کی حالت میں عمل قطعی ممنوع ہے۔
 عامل و معمول کی روجوں میں ہیجان اور انتشار پیدا ہونے اور روجوں کے غلبہ کا اندیشہ ہے۔

عمل کے وقت عامل و معمول ایک دم ڈٹا ڈٹ پیٹ بھر لے نہ ہوں اور جھوکے بھی نہ ہوں خالی معدہ عمل کرنے سے عامل کی قوتیں ٹوٹتی ہیں۔ اور جھوکا معمول مردے کی طرح بکھر جانے کے سوائے بلند پروازی نہیں کر سکتا۔ اس پر زیادہ زور ڈالا جائے تو روح تحلیل ہو کر ہلاکت تک بوبت پہنچتی ہے۔ پیٹ بھرے معمول کی صحت کا ستیاناس ہو جاتا ہے اور فتوحات کی کوئی اور

خاص ہے۔
 بالفرض کسی صاحب پر عمل کریں اور وہ صاحب معمول ہو کر خواب
 مقناطیسی میں چلے جائیں پھر انہیں کسی دور دراز مقام کی سیر کو بھیجا
 جائے وہاں کے حالات بیان کرتے کرتے اگر ان کو جمائی ہرگز نہیں
 آنی چاہیے وہ آپ کو دھوکہ دینے کو بن رہے ہیں۔ تو فوراً ان کا ہاتھ
 پکڑ کر اٹھا دیں اس حالت میں جمائی آجائے تو بعد میں تمسخر اڑائیں
 گے اور آپ کو شرمندہ ہونا پڑے گا۔

مذکورہ بالا اصولوں میں سے اکثر مبتلا یوں کے لئے ہیں۔
 اعلیٰ مرتبہ پر پہنچ کر عامل کو وہ کمال ہو جاتا ہے کہ اس کے حکم اور
 ارادہ معمول خود بخود چلنے لگتا ہے یہاں تک کہ اگر وہ حکم دے
 کر دوسری طرف متوجہ ہو جائے جب بھی اس کا زبردست و
 بے پناہ مقناطیسی حکم ثانی تک معمول تعمیل پر مجبور کر دیتا ہے
 یعنی وہ دوسرے کام میں مشغول ہو پھر بھی مقناطیس معمول کو
 بدستور متاثر نہ رکھے گا۔

اس کی مثال یوں ہے کہ پہلے پہل تو باجہ سمکھنے میں جو
 دقت ہوتی ہے حاوی ہو جانے پر نہ ہوتی چاہیے کسی طرف
 رجوع ہو انگلیاں خود بخود تیزی سے سروں کے مقررہ سکرکاری
 پر رہتی ہیں کیا مجال جو ادھر سے ادھر ہو جائیں۔ اس کے اور
 اپنے ہاتھ دونوں اوپر اٹھا کر گہری توجہ سے لمبے جھالے دینا
 شروع کئے جھالے دیتے وقت ہاتھوں کو لہراتے جائیں۔
 بہت جلد ان پر عجیب کیفیت طاری ہونے لگے گی۔ پھر جن

باتوں پر زیادہ اثر ہو الگ کر لیجئے ان میں سے بھی چھانٹ کر جوڑی
 افس معلوم ہو اس پر تنہائی میں عمل کیجئے یقین ہے کہ پہلی نشست
 میں فاطمہ خواہ کامیابی ہوگی۔

دوسری آزمائش

اصول کے مطابق جانچ کر ہر سن دس سال کے مرد عورت بچے
 جوان شمار میں طاق پانچ سات نو گیارہ کسی میزان کے گرد اگر دین
 کر سیاں ڈال کر چپ چاپ بٹھا دیجئے پھر ایک کانچ کے پیلے
 کا پیندا باہر سے سیاہ کر کے پانی سے بھر دیجئے اور میز کے زرخ میں
 رکھئے پھر انہیں حکم دیجئے کہ خیال سے پیالے کے سیاہ حصہ پر نظر
 قائم کر کے بالکل محو ہو جائیں اس طرف مشغول ہو کر آپ دبے
 دبے پاؤں آہستہ آہستہ میز کے گرد ٹہل ٹہل کر اس ارادے سے
 لمبے جھالے دینا شروع کر دیجئے کہ یہ لوگ متاثر ہوں جب
 خیال جم جائے گا آپ کی انگلیوں اور آنکھوں کا مقناطیس سننا
 ہوا اور ان میں جذب ہونے لگے گا اور ان کی حالت متغیر ہونے
 لگیں گی۔ چند منٹ کٹھن کر ایک ایک سے دریافت کیجئے کیوں کیا
 ہوا؟ کوئی کہے گا بدن لرزتا ہے کسی کو چکر آنے لگیں گے کوئی

۹۴
 کالاجادوعرف کالاعلم
 اذنگھ رہا ہو گا کسی کی آنکھیں کچھ کی کچھ ہو جائیں گی بس جس پر گمراہ
 ہو اسے الگ بٹھا دیجئے باقی ماندہ کے جسم کا مقناطیس اسے
 چھالوں ہاتھوں کے مس اور کھونٹوں کے ذریعہ سے خارج کر کے
 گہرے اثر والے کو تہنائی میں معمول بنائیے۔

نکاتِ عمل

خود مشق کرنے یا کسی کو معمول بنانے کے لئے اصولاً صبح تیسرا
 پہرا اور شور و شغف بند ہو جانے کے بعد رات کا وقت مناسب
 اوقات ہے۔

بھرے پیٹ پر تو کبھی عمل کرنا ہی نہیں چاہیے۔ البتہ کھوکھ
 میں اگر سخت ضرورت پیش آئے تو عامل و معمول میں سے جو کھوکھا
 ہو کھوڑی مقدار میں کوئی مفروح پھل دودھ یا سٹی استعمال کرے
 تاکہ کچھ تکین ہو جائے پھر چند منٹ پیٹ پر ہاتھ کھیر کر ٹھلنے
 کے بعد دل جمعی سے عمل شروع کرے۔

مسخروں شرارت کرنے والوں یا ایسے لوگوں کے سامنے
 جن سے معمول مرعوب ہو شرمائے عمل نہ کرنا چاہیے۔
 عمل کرتے وقت کسی طرح کے برے خیالات غم و غصہ
 وغیرہ دل میں نہ آنے دیں معمول پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے معمول

پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ معمول بنانے کے لئے دیدے پھاڑ پھاڑ کر نہ دیکھیں۔ اس سے اپنے دماغ پر ناحق کا زور ڈالنے کے سوائے کچھ فائدہ نہیں ہوتا زیادہ تر ساری قوت اپنے ہی اندر امداد کر رہ جاتی ہے۔ اچھے نیچے کی کوئی امید نہیں ہے۔

کیونکہ مختلف خیالات کے اثر سے ہر شخص کا مقناطیس جدا جدا رنگ کا ہوتا ہے لہذا بغیر اجازت دیتے کسی شخص کو معمول سے نہ چھونے دیں بلکہ کسی کا کپڑا یا اس سے تعلق رکھنے والی کوئی چیز تک معمول کے جسم سے نہ لگ پائے ورنہ معمول کی روح کو سخت ہیجان ہوگا۔ اس وجہ سے کہ حالات عمل میں معمول بالکل لطیف ہو جاتا ہے اس وقت ذرا بے احتیاطی بھی اس کی یک رنگی میں خلل ڈال دیتی ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص معمول کو چھو نایا اس سے بات کرنا چاہے تو اس سے اپنا ہاتھ چھو کر حکم دے کہ چھونے کی اجازت ہے۔ بس اس کے بعد اگر کوئی چھوئے تو یا معمول سے بات کرے گا تو کوئی خراب اثر نہ پڑے گا۔

بوقت عمل معمول کی طرف سے ذرا بھی دھیان ہٹنے نہ پائے کیونکہ بعض ذکی الحس معمول چند سکنڈ میں متاثر ہو کر گر پڑتا ہے اگر آپ کی نظر ادھر ادھر ہوتی تو ممکن ہے کہ وہ آپ کے اوپر اڑے اچھا اور اگر ایسا کبھی ہو بھی جائے تو بالکل نہ گھبرائیے نہ کچھ تعجب کیجئے کیونکہ یہ ایک معمولی سی بات ہے۔ اثر ہو جانے کے بعد دو معمولوں کو آپس میں چھونے نہ دیں۔ بالفرض ایک ہی جگہ دونوں کو لٹانا ہو تو احتیاط رکھیں کہ کہیں ان کا لباس ایک

دوسرے سے مس نہ ہو جائے اس امر کا ہمیشہ لحاظ رکھیں۔
یوں تو ہر حال میں معمول کا پاک صاف ہونا ضروری ہے۔
تاہم اگر موسم گرم ہو تو اور مناسب سمجھیں تو عمل سے پہلے ایک
بار اور غسل کر لیں۔ اس سے طبیعت کی لطافت دو بالا ہو جائیگی
حالت نیم خوابی میں عامل خود بھی معمول کو زور سے نہ چھوئے
اور نہ جھنجھوڑے اور نہ دھیان اچٹ جانے کے سبب سے اثر
زائل ہو جائے گا۔

جب تک معمول پوری طرح متاثر نہ ہو جائے اس پاس کی
آوازیں سن سکتا ہے۔ خوشبو بد بو سردی گرمی محسوس کرتا ہے
ڈکارے سکتا ہے چھینک سکتا ہے اور کھجا سکتا ہے۔ بلکہ ہل چل
بھی سکتا ہے البتہ جو اس معطل ہو جانے کے سبب سے تاب
کوئی قائم نہیں رہتی اس وقت یکایک کوئی سخت دھماکہ ہو،
زور سے کھجلی اٹھے، کوئی چھوئے ڈکار آجائے یا اسی طرح خیال
بنانے والا کوئی واقعہ پیش آئے تو یک بیک اس کی نیند اچٹ
جاتی ہے اگر مذکورہ بالا علامات میں سے کوئی ظاہری سبب نہ جانے
پائے کی امید نہیں۔

بد اعتقاد لوگوں کی موجودگی تیز ہوا آندھی، بجلی کی کڑک اور
بادل کی گرج، سخت گرمی، کڑا کے کی سردی اور ہلتی ہوئی جگہ میں عمل
کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ کم سے کم مبتلا یوں کو ضرور یہ احتیاط چاہیے۔
معمول کے منہ پر آفتاب تیز روشنی چارہ پانی میں کھٹھل آس پاس
شور و غل کیڑوں میں جو نہیں موجب نقصان ہیں۔

۹۷
کالا جادو عرف کا لاعلم
حاملہ عورت کو معمول نہ بنائیں کیونکہ پیٹ کے بچہ کو صدمہ پہنچے گا۔
افلاج قلب ولے کو خواب مقناطیس میں پہنچانا سخت خطرناک ہے۔
فداخواستہ دل کی دھڑکنیں بند ہو گئیں تو مسمریزم کا تماشہ کرتے کرتے
اپنا ہی تماشہ ہو جائے گا۔

پہلی چانچ

مذکورہ بالا شناختوں کے علاوہ پانچ چھ سال سے لے کر دس
گیارہ سال تک عمر کے چند بچے ہلال نما قطار میں کھڑے کیجئے اپنا
سنہ شمال کی طرف رکھتے سب کو حکم دیجئے کہ نیم باز آنکھیں کئے چپ
چاپ کھڑے رہیں اور غور کریں کہ اب کیا ہوتا ہے۔ اگر کسی پر کوئی
اثر پڑے تو روکنے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔ جیسا کہ ہو ہونے دیں۔
جو کوئی روکے گا یاد رکھے سخت نقصان ہوگا۔

معمولوں کے مدارج

جس وقت توجہ ڈالی جائے تو طرح طرح کی طبیعتیں ہونے کے سبب سے مختلف معمولوں پر مختلف کیفیتیں طاری ہوتی ہیں کسی کا سر چکر اٹک ہے کسی کو لرزہ کسی کو سردی کسی کو گدگدی اور کسی کو گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے۔ بعض کی آنکھیں نہیں کھلتیں کوئی کھڑے سے گر پڑتا ہے کسی کو ایک دم نیند آجاتی ہے اور کوئی جھومنے لگتا ہے۔ اس حالت میں معمولوں کے سات مدارج ہیں جن تک درجہ بدرجہ ارسال ہوتی ہے۔

حالت بیداری، ایک خواب محض دو، خواب عمیق، خواب بیداری چار، اندرون بینی پانچ، بیرون بینی چھ، اور مراقبہ یا سجادھی سات۔

حالت بیداری

توجہ کے اثر سے معمول کے منتشر خیالات ایک مرکز پر آکر آنکھیں بند ہونے لگتی ہیں گوا بھی ہوش و حواس میں کچھ ایسا فرق نہیں آتا تاہم جسم بھاری ہو جاتا ہے۔

خواب محض :- خواب اور بیداری کے درمیان کی

حالت جسے خواب محض یا نیم بیداری کہتے ہیں اس میں بسا اوقات معمول کی آنکھوں کو دیکھتے بند ہو جاتی ہیں۔ بعض مردوں کی طرح بے شکست ہو کر گرتا ہے۔ کسی کے بدن میں لوہے کی سی سختی آجاتی ہے کوئی گہری نیند سونے والوں کی طرح لمبی لمبی سانسوں یا زور زور سے خرماٹے لیٹے لگتا ہے اگر ایک دم معمول کو چھوڑ دیا جائے یا عامل زور سے پھونک مارے یا کوئی شخص اسے چھوٹے تو بعض معمول بے چین ہو جاتے ہیں اور کوئی ہوش میں آتا ہوا بھی پایا گیا ہے۔

خواب عمیق

خواب محض طاری ہوتے ہی سارے گھبراہٹ یا سبھی کے معمول سے سوال جواب شروع نہیں کر دینے چاہئیں۔ اس طرح نہ صرف عمل میں ہی خرابی واقع ہوتی ہے بلکہ اکثر معمول کا مزاج بگڑ جاتا ہے۔ پھر وہ خاص احتیاطوں اور چند مرتبہ کی محنت کے بغیر صبح راستہ پر نہیں آتا۔

عامل کو چاہیے کہ اس حالت میں پہنچنے کے بعد معمول کے سینے تک جھالے یا اپنے سیدھے ہاتھ میں اس کا سیدھا ہاتھ اور دل یا سینے پر اٹھا ہاتھ رکھ کر اطمینان سے آہستہ آہستہ اس مقناطیس کو پہچاننے کی کوشش کرے تاکہ گہری نیند میں شبہ نہ رہے۔ اس کے بعد معمول کو تن بدن کی سدھ نہ رہے گی جسے کسی کو کلورڈ فارم

دے دیا جائے۔ بے کھٹکے عملِ جراحی کیجئے معمول کو خبر بھی نہ ہوگی۔
کیا ہو رہا ہے۔ بلکہ کلوروفارم دیئے جانے والے کو تو بعد میں زخم
کی تکلیف بھی ہوتی ہے اس حالت میں عامل توجہ ڈال کر حکم دے
کہ ہوش میں آنے کے بعد تمہیں درد نہ ہو گا تو واقعتاً ہی معمول کو
زخم کا درد محسوس نہیں ہوتا۔

اس حالت میں عامل کو معمول پر بڑا اختیار حاصل ہوتا ہے
اس کا ارادہ اور جملہ جو اس عامل کے قبضہ میں آجاتے ہیں۔ اب
آپ ذرا یوں ہی کہہ دیجئے کہ افواہ کس قدر بدبو آ رہی ہے۔ تو
معمول بھی فوراً تائید پر زور کرے گا کہ جی ہاں دم گھٹنے لگا سخت
بدبو ہے۔

خوابِ عمیق میں معمول صرف عامل کی آواز سن سکتا ہے یا اگر
عامل کسی کو اجازت دے کر اس سے تعلق کرادے تو اس کی باتوں کا
جواب بھی دے سکتا ہے۔ گہری نیند میں ہونے کے سبب سے وہ
بات یا کوئی کام نہیں کرنا چاہتا۔ تاہم عامل کے ارادے کا پابند ہونے
کی وجہ سے اس کے ہر خیال پر مجبور سا ہوتا ہے۔

خواب بیداری

جب معمول عمیق خواب کی گہرائی میں خود کو گمراہ زیادہ عقیف ہو جائے تو اسے ویسی بیداری حاصل ہو جاتی ہے جیسی عام سواری راتوں کو عالم خواب میں اس مجسمہ سے دور ہو جانے کے باعث وہ خواب دیکھنے والوں کی طرح اس پاس کی آوازیں نہیں سنتا بلکہ عامل کے زیر اثر اس پر یہ حالت طاری ہوتی ہے۔ اس واسطے پنے عامل یا اس شخص کی آواز جس سے اس کا تعلق کیا دیا جائے سن سکتا ہے۔

خواب بیداری میں حد درجہ مقناطیس و روحانی پیوستگی ہونے کے سبب سے اسے عامل کے ارادہ کا مجسمہ اسی طرح نظر آتا ہے جس طرح خود عامل کو اس وقت معمول عام طور پر عامل کو حکم نہیں کر سکتا۔ بعض عاملوں کا یہ بھی قول ہے کہ خواب بیداری میں معمول کی نگہیں اکثر کھلی رہتی ہیں۔ لیکن میرے تجربہ میں ان کا مقولہ اس درجہ صحیح نہیں نہ جانے یہ لوگ کیوں بعض باتیں نقل در نقل کر کے مبتلا یوں کو شبہ میں ڈال دیتے ہیں۔

اندرون بینی

خواب بیداری سے نکل کر معمول کو اپنا جسم آئینہ کی طرح شفاف

یا اس طرح نظر آتا ہے جیسے کوئی اونچی جگہ سے نیچے کے مکان پر نگاہ ڈالے تو ایک ایک کنکری دکھائی دیتی ہے وہ اپنے بدن کی رگ و ریشیوں کا خوب مطالعہ کر سکتا ہے اگر اس سے اس کی مرضی کی نسبت دریافت کیا جائے تو تجربہ کار معالج سے اچھی تشخیص بلکہ علاج بھی بتا دے گا۔ جو اکثر بے خطا ثابت ہوگا۔

بیرون بینی

بیرون بینی کو روشن ضمیری بھی کہہ سکتے ہیں جیسے کوئی دور بین لگا کر فاصلہ کی چیزیں صاف دیکھ لیتا ہے یا انسان کو کسی مقام چیز اور دوست وغیرہ کا خیال آنے سے وہ اشیاء خیالی طور پر نظر آتی ہے کسی کو محسوس ہوتی ہے اسی طرح بیرون بین بھی معمول جس چیز کا عامل حکم دے خواہ وہ کتنی ہی دور ہو اسے دیکھ سکتا ہے اور یہی نہیں ہزاروں میل یا کوس کی موجودہ چیزیں ہی اسے نظر آتی ہوں بلکہ ان روحوں سے بھی ملاقات کر سکتا ہے جو برسوں پہلے عالم ارواح کو مستقل ہو چکی ہیں یوں بالعموم معمول وہی چیز دیکھتا ہے جس کا عامل حکم دے تاہم بعض وقت از خود بھی کوئی روح اسے نظر آجاتی ہے یا بغیر ہی دریافت کئے اپنی طرف سے اکثر معمول کچھ راز کی باتیں معلوم کرے بتا دیتے ہیں۔

مراقبہ یا سہادی

یہ روحانیت کا انتہائی درجہ ہے اسے حاصل کرنے کے لئے یوگی برسوں ریاضت کرتے ہیں جو معمول اس مقام تک پہنچ جانے کا محتاج نہیں رہتا خود ایسے ایسے حیرت انگیز کوششے کر سکتا ہے کہ بیان سے باہر ہیں۔ روحوں کی تصویریں اتارنا بیماریوں کو شفا دینا، غیرہ بالوں میں گفتگو کرنا، قالب سے روح نکالنا مشکل سے مشکل راز کی تہہ کو پہنچنا اور زمین آسمان کے حالات معلوم کرنا اس کے لئے کچھ دشوار نہیں۔

جو عامل مراقبہ تک رسائی حاصل کرے کامل ہو جاتا ہے حسب ارادہ انسان کو حیوان کو ایک نظر میں اور ایک آواز میں جیسا چاہے کر دے وہ عامل پھر عام انسان نہیں رہتا اس کے اختیار میں بڑی بڑی قوتیں ہوتی ہیں جہاں کسی کا وہم نہ جاسکے وہاں کے بھید اس پر ایسے آئینہ ہو جاتے ہیں گو یا سنا منے دیکھ رہا ہے

معمول بنانے کے طریقے

(ایک مشہور مسرٹ کے قلم سے)

کیونکہ کسی کو معمول بنانا بڑا اہم کام ہے اس واسطے عامل

کو چاہئے کہ تمام اصول اچھی طرح ذہن نشین کر لے اور تمام نکتے خوب سمجھنے کے بعد اس طرف رجوع ہو۔ تاکہ دقتوں سے محفوظ رہے۔

مقناطیسی پانی

دوسرے کو معمول بنانے سے پہلے احتیاطاً مقناطیسی پانی تیار کر لینا چاہئے کیونکہ اس امر کی اکثر ضرورت پڑ جاتی ہے مقناطیسی پانی تیار کرنے کے چند قاعدے ہیں۔

۱۔ کسی کاپخ کے پیالے میں بھر کر میز پر رکھے اور دونوں ہاتھ اس سے لگا کر اس میں غور سے دیکھے یہاں تک کہ اس میں رنگ جھلکنے لگے۔

۲۔ ایک کاپخ کا پونا گلاس پانی سے پُر کر کے الٹے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھیں اور سیدھے ہاتھ سے بغیر گلاس چھوئے آہستہ آہستہ جھالے دیں جب سمجھ لیں کہ اچھی طرح مقناطیسی جذب ہو چکا ہے تو پانی تیار ہوگا۔

۳۔ پانی کاپخ کے پیالے میں بھر کر میز پر رکھیں ادھر ہاتھ سے جھالے دیں اور ادھر سے پیالہ غور سے دیکھتے رہیں ہاتھ اور آنکھوں کے مقناطیس سے پانی میں ابر سے تیرتے ہوئے نظر آنے لگیں گے اور پانی مقناطیسی اثر میں رنگ جائے گا۔

اس طرح اور بھی بہت سی ترکیبیں ہیں جن سے مقناطیس پانی تیار کیا جاتا ہے یہ پانی تیار کر کے اپنے ہاتھ سے ڈھانک کر

ایسی جگہ رکھ دیں جہاں کی پرچھائی نہ پڑے اور نہ بغیر اجازت اسے کوئی ہاتھ لگائے ورنہ اثر جاتا رہے گا۔

ہر حالت میں اپنی قوت پر کھروسہ ہونا ضروری ہے جب تک اعلیٰ مشق نہ ہو جائے معمول نہ بنائیں۔ اگر معمول پر کسی سبب پہلی مرتبہ کا اثر نہ ہو ہرگز دل شکستہ نہ ہوں وقت اور مقام بدل کر توجہ ڈالیں۔ اگر کاہلی نہ ملے تو معمول وقت اور جگہ تینوں بدل دیں اور ہمت نہ ہاریں۔

ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
وہ کونسا عقدہ ہے جو واہو نہیں سکتا
ضرور بالفور کامیاب ہوں گے۔

توجہ کا اثر

جس وقت عامل کے ہاتھ ڈالنے لگتا ہے تو معمولوں کی حالت بدلنے لگتی ہے کسی کا سر بھاری ہوتا ہے کسی کی آنکھیں جلد جلد جھپکتی ہیں کوئی لرتا ہے کسی کو چکر آتے ہیں بعض کا جی گھبراتا ہے اس وقت اگر ابتدائی اثر سے کسی کو معمول کو کہیں درد محسوس ہو تو عامل کو پرواہ نہیں کرنا چاہیے۔ عامل کی توجہ بیماری پیدا نہیں کرتی ہاں یہ ممکن ہے کہ معمول سے کسی مقام پر کوئی فاسد اثر پیدا

نہیں کرتی ہاں یہ ممکن ہے کہ معمول مقناطیسی رو تیز ہو جائے اور
وجہ سے جبکہ چھوڑے جس کے اثر سے تھوڑی دیر کے لئے
دردسا محسوس ہو لیکن وہ درد بالکل عارضی ہوگا۔

مقناطیس کے اثر سے متاثر ہو کر معمول کی عجیب عجیب و
حالتیں ہوتی ہیں۔ ان پر عامل کو تعجب یا خوف کا اظہار نہ ہونے
در نہ معمول کو جو بے چارہ اس وقت عامل کے سہارے ہوتا ہے
خراب اثر پڑے گا۔

اگر کسی معمول پر اثر ڈالنے میں ذرا دقت ہو تو ایک طرف
یہ بھی ہے کہ اسے تھوڑا سا مقناطیسی پانی پلا کر اثر ڈالیں اس طرح
ادھر تو پانی جسم کے اندر اثر کرے گا۔ ادھر توجہ پڑے گی نتیجتاً عذر
کامیابی ملے گی۔

یہ اصول ذہن نشین کرنے کے بعد معمول بنانے کی طرف متوجہ
ہوں۔ اور ذیل کے طریقوں میں سے کسی اصول کے مطابق توجہ دیں۔

پہلا درجہ

بیان کئے اصولوں کے مطابق جاچ کر کسی کو تنہائی میں ایک
کرسی پر بٹھائیں اس طرح کہ اس کی پشت جانب شمال اور منہ جنوب
رخ رہے پھر اسے حکم دیں کہ بغیر پلک مابے آپ کی کسی ایک
آنکھ میں غور سے دیکھے اس کے بعد مصافحہ کے طور پر اس کا
سیدھا ہاتھ اپنے سیدھے ہاتھ میں اور الٹا لٹے ہاتھ میں لے کر

دوسری کرسی پر اس طرح بیٹھیں کہ اس کے دونوں گھٹنے اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھیں اس طرح کر کے معمول کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یکسوئی سے توجہ دیجئے۔ بہت جلد آپ کو مفناطیسی قوت آنکھوں اور ہاتھوں کے ذریعہ معمول میں جاتی ہوئی محسوس ہوگی اور اس پر اثر شروع ہو جائے گا۔

اسی طرح بٹھا کر مصافحہ نہ کریں صرف آنکھیں ملا کر سر سے سینے تک جھالے دیں جب بھی معمول متاثر ہو جاتا ہے۔

دوسرا طریقہ

پسندیدہ شخص کو پیر پھیلا کر میز پر بٹھائیں۔ اس کی ہتھیلیاں پروں کی طرف انگلیاں کر کے ہاتھوں کے انگلیوں کو لہوں سے ملی ہوئی میز پر رکھ دیں۔ معمول کی بیٹھ اس طرح سیدھی رہے گویا کمر سے پختہ باندھ دیا ہے۔ معمول سے نظر ملا کر سیدھی چٹکی میں اس کے سیدھے پیر کا انگلیوں اور الٹی میں الٹے پیر کا انگلیوں کاٹھا۔ اونگھنے لگے تو شیریں آواز سے کہیں لو اب تمہیں نیند آنے لگی کچھ خبر نہ ہوگی کہ کیا ہوا جیسے سو کر اٹھے ہوں۔ یہ علامتیں نہ ہوں تو خواب عمیق کی ایک پہچان یہ ہے کہ آہستہ آہستہ پوٹے اٹھا کر معمول کی پتلی دیکھیں۔ گہری نیند سوتے ہوئے آدمی کی طرح ساکت ہوگی۔ دوسرے اگر کہیں تو چین یا کوئی چیز چھوئیں تو اس پر کچھ اثر نہ ہوگا۔

یاد رہے کہ سوتے ہی معمول پر اس قسم کی آزمائش شروع نہ کر

دیں ورنہ نیند اچٹ جانے کا احتمال ہے بلکہ اس کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اور دوسرا ہاتھ سر یا سینے پر رکھ کر چند منٹ آہستہ آہستہ اور مقناطیس پہنچائیں یہاں تک کہ خواب عمیق کے اثر نمایاں ہوں گو خواب عمیق سے ایک درجہ نہیں دو درجہ پہلے یعنی بیدار ہونے کی حالت میں بھی مشاق عامل معمول پر قادر ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اگر وہ توجہ کے ساتھ اگر کسی کو حکم دیں کہ اب تم کمر سی سے نہیں اٹھ سکتے وہ باوجود بیدار ہونے کے بہتر زور لگانے پر بھی وہ شخص عامل کے مقناطیسی ارادہ سے ایسا بندھ جائے گا کہ ٹس سے مس نہ ہو سکے گا یا کسی شخص کی مٹھی پر توجہ ڈال کر عامل حکم دے کہ تم مٹھی نہیں کھول سکتے تو وہ مٹھی کھولنے سے بالکل عاجز رہے گا علیٰ ہذا القیاس اسی طرح بے شمار کمر شمعے قوت ارادی سے اس کی آنکھوں میں مقناطیس پہنچائیں اس کے بعد سر سے سینے تک گہری توجہ سے جھالے دیں اور زبان سے کہیں دیکھو اب تمہیں نیند آنے لگی تمہارا جسم پیچھے جا رہا ہے خبردار نہ رکنا۔ چلو آئی نیند سو جاؤ۔

اگر اس نے کہنا مانا اور چند سکند جسم روکنے کی کوشش نہ کی تو یقین ہے کہ ایک منٹ کے اندر متاثر ہو جائے گا جب وہ لہرنے یا گرنے لگے تو پھرتی سے دے پاؤں اس جگہ پہنچے اور سنبھال کر لٹا دیں ورنہ اگر یوں ہی گر پڑے تو کوئی حرج نہیں اس حالت میں چوٹ محسوس نہیں ہوتی۔

اگر آپ نے کسی معمول کے جسم سے خواہ وہ مانے یا نہ مانے

داخل کیا ہو مقناطیس خارج نہ کیا تو یاد رکھئے چاہے وہ اس وقت محسوس نہ کرے لیکن کبھی وہ مقناطیس رنگ لائے بغیر نہ رہے گا۔

مجموع پر توجہ

گذشتہ باب کی شناختوں کے مطابق چند افراد چھانٹ کر اتنے فاصلے پر آگے پیچھے کھڑے کریں کہ ایک کا ہاتھ دوسرے کے گردن پر آسانی سے رکھا جاسکے۔

قطار میں سب سے چھوٹا سب سے آگے اور سب سے لمبا سب کے پیچھے ہو اس کے بعد پچھلے کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں لگے کے گلے کی شہ رگوں پر اور انگوٹھا گدی پر رکھیں اور یوں ہی سلسلہ دار کرتے جائیں یہ قطار بن چکے تو آگے والا ہاتھ لٹکائے اس کے بالطریق کہ مصافحہ اپنے ہاتھوں میں لے لیں۔

اب ایک جھٹکے سے ہاتھوں کے ذریعہ مقناطیسی لہر کو دوڑائیں پھر ہاتھوں کو ہلکی ہلکی جنبش سی دیں اور آسانی سے اس کے ہاتھ کو چھوڑ کر جھالوں اور نظر سے نظر ملا کر سلانے والا مقناطیس مضبوط الادے سے پھونکنا شروع کر دیں سر سے دونوں ہاتھ بھی چھوا دیں یا سر پر اٹا ہاتھ ترچھا کر کے جھالے دیں۔

تمام اسباب مناسب ہوئے تو امید کرتا ہوں بہت جلد سب پرانے کھنڈر کی طرح ڈھیر ہو جائیں گے۔

کہاں تک عرض کروں اثر ڈالنے کے بہت سے طریقے ہیں
جیسا موقع ہو اور جس طرح بن پڑے مدعا سب کا ایک ہی ہے خواہ
کسی کا تعلق قائم کر کے خواہ وہ چھوٹے سے قائم ہو خواہ صرف آواز
سے کسی کو حسب ارادہ مقناطیس حیوانی کے زیر اثر لانا نگاہ اور آواز
کے علاوہ قوتِ ارادی زیادہ زبردست ہو جانے پر ایک عامل کامل
ایسے شخص کو سات سمندر کے فاصلہ سے متاثر کر سکتا ہے جس نے
کبھی اسے دیکھا نہ ہو بلکہ عامل کو بھی اس کی تصویر تک نظر نہ آئی ہو
صرف تعریف سن کر سب کچھ ممکن ہے۔

کیونکہ اب بہت سی ضروری باتیں لکھنا ہیں لہذا آدم بربر مطلب

پہلا درجہ

جب معمول متاثر ہو کر خوابِ محض تک پہنچ جائے تو کیونکہ
ابھی کچھ نیند ہوتی ہے کچھ دیر تو وقف کریں اور اس کے جسم کو چھوٹے
بغیر لمبے جھالے دیں تاکہ خوابِ عمیق طاری ہو جائے خواب کی علامتیں
ہیں جن سے معمول کی حالت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ سب سے آسان
تو یہ ہے کہ لمبی لمبی سانسیں یا سونے والے آدمیوں کی طرح خراٹے
لینے لگے بعض معمول عمیق سے عمیق خواب میں بھی ایسا نہیں کرتے
بلکہ بالکل ڈھیلے سے ہو جاتے ہیں۔ اگر ان کا سر ہاتھ یا پاؤں اٹھا
کر ذرا اونچے سے چھوڑ دیا جائے تو دھڑام سے گرتا ہے تو یا جان

ہی نہیں رہی ان سے قطع نظر ایسے معمول بھی دیکھے گئے ہیں وہ اس طرح کہ اگر کوئی ان کا عضو اٹھائے تو پہلے ایسا معلوم ہوگا کہ زور لگا کر اٹھانا پڑا پھر آپ جہاں چھوڑ دیں گے وہیں رہ جائے گا۔ اس حالت میں اگر ان سے کہا جائے کہ تمہارا جسم مثل فولاد کے نہایت سخت ہو گیا ہے تو وہ ایک دم خوب زور سے اکڑ جلتے ہیں۔

پھر مزے سے انھیں اٹھا کر ایک کرسی پر سر اور دوسری کرسی پر ان کی ٹانگیں رکھ دیجئے۔ بس وہ مثل تختے کے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے اس وقت ان کے اوپر منوں وزنا کا پتھر رکھ دیا جائے تب بھی وہ ویسے ہی رہتے ہیں۔ یہاں تک کے بالکل وبلے پتلے اور کمزور جسم ہونے کے باوجود ویسے ہی رہتے ہیں۔

کچھ عرصہ مشق کی جائے تو شوق سے ایک گھوڑا کھڑا کر دیکئے پھر بھی وہ اکڑے ہی رہیں گے۔

طرقہ یہ ہے کہ انھیں ہوش میں آنے پر وہ آئی نیند سو جاؤ پس چند منٹ بعد وہ جھوم کر مینر پر گرے گا۔

تیسرا طریقہ

شمال کی طرف پیٹھ کر کے معمول کو بالکل سیدھا کھڑا کر دیں
مصافحہ کر کے معمول کی کنپٹیوں سے اپنے ہاتھ چھوائیں اور سر سے
سینے اور ناف تک ہاتھ لہرا کر جھالے دیں۔

ان کے اتر کے بعد جب اس کی آنکھیں بند ہو جائیں تو آہستہ
سے اس کے پیچھے جا کر اپنے ہاتھ اس کے کانوں کے اوپر چھو کر جیسے
کوئی چیز کھینچتے ہیں ہاتھ ترچھے کر کے اپنی طرف گہری توجہ سے
کھینچیں فوراً معمول پیچھے گرنے لگے گا۔ اگر وہ اپنا جسم روکنا چاہے
تو کہیں، نہیں، نہیں، ہرگز نہ روکو۔

میں کھڑا ہوں سنبھالوں گا۔ اب تم گرتے ہو! آگئی نیند
فوراً معمول گرنے لگے گا۔ ایک قدم پیچھے کر کے اس کے ٹدھے کو
سہارا دے کر آہستہ سے اسے چت لٹا دیں۔

پانچواں طریقہ

کسی کو جنوب رخ سیدھا کھڑا کر کے سمجھا دیں کہ اگر تمہارا جسم آگے یا پیچھے جانے لگے تو خوب دار بہرگز نہ روکنا پھر اس کی کینٹھیوں پر انگلیوں کو رکھ کر اور ہاتھ پر انگوٹھے کو رکھ کر تھوڑی بھوری میں آسکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی صاحب دو چار روز یا ہفتہ دو ہفتہ مشق کر کے اس کمال امید رکھیں تو نافع کی زیادتی ہے ان کاموں کے لئے کافی مشق چاہیے۔

ابتدائی مشق میں بڑی احتیاط اور باقاعدگی کی ضرورت ہے ورنہ سوائے حوصلہ شکنی کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ جہاں تک ہومبتدی صاحبان قدم بقدم چلیں وقت اور محنت ضائع کرنے والی جلد بازی نہ کریں۔

نیم خوابی میں اکثر معمولوں کو عامل سے اس قدر پیوستگی ہو جاتی ہے کہ جیسا وہ خیال کرے ہو وہ ویسا ہی اکھنڈ محسوس ہونے لگتا ہے اگر عامل حکم دے کہ دیکھنا وہ جنگلی شیر کی طرح غراتا چلا آتا ہے تو اکھنڈ فوراً شیر عزتاً دکھائی دے گا۔

پانی کا گلاس اس کے ہاتھ میں دے کر عامل کہے یہ شربت پی لو بڑا خوشبودار اور میٹھا ہے بس معمول خوب زبان کو چاٹ

چارت کر غنا غٹ پی جائیں گے۔ بجائے پانی کے کوئی سخت کر ڈی و
کسیلی دو اپلا کر دیکھئے معمول ذرا منہ نہ بنائے گا۔ شربت کی طرح
صاف پی جائے گا۔

اس طرح بے شمار کرشمے تجربہ میں آچکے ہیں عامل کے اثر میں
اگر عقلمند سے عقلمند بچوں کی سی باتیں کرنے لگتا ہے یہ کوئی
ناممکن بات نہیں آخر حواس و ادراک پر قابو نہ رہے تو کیا ہوگا
دیکھو ویسے بھی جواب میں کیسے کیسے سمجھو دار انسانوں سے
نادان بچوں کی سی حرکات سرزد ہو جاتی ہیں۔

دوسرا درجہ

بے خودی طاری ہونے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے
معمول کو اس کے حال پر چھوڑ دینے اور دھیمی رفتار سے مقناطیس
بڑھانے سے وہاں تک معمول کی رسائی ہو جاتی ہے جہاں پہنچ
کر لوگ خواب دیکھتے ہیں۔ اس روشن درجہ میں حواس خمسہ ظاہری
سے ایک قسم کی بے تعلقی سی ہو کر ادراک پر روحانیت لے لطف
لاستے کھل جاتے ہیں اور اگر پاکیزہ انسان ہو تو وہ بلا امداد خود
بخود اس روشنی میں پرواز کرنے لگتا ہے۔

لیکن ہر عامل کو مذکورہ بالا بیان کے مطابق ہمیشہ معمول
نہیں ملا کرتے یا پہلے پہل ہی ہر معمول اتنا تیز پرواز ملنا کچھ لازمی
نہیں شروع شروع میں زیادہ تر تو ایسے ہوتے ہیں کہ ڈھنگ سے

کسی بات کا جواب نہیں دیتے۔ بہت پوچھو ذرا یاں ہوں کی اور گم سم رہ گئے لیکن انہی پر بار بار عمل کر کے کوشش کی جائے تو آگے چل کر عجب چیز نکلتے ہیں۔

بالعموم پہلے معمول کو کیونکہ اندازہ نہیں ہوتا اس لئے وہ نہیں سمجھ سکتا کہ اسے کیا ہوا کیا کرنا چاہیے اور کس طرح ہوگا لہذا عامل کو واجب ہے کہ خالی الذہن معمول سے پہلے ہی اعلیٰ فتوحات کی امید نہ رکھ کر باقاعدہ درجہ بلندی پر پہنچائے۔

متاثر ہو کر معمول اپنے اختیار میں نہیں رہتا۔ جدھر عامل کی توجہ کا مقناطیس رہنمائی کرے چل نکلتا ہے اور صرف عامل کے ارادے اور مقناطیس کی تحریک پر ہی منحصر نہیں انسان ہونے کے سبب معمول کی فطرت اور اس کے ذاتی مقناطیس کو بھی کچھ نہ کچھ دخل ہے لہذا وہ عامل کے ارادے کی ماتحتی میں ذاتی صلاحیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اور اعمال فطرتوں کے اختلاف سے مختلف ہوتے ہیں۔ بعض معمول خواب عمیق میں جا کر روحانی روشنی میں اندرون بینی کی طرف رجوع ہوتا ہے اور بعض بیرون بینی کی جانب البتہ اگر عامل چاہے تو اپنی قوت کے زور سے اس کا رجحان حسب مرضی کر دے یعنی اگر وہ اندرون بینی میں غوطہ زن ہو رہا ہے تو عامل کی توجہ کے اثر سے رخ بدل کر بیرون بینی میں جاسکتا ہے۔

اس موقع پر عامل کو چاہیے کہ جس طرف معمول کو لیجانا چاہے توجہ دینے سے پہلے ہی یگی نیت کر لے کہ اس مقام پر اس سے یہ کام لینا ہے نتیجہ یہ ہوگا کہ معمول کے متاثر ہونے کے بعد مخالف

سمت رجوع نہ ہو سکے گا اور معمول سے عامل کو مقصد میں آسانی ہوگی۔

جب معمول خواب عمیق میں ڈوب جائے اور علامات سے تصدیق ہو چکے کہ ہاں اب اس کے حواس ظاہری قطعاً معطل ہو چکے ہیں تو عامل آہستہ سے اس کا سیدھا ہاتھ اپنے سیدھے ہاتھ میں لے اور الٹا اس کے دل یا وسط دماغ پر رکھ کر نہایت اطمینان سے ٹھپری ہوئی آواز میں اس کا نام لے کر پکارے اگر وہ جواب نہ دے تو اٹھے ہاتھ کے سر سے کی انگلی اس کے کانوں کے سوراخ میں اور ہلکی سی پھونک مار کر دوبارہ نام لے کر کہے اے فلاں تم میری آواز سن سکتے ہو تمہاری زبان کھل گئی جواب دو۔ ہاں کیا کر رہے ہو؟ کیوں روشنی آئی؟ اگر وہ کہے نہیں زبان سے یقین دلانے کے بعد حکم دو کہ اچھا لو اب میں تمہیں نور بخشتا ہوں ابھی روشنی ہی روشنی پھیل جاتی ہے پھر آہستہ سے اس کے دل پر پھونک ماریے اور معلوم کر لے روشنی آئی؟

اور وہ اقرار کرے جی ہاں آئی مگر ذرا دھندلی سی ہے بس اب چھتر فی صد کامیابی کا یقین کر کے اس کا سیدھا ہاتھ اپنے ہاتھ میں خوب اچھی طرح لو اور اس کے چہرے پر روشنی دینے کے ارادے سے نظر ڈالو اور اٹھے ہاتھ کے انگوٹھے سے بھنوں کے درمیان سے ماتھے کے آدھے یا آخری حصہ تک آہستہ آہستہ سہلاؤ۔

پھر ٹھہر ٹھہر کر دو ایک بار پوچھو روشنی آئی؟ اب کتنی ہے؟

اب اتنی ہے؟ چند بار میں کافی روشنی آجائے گی۔

اسی طرح سر سے آنکھوں تک مقامی جھالے دینے سے بھی روشنی پیدا کی جاسکتی ہے یا الٹا ہاتھ معمول کی گڑی اور سیدھا آنکھوں پر رکھنے سے اس کا دماغ فالو س کی مانند روشن ہو جاتا ہے۔

معمول بیٹھا ہوا ہو تو اپنا ہاتھ سیدھا اس کے سر کی پشت پر اور الٹا اس کے دل پر رکھ کر دماغ سے دل کی طرف روشن مقناطیس دھکیلنے کا تصور کرنے سے بھی بہت جلد معمول کے دل و دماغ معذور ہو جاتے ہیں۔

گرمی کا موسم ہو تو کبھی کبھی روشنی دینے کے لئے بھی مقناطیس پانی معمول کی آنکھوں پر۔ گردن کی رگوں پر اور دل پر لگا دیتے ہیں اس طرح بھی خشکی رفع ہو کر تاریکی کا پردہ بھی ہٹ جاتا ہے۔

روشنی آجانے پر اکثر معمول کا چہرہ بشاش ہو جاتا ہے ایک پر سرور مسکراہٹ سی اس کے ہونٹوں پر کھیلنے لگتی ہے اور سونے والے آدمیوں کی طرح ڈوبی یا بھرائی ہوئی آواز نہیں رہتی۔

بلکہ وہ ہر بات کا صاف صاف جواب دیتا ہے گویا غفلت کا کچھ اثر ہی نہیں۔

بعض اوقات ایسا بھی ہو گا کہ روشنی کی زیادتی سے معمول کی آنکھیں چند صیحا جائیں گی اور جس طرح گرمیوں کے آفتاب

نیم روزہ کی طرف نگاہ اٹھانا دشوار ہے۔ اسے کچھ بھی نظر نہ آئے گا کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس روشنی کی تاب نہ لاکر معمول کی آنکھیں کھل جاتی ہیں معلوم ہوتا ہے بیدار ہو گیا لیکن دراصل وہ بیدار نہیں ہوتی اس کی شناخت یہ ہے کہ اس کی پتیلیوں میں ہوشیار آدمی کی سی چلت پھرت نہیں ہوتی اس کی شناخت یہ ہے کہ اس کی آواز میں لٹے پھوٹے الفاظ نکلتے ہیں۔

ان دونوں حالتوں میں مبتلا ہی اور ناواقف حضرات چکر ا جاتے ہیں لیکن یہ کوئی خطرناک حالت نہیں ذرا نہ گھبرائیں بلکہ گھبرانا تو ذرا نہ چاہیے کیونکہ اس وقت معمول کا آزار ان کی ذات پر ہوتا ہے۔

وہی بدحواس ہو گئے تو اس بیچارے کا کیا حال ہو گا۔ اگر معمول کی آنکھیں کھل جائیں تو چاہیے کہ دونوں انگوٹھے مقناطیسی پانی میں ڈبو کر اس کی کنپٹیوں کی رگوں پر ذرا ملیں پھر سر پر ہاتھوں کی انگلیاں اور ہتھیلیاں لگا کر انگوٹھوں سے آنکھیں بند کر دیں۔

دوبارہ مقناطیسی پانی میں ڈبو کر معمول کی گردن شہ رگوں پر مالش کریں۔

اس کے بعد اس ارادہ سے کہ دماغ کا یہ مقناطیس دل میں اتار رہے ہیں۔ سر سے سینے تک جھالے دیں۔ اس طرح آنکھیں بند ہو جائیں گی اور معمول کا دل بھی ٹھہر جائے گا۔ اس عمل کے وقت رہ رہ کر آہستہ آہستہ زبان سے کہتے بھی

جائیں کہ تم میٹھی نیند سو رہے ہو۔

اس تر کیمب کے علاوہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ انگوٹھوں سے معمول کی آنکھیں بند کر کے آہستہ آہستہ معمول کی طرف پیشانی پر کھونک ماریں اور کھنڈوں سے کان تک کی طرف دونوں ہاتھوں سے چند جھالے دیں اس کے بعد ایک ہاتھ اس کی ناف اور دوسرا سر پر رکھ کر مخاطب کریں۔

کیوں کیسی میٹھی نیند ہے؟ ان تدبیروں سے اس کی روح خواب عمیق میں ایک غوطہ لگا کر روشنی کی طرف رجوع کریں۔

بعض معمول سے جب یہ دریافت کیا جاتا ہے کہ کیوں روشنی آئی تو اس وقت ان کا جو توجہ چل رہا ہو ان کی روشنی میں بتاتے ہیں ایسی حالت میں جب تک وہ آکاش تنو کی سیاہی مائل نیلی روشنی نہ بتائیں کوئی بات یا راہ دریافت نہ کیجئے اتنی دیر یک سوئی سے کوشش کیجئے کہ وہ نیلی روشنی محسوس کرنے لگیں۔

تا وقتیکہ اچھی طرح روشنی نہ ہو جائے معمول کو کہیں نہیں کھینچنا چاہیئے نہ اندرون بینی یا بیرون بینی کے متعلق کوئی سوال کرنا مناسب ہے۔ کافی روشنی کے بعد آپ مختار ہیں جیسی ضرورت سمجھیں اسی کے مطابق معمول کو اندرون بینی یا بیرون بینی کی جانب رجوع کریں۔

اندرون بینی میں پہنچانا

اگر معمول مریض ہے اور آپ اس کی جسمانی حالت معلوم کرنا یا مرضی کے سبب سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں تو روشنی آجانے کے بعد معمول کو اس کی دماغی حالت دیکھ کر بیان کرنے کا حکم دیجئے۔ پھر گدھی کی طرف سے ریڑھ کے ایک ایک جوڑ پر اتارتے ہوئے کندھوں اور سینے پر لائیے۔ یہاں سے دل، پھیپھڑا، جگر، تلی، پتہ، گردے، مثانے، رحم وغیرہ وغیرہ تمام رگ و ریشہ میں سے تیرا سکتے ہیں۔ وہ ہر عضو کی ٹھیک حالت بخوبی بتا دے گا بلکہ علاج بھی تجویز کر سکتے ہیں۔

لیکن اتنا یاد رہے کہ اگر معمول ذکی الحس اور تیز رو نہ ہو تو پہلی ہی نشست میں اس پر زیادہ بار نہ ڈالیں جتنا وہ برداشت کر سکے اسی قدر کام لیں۔ پھر کچھ دیر کے لئے خواب عمیق میں ٹھہرا کر تاکہ ذرا مستلے پھر بیدار کریں۔

بیرون بینی میں لیجانا

حالت بیرون بینی کھلی آنکھوں پر پہلے کے پانچ مدارج۔
(حالت بیداری، خواب محض، خواب عمیق، خواب بیداری اور اندرون بینی)

طے کئے بغیر بھی قائم کی جاسکتی ہے۔ اس طرح کہ کانچ کے گلاس میں پانی بھر کر جمع کر کے نظر جہا کے دیکھو اور ہاتھوں سے جھالے بھی دو یہاں تک کہ گلاس کا پانی قوس و قزح کا رنگ بدل بدل کر بالکل روشن نظر آنے لگے پھر اپنے ہی ہاتھوں سے کسی ایسی اونچی چیز پر رکھو کہ جس پر عمل کرنا ہے اس کی آنکھوں سے اتنی دور ہے کہ وہ طبیعت پر ذور ڈلے بغیر آرام سے نظر جہا کے اس کے بعد معمول کو گلاس کے پانی میں غور سے دیکھتے کا حکم دو اور خود اس کی پشت پر کھڑے ہو کر کیسوئی سے آہستہ آہستہ جھالے دینے شروع کرو کوئی دم جائے گا کہ اصول حاضرزات کے مطابق معمول کے خیالات سمٹ کر ایک مرکز پر آجائیں گے اس وقت اس کی پتلیاں بار بار جنبش نہ کریں گی۔ آنکھیں ٹھہرنے کے بعد جس خیال سے اسے یہاں تک پہنچایا ہے اس کا عکس معمول کو محسوس ہونے لگے گا۔ دور دراز مقام یا غائب انسان کے حالات اسے دور بین کی طرح نظر آئیں گے اور وہ انھیں بیان کر کے گا لیکن اگر اس اشارہ میں کسی سبب سے اسکی نظر ہٹا گئی تو وہ کیفیت جاتی رہے گی۔

یہ کیفیت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتی اور سوائے تیز حس معمول کے ہر ایک پر ایسا نہیں ہو سکتا۔ پھر باقاعدہ اور مشاق نہ ہونے کی وجہ سے اس کی قیاسات و اقوال کچھ زیادہ نہیں ہوتے البتہ اس میں کلام نہیں کہ بیرون بینی کا ایک یہ طریقہ ہے لزور! لیکن اس قدر قابل ذکر کہاں جس قدر اصول کے مطابق تمام مدارج طے کرنے کے بعد ممکن ہے تاہم اگر تجربہ کرنا ہو تو

سکتے ہیں۔
 مگر کیونکہ اس میں معمول عامل کے زیر اثر ہوتا ہے لہذا عمل کے بعد اٹے جھالوں سے چند منٹ جھاڑنا ضروری ہے اور مناسب تو یہ ہے کہ عمل کے بعد تھوڑا سا مقناطیسی پانی بھی پلا دیں تاکہ معمول کی طبیعت بالکل صاف ہو جائے۔

متن طریقہ

خواب عمیق کے جانے کے بعد کسی قدر توقف کر کے دھمی آواز میں نام لے کر معمول کو بلائیں جو اب نہ دے تو آہستہ سے اس کی پیشانی پر کھونک ماریں اور مقناطیسی پانی میں ڈبو کر یا یونہی اس کے گلے پر ہاتھ پھیریں اور کہیں تمہاری آواز کھل گئی ہے، جواب دے سکتے ہو، ہاں کیا حال ہے۔ پہلی ہی بار ورنہ دو ایک دفعہ ٹھہر کر وہ جواب دیگا۔

اگر کہیں کہ ہر طرف اندھیرا ہے تو لکھے ہوئے طریقوں کے مطابق اطمینان سے روشنی دیں ورنہ دو تہری صورت میں سونے سیاہی مائل نیلی روشنی کے زرد سفید سرخ سبز رنگ کی روشنیاں رہنے تک اسے روشن کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔
 اول تو اس اثنائے میں وہ تمام روشن ضمیروں کی سی باتیں

اور یہ نہیں تو جب کہے کہ خوب صاف روشنی ہو گئی ہے۔
تو پہلے نزدیک کی یعنی کمرے ہی کی کوئی چیز دریافت کرو۔ وہ
کیا؟ اور کہاں ہے؟ بلکہ مناسب تو یہ ہے کہ کوئی کٹے کپڑے
میں لپٹیں اور اس سے پوچھیں بتاؤ اس میں کیا ہے بتا دے تو
کچھ اور دور کی چیز کا حال پوچھیں۔

چند مشقوں میں معمول کا قلب ایسا ہی روشن ہو جائے گا کہ
دور دور کے حالات ٹھیک ٹھیک بتا دیگا۔

متاثر ہوتے ہی کسی معمول کو کلکتہ بمبئی یا کسی دور دراز مقام
پر بھیجنا سخت نادانی ہے۔ خواب عمیق میں لے جا کر اس سے کہنا چاہیے
کہ تم بہت قوی ہو گئے ہو۔ اب میں تم کو فلاں مقام پر بھیجنا چاہتا ہوں
کیوں جاؤ گے؟

عمل کے اثر میں ہونے کے سبب عام طور پر تو وہ ضرور
حالی بھرے گا کہ جی ہاں جاؤں گا۔ البتہ ایسا ہی کچھ کمزور ہو تو ممکن
ہے مجبوراً کہے مجھ میں طاقت نہیں اس وقت عامل کو آنکھیں
بند کر کے کسی بزرگ یا لیڈر کا تصور باندھنا چاہیے جب دل
میں ان کی عظمت و جلال کا اثر محسوس ہونے لگے تو سیدھے
ہاتھ میں معمول کا سیدھا ہاتھ تھام کر یکسوئی اور اطمینان قلب
سے حکم دے کہ تو تم کو فلاں قوت دیتا ہوں بس معمول کے
پہرے بشرے سے کچھ فرصت کے سے آئنا نمایاں ہوں گے۔
اور منہ سے بھی اقرار کرے گا کہ جی ہاں مجھ میں بڑی قوت ہے جاؤں؟

جس وقت معمول کہیں جانے لگے تو سوائے بعض کے جو بالکل خاموش ہوتے ہیں اکثروں کی حالت متغیر ہو جاتی ہے ایسی کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ بعض معمول جانے کا حکم پا کر بڑے زور سے اکر تے ہیں اور خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

بعض کا منہ اس طرف ہوتا ہے جس طرف وہ مقام ہو۔ القصہ کہیں جاتے وقت اس قسم کی مختلف علامات معمولوں سے ظاہر ہوا کرتی ہیں۔

اگر کسی جگہ جانے کا حکم ملنے پر کسی معمول میں یکایک کچھ تغیر واقع ہو تو ہرگز پرواہ نہ کریں اس میں خطرہ نہیں۔ معمول کی مرضی کے خلاف زبردستی نہ تو کہیں بھیجنا ہی چاہیے اور نہ کوئی ایسا کام کرنے کا زور ڈالنا چاہیے جو وہ نہ کرنا چاہتا ہو۔

جب وہ جواب دینے لگے تو سوالات کی بھرمار نہ کریں اس طرح معمول کا مزاج بگڑ کر آئندہ کی ترقی میں خلل آتا ہے۔ پھر وہ صحیح جوابات نہیں دیتا اور اس کی بات قابل وثوق نہیں رہتی۔

جو معمول نزدیک کی بات صحیح نہ بتائے اس سے دور کے معاملات پوچھنا بے کار ہیں۔

وہ کیا بتا سکتا ہے یوں ہی آپ کے کہنے سے غپ چھوڑ دے گا۔

عامل کو چاہیے کہ چند معمول بیرون بینی کے لئے تیار کرے اور چند کو اندرون بینی کی مشق پر لگالے لیکن جلدی نہ کرے۔ بلاناغہ وقت مقرر کر کے روزانہ تھوڑی طاقت بڑھاتا جائے۔

ظاہرہ تو بیرون بینی بڑی چیز معلوم ہوتی ہے کہ معمول اپنی آنکھوں سے پٹی بندھی ہونے کے باوجود دوسرے مکان میں رکھی ہوئی کتابیں پڑھ دیتا ہے۔

یا ہزاروں کوس کی خبریں اس کے ذریعہ سے معلوم ہو جاتی ہیں۔

لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ دراصل اندرون بینی کا مقابلہ بیرون بینی نہیں کر سکتی۔

کیونکہ حقیقت میں بیرون بینی اندرون بینی کا ہی ایک کرشمہ ہے۔

جب تک دل و دماغ کے پردے نہ اٹھیں بیرون بینی کسی طرح نہ ہوگی۔

اس واسطے کہ کام کرنے والی چیز تو وہی روح ہے جسے نفس ناطقہ

گو عالم اسباب کے تمام معاملات ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور اکثر حالتوں میں یہ تمیز کرنا کہ سبب کیا ہے اور سبب کیا دشوار ہے۔

تاہم جب انسان غور کرے تو ہزاروں راز آشکار ہو جاتے ہیں۔

دل کی گہرائیوں میں غوطہ زن ہونے بغیر معراج روحانی پر پہنچنا محال ہے۔

جب ہی تو مراقبہ میں مدتوں سرگرداں یوگی اور ہسامتا سما دھی لگا کر دھیان میں برسوں مستغرق رہتے ہیں جس کا جہاں تک رسائی ہے وہ اتنا ہی کامیاب ہے۔
جس نے اندرون بینی کی دریافت کر لی وہ کامیاب اور کامل ہو گیا۔

پس جہاں تک ہو اندرون بینی کی مشق خود بھی کیجئے اور اپنے معمولوں کو کبھی کراٹئے۔
پھر جھگو ان کی سیلا ملاحظہ فرمائیے۔

معمول تیار کرنا

بیرون بینی میں پہنچنے کے بعد معمول کو ہر جگہ بھیجا جاسکتا ہے خواہ وہ کسی کا جسم ہو۔ خواہ کوئی نزدیک یا دور مقام ہو کسی کے جسم کی حالت دریافت کرنے کی غرض سے معمول سے کام لینا چاہیں تو اس سے دریافت کریں کہ کیا تم ایسا کر سکتے

اگر وہ انکار کرے تو زیادہ زور نہ ڈالیں۔ اور جو بخوشی رہتا
مند ہو جائے تو اس سے کہیں میری قوت تمہارے ساتھ ہے خبردار
گھبرانا مت اس شخص کی جسمانی خرابیوں کا تم پر کچھ اثر نہیں پڑ سکتا
ہاں اطمینان سے اس کے جسم کی حالت دیکھو اور تمام باتیں بیان
کرتے جاؤ۔

اچھا پہلے دماغ کی طرف چلو۔ بتاؤ کیا کیا چیز دکھائی دیتی ہے
تم کو۔

ٹھہر ٹھہر کر آہستہ سے ہر بات پوچھو۔ ایسی عجلت سے کام نہ
لو کہ وہ گھبرا جائے۔ اگر وہ اتنے ہی میں کہے کہ اب جی نہیں چاہتا تو
آگے کا ارادہ موقوف کر دو۔ کہو خیر پھر دیکھا جائے گا آجاؤ باہر۔
جوں ہی وہ باہر آنے کی اطلاع دے کہ جی ہاں آگیا کچھ دیر آرام
دے کر اسے ہوش میں لے آؤ۔ اور پھر دوسری مشق کے وقت
دماغ سے آگے مریض یا اس شخص کے سینے میں اتار دو جس کی
جسمانی حالت معلوم کرنی ہو۔ اس طرح دو ایک مرتبہ میں معمول
تمام حالات ٹھیک ٹھیک بتا دے گا اور جب کچھ عرصہ تک
اسے اسی مشق پر لگاتے رکھو گے تو ایک روز اس کام میں وہ
ایسا مشاق ہو جائے گا کہ چٹکی بجاتے ہر مریض کی جسمانی خرابیاں
اور طریق علاج ٹھیک ٹھیک بتا دیا کرے گا نیز صندوق میں بند
اشیا لوگوں کے خیالات، پانی اور زمین کے حالات کی خبریں بھی دے
سکے گا۔

علیٰ ہذا القیاس کہیں باہر بھینجنا ہو جب بھی معمول کا منشا دریافت کر لیں پھر تقویت کے لئے اس کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے رہیں۔

اگر راستے میں جاتے جاتے تھک جاتے اور کہے کہ بس اب نہیں چلا جاتا تو کہیں اچھا ذرا بیٹھ جاؤ۔ پھر پیروں کے انگوٹھے اس طرح کہ سیدھے کو سیدھے ہاتھ اور لٹے کو لٹے ہاتھ کی چنگلی میں پکڑ کر آنکھیں بند کریں اور اسے قوت بخشنے کے خیال سے مقناطیس پہنچائیں۔ اکثر حالتوں میں معمول پر ایک گہرے سرور یا نیند کا اثر طاری ہو جائے گا۔ ذرا توقف کر کے دریافت کریں۔ کیوں اب طاقتور ہو گئے نا؟

وہ جواب دے کہ جی ہاں اب کوئی تھکان نہیں تو سر سے سینے تک ہاتھ پھیر کر ذرا دل تھپ تھپائیں اور سیدھے ہاتھ میں اس کا سیدھا ہاتھ لے کر قوت ارادی کا ایک دھکا دے کر کہیں لو اور قوت آئی۔ اب تم نہایت مضبوط ہو۔ چلو تیز۔ بس وہ ایک دم منزل مقصود پر جا پہنچے گا۔

نتیجہ